جادو شکن دُعائیں
مصنف
علامہ ذوالفقار حسین جعفری

جادو ٹونہ، سحری و سفلی اثرات کی روحانی کاٹ اور
مایوس اور پریشان حال لوگوں کیلئے مستند و جامع کتاب

جادو شکن دعائیں

مصنف

علامہ ذوالفقار حسین جعفری
(خطیب کربلا و نجف)

یکے از مطبوعات

مکتبہ آئینہ قسمت

125-D گلبرگ II نزد مین مارکیٹ لاہور

نام کتاب : جادو شکن دعائیں

مصنف : علامہ ذوالفقار حسین جعفری

اشاعت اول : 2005

قیمت : [stamp] روپے Rs 160

صفحات : 112

پرنٹرز : حیدری پریس۔ ریلوے روڈ۔ لاہور

پبلشرز : منجم شہزادہ سید محمد علی زنجانی

☆☆..........☆☆

یکے از مطبوعات

مکتبہ آیۂ قسمت کاشانہ زنجانی D-125 گلبرگ 2۔ لاہور

فون نمبر: 5752277-5857277

کاشانہ زنجانی آرام باغ روڈ کراچی۔ فون: 2217544

فہرست

ابتدائیہ

ہمارے معاشرے میں آج کل جادو ٹونہ کرنے والے اور کرانے والوں کی تعداد خطرناک حد تک بڑھ چکی ہے جتنی اس سے پہلے کبھی نہ تھی۔ اس کا اندازہ خیبر سے کراچی سفر کرنے کے دوران دیواروں پر وال چاکنگ اور ملکی اخبارات میں بڑے بڑے اشتہارات سے بہ آسانی ہو جاتا ہے۔ ہر مذہب وملت قوم میں خواہ وہ قوم ہنود ہو یا قوم موسیٰؑ، قوم عیسیٰؑ ہو یا پھر قوم (امت) محمدیؐ ہر دور ہر معاشرے میں بھلائی کے ساتھ برائی پیدا کرنے والے شر پھیلانے والے مرد وزن کثرت سے مل جاتے ہیں۔ دراصل معاشرتی رہن سہن میں برائی کچھ اس طرح رچ بس جاتی ہے کہ یہ برائی، بھلائی لگنے لگتی ہے۔ تبھی الوہیت کی پہچان کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی آمد ہوئی اور رشد وہدایت کے سلسلے کو جاری رکھنے کے لئے چہاردہ معصومینؑ، اولیاء اللہ کا تسلسل اس سلسلے کی کڑی ہے۔ سب سے بڑھ کر قرآن پاک کا نزول ہر دور کے ہر شخص کی ہدایت کرتا ہے۔ بشرطیکہ قرآن پاک کو فہم القرآن کے مطابق سمجھا اور پڑھا جائے اس میں اپنے مطلب کی آیات اور تفسیر نکال کر بھلائی کو برائی میں نہ بدلا جائے۔ ہٹ دھرمی، تعصب، گروہ بندی اور عقلی دلیلوں کا انکار ہی ہر ظلم کی اساس ہے۔ آخر دنیا فانی ہے۔ فرعون، نمرود، شداد جیسے آ کر نشانِ عبرت دے کر چلے گئے۔ دنیا فتح کرنے والا اسکندر اعظم بھی جب گیا تو اس کے دونوں ہاتھ خالی تھے۔

میرے پاس بعض اوقات ایسے بہن بھائی بھی آتے رہتے ہیں جو پوچھتے ہیں کہ شاہ زنجانی صاحب کیا آپ بھی کالا جادو کرتے ہیں۔ میں مسکرا کر ان سے کہتا ہوں کہ ایک سید زادے کا، کالے جادو سے کیا کام۔ جواباً اُن سے پوچھتا ہوں کہ آپ نے یہ کیوں

پوچھا تو بڑے معصوم انداز سے فرماتے ہیں کہ ہم پر کئی سالوں سے کالا جادو مسلط ہے۔ بہت علاج کرائے مگر جادو نہیں اترا۔ اب کسی نے بتایا ہے کہ کوئی بڑا کالا جادو کرنے والا ہی چھوٹے کالے جادو کا علاج کر سکتا ہے۔ اب مجھ پر واجب ہوتا ہے کہ میں غیر شعوری بات کا علمی انداز میں مدلل جواب دوں' دوسرے کو بات تب ہی سمجھ میں آسکتی ہے جب آپ اُن کی ذہنی سطح کے مطابق بات کریں۔ میں انہیں سمجھاتا ہوں کہ دُنیا میں پازیٹو (اللہ) اور نیگیٹو (شیطان) دو قوتیں کام کر رہی ہیں۔ شیطان جتنا مرضی بڑا ہو جائے وہ رحمٰن (اللہ) سے نہیں بڑھ سکتا۔ یہ عقلی دلیل جب اُن کو بہ آسانی سمجھ آجاتی ہے تو پھر انہیں یقین بھی ہو جاتا ہے کہ جادو شکن دعائیں' قرآنی دعائیں' اسمائے الٰہی میں ہی شفا منجاب اللہ ہے۔

ضرورت حاضرہ کو مدنظر رکھ کر میرے ماہانہ سفر راولپنڈی (فلیش مین ہوٹل) میں قبلہ وکعبہ علامہ ذوالفقار حسین جعفری صاحب نے جادو شکن دعاؤں کا ایک ذخیرہ اکٹھا کرنے کا مجھ سے وعدہ کیا اور کمال عجلت اور شفقت سے انہوں نے اسے پورا بھی کر دیا۔ یہ کتاب اچانک منظر عام پر آنے والی غیر ارادی کتب میں سے ایک ہے۔ خالصتاً فلاحِ دُنیا و آخرت کے لئے لکھی گئی ہے اس کا اجر یقیناً اللہ کے ہاں ہمیں ملے گا۔ جو بھی بہن بھائی اس کتاب سے فیض پائیں خاندانِ زنجانیہ عالیہ کے بزرگوں کی ارواح کے ساتھ علامہ ذوالفقار حسین جعفری صاحب کی صحت وسلامتی کے لئے بھی دعائیں کریں۔ اس سے قبل ادارہ کی ایک کتاب فیوض طلسمات شائع ہو چکی ہے اس کتاب کا مزہ آپ کو تبھی آئے گا جب آپ فیوض طلسمات منگوا کر اس کا بھی مطالعہ کریں گے۔ یہ دونوں کتب جادو شکن قرآنی، طلسماتی دعاؤں سے مزین ہیں۔

آپ کا روحانی دوست

شہزادہ سید انتظار حسین شاہ زنجانی

ایڈیٹر ماہنامہ آئینہ قسمت۔ لاہور

پیش لفظ

منجم اعظم الحاج سید ناظر حسین شاہ زنجانی سلسلہ روحانیات خاندانِ زنجانیہ عالیہ حضرت سید میراں حسین زنجانی پیر بھائی حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ کی 22 ویں پشت کے عظیم روحانی فرزند ''بانی ادارہ آئینہ قسمت'' والد گرامی شہزادہ سید انتظار حسین شاہ زنجانی ہو گزرے ہیں۔ انہوں نے قیام پاکستان کے ساتھ جو روحانی شمع جلائی وہ آج بھی ان کے لائق فرزند اور پوتوں منجم زنجانی برادرز کی شکل میں چل رہی ہے۔ اس کا ثبوت ماضی میں شائع شدہ عظیم کتب حاضرات کی دُنیا' عالم حاضرات' بحرالحاضرات' محفل حاضرات' حقائق حاضرات الارواح' تسخیر ارواح' بیاض عملیات جیسی عظیم کتب کی اشاعت کا کارنامہ بھی اسی خاندان زنجانیہ کی میراث ہے۔ پیش نظر کتاب ''جادو شکن دعائیں'' کی اشاعت بھی وراثت علم آل نبیؐ اولاد علیؑ کا عملی مظاہرہ ہے۔ ''جادو شکن دعائیں'' حالات حاضرہ پر شائع ہونے والی ایسی عمدہ کتاب ہے جس کا مطالعہ آپ کو اس کی روحانی افادیت سے آگاہی بخشے گا۔

ڈاکٹر سید ملک محمد صادقی راد

0333-2281621

پیش لفظ

کسی روحانی کتاب پر کچھ لکھنا بذات خود ایک بہت بڑی سعادت ہے۔ مجھ جیسی غیر معروف شخصیت کو شہرت دینا بھی شہزادہ سید انتظار حسین زنجانی ''ایڈیٹر ماہنامہ آئینہ قسمت و زنجانی جنتری'' ہی کا روحانی فیض ہے۔ مجھے آج اُنہوں نے اس قابل سمجھا کہ مجھے سے عمر اور عمل میں دوگنے قبلہ علامہ ذوالفقار حسین جعفری خطیب کربلا و نجف کے قلم سے لکھی گئی کتاب ''جادو شکن دعائیں'' پر کچھ لکھوں۔ یہ سورج کو چراغ دکھانے والی بات ہے۔ مگر جہاں قرآن پاک میں سورۃ فیل (ہاتھی) ہے وہیں سورۃ نمل (چیونٹی) کا بھی ذکر ہے۔ جو ذرہ جہاں ہے آفتاب ہے۔ صرف علم و عقل کا حق یہی ہے کہ ہر شے کو اس کا مقام دیا جائے۔ علامہ صاحب نے فی زمانہ حالات کو دیکھتے ہوئے دکھی انسانیت کی خدمت کیلئے جو مختصر مگر جامع کتاب لکھی ہے گویا سمندر کو کوزے میں بند کرنے والی بات ہے۔ میری دعا ہے کہ جو بھی بہن بھائی اس کا مطالعہ کریں ان کی روحانی تشنگی نہ صرف دور ہو بلکہ ان کی روشن ضمیری، روحانی تسکین و فیض روحانی میں اضافہ ہو۔

قیصر احمد بی اے۔ کراچی
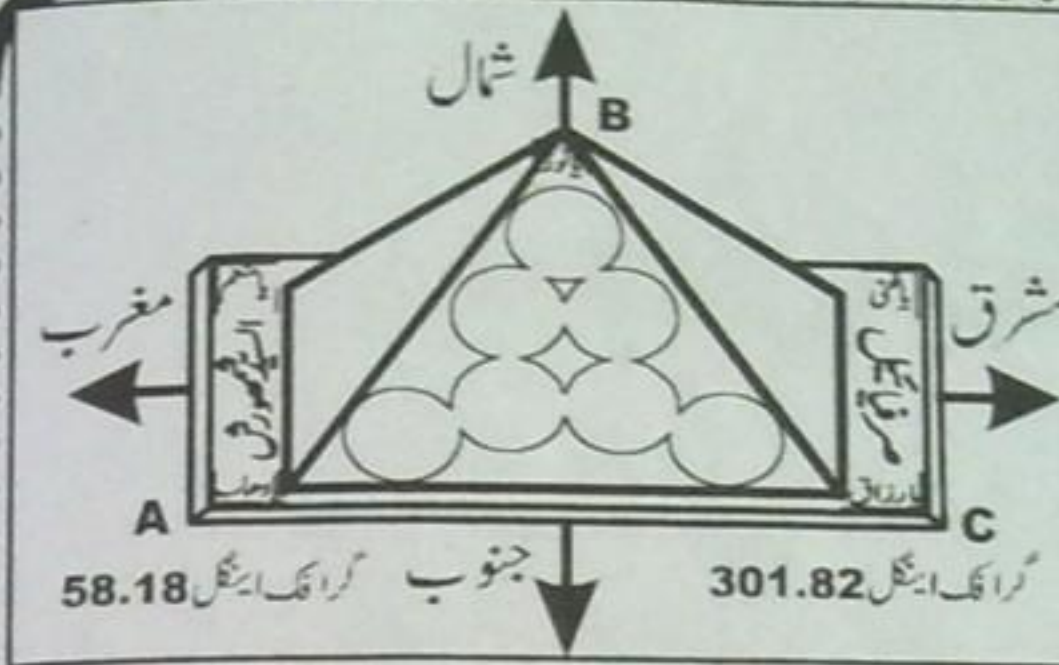
اہرام مصر عجوبہ روزگار اور اپنے اندر پُر اسرار طلسماتی قوت رکھتے ہیں۔ اِس پُراسراریت کو جاننے کے لئے امریکہ' کینیڈا' آسٹریلیا' جاپان' یورپ' ہندوستان کے علاوہ دنیا بھر کے ماہرین اب تک نت نئے تجربات کر رہے ہیں۔ حال ہی میں ہمارے دوست میجر (ر) خالد اسمٰعیل قاضی و میجر (ر) نوید اکبر نے بتایا کہ اُن کے ایک دوست نے اہرام کے اندر پرائز بانڈ اور نکلنے کی دعا لکھ کر رکھی اور ان کا پچاس لاکھ روپے کا انعام نکل آیا۔ اہرام کے ان گنت فوائد میں یہ ایک نیا اضافہ ہے۔ آپ بھی اہرام سے فیض یاب ہو سکتے ہیں۔

اهرام بنانے کا طریقہ

اہرام گتے' لکڑی' جست' ایلومینیم' مٹی' پتھر یا کسی بھی چیز کا بنائیں۔ **AB** کا گرافک زاویہ **58.18** اور **BC** کو گرافک زاویہ **301.82** ہے۔ یہ زاویہ کمپیوٹر سے بنائیں۔ دونوں نقطے **B** کو ملنے چاہئیں۔ پرنٹر سے پرنٹ نکلوالیں۔ یہ اہرام کی' **Key** بن جائے گی۔ اس فارمولہ سے اہرام کی سائیڈ تیار ہوگی اس طرح کی چار سائیڈز بنا کر نقطہ **B** کو ملاتے جائیں۔ درست اہرام بن جائیں گے۔ درجنوں غلط اہرام بنانے کے بعد ہی آسان طریقہ ہاتھ لگا ہے۔ (منجم شاہ زنجانی)

تیار شدہ اهرام کی دستیابی

3انچ ہدیہ -/600روپے 6انچ ہدیہ -/1200 روپے علاوہ محصول ڈاک

منگوانے کا پتہ: مکتبہ آئینہ قسمت D-125 گلبرگ 2 نزد مین مارکیٹ۔ لاہور

خلافت راشدہ قائمہ الی یوم القیامہ

از جناب **سید ناظر حسین زنجانی صاحب**

سابقہ سیکرٹری بزم تنظیم مسجد وزیر خاں شاگرد الرشید مولوی دیدار علی صاحب سنی الحھی امیر مرکزی انجمن حزب الاحناف کوچہ چنگڑاں دہلی دروازہ لاہور)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الَّذِیْنَ خَصَّ بِخِلَافَةِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَ اَفْضَلِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ عَلٰی آلِهِ الطَّاهِرِیْنَ الْمَعْصُوْمِیْنَ فَهُمْ خُلَفَاءُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ o

قارئین کرام پر یہ امر مخفی و پوشیدہ نہیں کہ ابتداء بناء فساد عالم و گمراہی خلق و اختلاف و نفاق وعناد و شقاق مسئلہ خلافت ہی ہے۔ جس کے اثبات میں کئی ایک واقعات قرآن و تاریخ سے پیش کئے جاسکتے ہیں۔ یہاں صرف اثبات دعویٰ کے لئے چند ایک پر اکتفا کیا گیا ہے۔ کیونکہ تفصیل کی یہاں گنجائش و وسعت نہیں۔

اولاً خلافت حضرت نبینا آدم علیہ السلام کا اعلان اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً o ہوتے ہی شیطان کے سینہ با کینہ میں آتش حسد شعلہ زن ہوئی۔ ظرف کم تھا' ضبط نہ کر سکا اور خلیفہ خدا کو تسلیم کرنے اور تعظیم دینے سے صاف انکار کر بیٹھا۔ اپنی چھ ہزار سال کی عبادت تسبیح و تہلیل تمجید و تمہید کو ضائع کر کے ابدالآباد کیلئے رجیم وملعون بارگاہِ الٰہی بنا اور ہمیشہ کے لئے آدمؑ و اولادِ آدمؑ کا دشمن ہوگیا۔

ثانیاً اختلاف و فساد خلافت و ولی عہدی' جناب ہابیلؑ سے ہوا جب کہ حضرت آدم علیہ السلام نے بحکم پروردگار عالم حضرت ہابیلؑ کو اپنا خلیفہ و جانشین مقرر کیا۔ نار حسد برادر قابیل کے سینے میں ملتہب ہوئی کہ میں اور ہابیلؑ ایک ہی حیثیت و درجہ رکھتے ہیں ایک ہی باپ کے دونوں فرزند ہیں پھر بھلا یہ کیا کہ ہابیلؑ کو خلیفہ و جانشین مقرر

کیا جائے اور مجھے محروم رکھا جائے۔ گویا حضرت آدم علیہ السلام پر اعتراض کیا۔ وحی الٰہی پہنچی کہ ان دونوں کو کہو کہ تنازعہ و مجادلہ نہ کریں بلکہ خدائی فیصلہ (فیصلہ ناطق) کے منتظر رہیں دونوں راہِ خدا میں اپنی اپنی قربانی (ما یتقربُ الی اللہ) پیش کریں جس کی قربانی قبول و منظور ہو جائے بس وہی تیرے بعد تیرا خلیفہ و جانشین متصور ہوگا۔ چنانچہ قربانیاں کی گئیں۔ جناب ہابیلؑ کی قربانی منظور و مقبول ہوئی اور قابیل کی مردود و مسترد۔ شیطان لعین نے بہکایا۔ کہ یہ تیرے لئے سخت ذلت کا مقام ہے اور یہ ننگ و عار ہمیشہ کیلئے تیری ذریت و عقاب میں باقی رہے گی اور اولاد ہابیلؑ ہمیشہ تیری اولاد پر فخر و ناز کیا کرے گی۔ نجات چاہتا ہے تو ہابیلؑ کو قتل کر تا کہ ذلت و رسوائی تجھ سے دور ہو جائے۔ ناعاقبت اندیش نے ایسا ہی کیا اور سر پر پتھر مار کر ماں جائے بھائی کو ہمیشہ کی نیند سلا دیا۔ سینکڑوں ظلم و ستم کی بنیاد اس دن سے قائم ہوئی۔ قتل نفس اسی دن سے جاری و ساری ہوا۔ وغیرہ من الفسادات اسی طرح اکثر انبیاء علیہم السلام کی خلافت کے موقع پر ان کی اُمتوں میں اختلاف و فساد پیدا ہوا جس کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں ورنہ علی الترتیب عرض کر دی جاتی۔

ثالثاً

سب سے بڑا اختلاف خلافت سید المرسلین پر رونما ہوا۔ ختمی مرتبت فداہ ابی و امی کے معاً بعد بنی ہاشم و بنی عدی بنی تیم اور بنی اُمیہ کا باہمی بغض و عناد نشوونما پا کر عالی شان درخت بن گیا اور یہ کہا جانے لگا کہ نبوت بھی بنی ہاشم میں اور خلافت بھی۔ یہ دونوں ہرگز جمع نہیں ہوسکتیں چنانچہ قیاس سے کام لیا گیا۔ حکم خدا و رسولؐ جل جلالہ و صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو پس پشت ڈال کر خلافت کو خواہشات زید، عمر، بکر کا نشانہ بنایا اور منا امیر و منکم امیر کا راگ الاپا جانے لگا۔ بقول بعض مدبرین حال مسئلہ خلافت میں ایسی کشمکش پیدا ہوئی کہ اگر میں ہوتا تو میں بھی خلافت کا دعویٰ کرتا۔ ہر خورد و کلاں نحن رجال وھم رجال کا نعرہ لگا رہا تھا۔ کسی کا کسی کو پاس و لحاظ نہ تھا۔ کاش کسی نے یہ نہ جانا کہ خلافت اتصاف باوصاف تخلق باخلاق و تادیب باداب اور توارث صفات کا نام ہے اور خلیفہ اپنے مستخلف کا آئینہ ہوتا ہے۔ جس میں تمام اوصاف مستخلف کا عکس نظر آتا ہے۔ بشرطیکہ انسان چشم بصیرت رکھتا ہو۔ تو اب اس کے سمجھنے اور معلوم کرنے میں ذرا بھی دقت

نہیں ہوسکتی کہ پیغمبرؐ سید المرسلین و افضل و اکمل خلفاء رب العلمین کا خلیفہ و جانشین اس کا قائم مقام اور اس کی جگہ اس کا کارکن اور کار نبویؐ انجام دینے والا کون ہوسکتا ہے؟ یعنی جانشین نبیؐ بعد نبیؐ وہی شخص ہوگا جو جملہ کمالات پیغمبریؐ کا مظہر اور اُس کی تمام صفات حسنہ کا نمونہ اور کل اوصاف و اخلاق کا آئینہ ہو۔ جس میں ہر فضیلت پیغمبریؐ کا عکس نظر آتا ہو اور جس کے چہرے میں جمال محمدیؐ دکھائی دیتا ہو۔ نیز جس کے چہرے پر نظر کرنا پیغمبرؐ خدا کے چہرۂ مبارک پر نظر کرنے کے مترادف یعنی عین عبادت خدا ہو۔ وہ عقل و فہم و حلم قدرت و عزم و شجاعت و سخاوت و قناعت و حسب و نسب، تحمل و تجمل و صبر و استقلال و رضا و اطمینان لطف و کرم روفیت و روحیت اور طہارت و عصمت میں مثل پیغمبرؐ ہو۔ اگر وہ صاحب آیات بنیات و معجزات باہرات ہے تو یہ بھی صاحب اعجاز و کرامات ہو۔ اگر وہ علم احاطی رکھتا ہے تو اس کا بھی علم احاطی ہو۔ نہ اخباری۔ اگر اس کا علم موہبی الٰہی ہے تو اس کا وہبی و لدنی۔ نہ تصوری و ذہنی۔ اگر وہ صاحب خلق عظیم ہے تو یہ بھی خلق مجسم نہ فقط غلیظ القلب صاحب خشونت و شرارت۔ اگر وہ نور کبریا ہو تو یہ بھی شمع ہدیٰ۔ اگر وہ آفتاب ہدایت و ارشاد ہے تو یہ بھی ماہتاب صداقت و سداد۔ اگر وہ سامی النسب و عالی الحسب ہے تو یہ بھی فخر قبائل عجم و عرب۔ اگر وہ ام الارواح ہو تو یہ بھی ابوالاجسام و ابواحد و (ابوالتراب) اگر وہ افضل المرسلین و المعصومین ہو تو یہ ابوالائمۃ المعصومین اگر وہ از جانب خدا معلم حکمت و کتاب کریم ہے تو یہ بھی عنداللہ علی حکیم۔ اگر وہ حامی روز محشر ہے تو یہ بھی ساقی حوض کوثر۔ اگر وہ صاحب مقام محمود ہے تو یہ بھی حامل لوائے حمد یوم المشہود۔ نہیں بلکہ رسولؐ اور خلیفہ رسولؐ ایک نور کے دو ٹکڑے ہونے چاہئیں۔ ایک اصل کے دو مرتبے۔ ایک صدف کے دو موتی ایک کان کے دو گوہر۔ ایک آسمان ہدایت کے آفتاب و ماہتاب یعنی دونوں ایک ایسا اتحاد ذاتی و صفاتی رکھتے ہوں کہ دوئی کا شبہ ہی جاتا رہے اور "من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی" والا معاملہ دیکھنے والے کو نظر آئے۔

پس یہ جملہ اوصاف حمیدہ و پسندیدہ بجز نفس رسولؐ حضرت علی علیہ السلام کے کسی دوسرے میں نہیں پائے جاتے۔ لہٰذا نفس رسولؐ کے ہوتے ہوئے جو کوئی بھی مسند خلافت پر

جلوہ گر ہونے کا متمنی ہوگا وہ ناحق پر ہوگا ہاں اگر اجماع اُسے بادشاہ تسلیم کرلے اور خلیفہ رسولؐ کہہ کر پکارے تو یہ ایک علیحدہ چیز ہے۔ جو کہ ایک محدود عرصہ تک لامحالہ ہوگی۔ باقی خلافت الٰہیہ ثابتہ الی یوم القیامہ جو بعد نبیؐ برادر نبیؐ کے سپرد ہوئی جو قیامت تک آپ کی اولاد ذریت میں باقی رہے گی۔ جس کی زندہ مثال وجود امام آخرالزمان مہدی علیہ السلام۔ منکر کے انکار اور معترض کے اعتراض کے ازالہ کے لئے آفتاب سے زیادہ روشن دلیل ہے اب بھی موجود ہیں۔ پس آئمہ معصومین طاہرین طیبینؑ ہی کی خلافت' خلافت الٰہیہ راشدہ قائمہ الی یوم القیامہ ہے اور بس۔

برائے وسعت رزق وآمرزش گناہان ودفع دشمن

ھلج	ھلج	ھلج	ھلج	ھلج	ھلج
ھلج ۱۱۵[illegible]	ھلج ۹ے۱۱۹ لا	ھلج	ھلج	ھلج	ھلج

☆☆.............☆☆.............☆☆

گناہ معاف ہوں مرض دفع ہو روزی زیادہ ہو از امام رضا علیہ السلام

۱۱۸ے	۳۵۱	اع۳۵ص	۱۳۲۱	۱۱۲ے	۲۱ع لاے
۱۱۵۵ع	۱۲۲۲	۸۲ع	۱۳۲۱	۲۱۱۱۱ع	۹۱۱
۹۱۲۲	۳ع ۰	۱۹ع	۹۱۹	۹۵۱۱ق	۱۱ق
۸۱۳	۱۱۱۹	۲۲۱۵	۱۱۲۱۱۱	۱و۱۲	۱۱۳۹
۱۱لا	۲۱۳۱	۱۱۲۱	۱۳۱لا	۱ع لا	۱لا

جنت کے آٹھ دروازوں پر کیا لکھا ہے؟

بحار الانوار جلد 3 صفحہ 294 پر عبداللہ ابن مسعود سے مروی ہے:

آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے شب معراج جنت کی سیر کرائی گئی تو میں نے دیکھا کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور ہر دروازے پر کلمہ کے بعد چار باتیں تحریر ہیں کہ اُن کے ہر ایک جاننے والے اور اُن پر عمل کرنے والے کیلئے دُنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

پہلے دروازے پر لکھا ہے: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ

ہر شے کیلئے حیلہ ہوتا ہے اور آرام کی زندگی کے چار حیلے ہیں:

(1) قناعت (2) بجاخرچ (3) کینے کا ترک کرنا (4) نیکوں کی صحبت

دوسرے دروازے پر تحریر ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ

آخرت کی خوشی کے چار حیلے ہیں:

(1) یتیموں کے سر پر ہاتھ پھیرنا (2) بیواؤں پر رحم کرنا

(3) مومنین کی حاجات میں سعی کرنا (4) فقراء ومساکین کی خبرگیری

تیسرے دروازے پر مرقوم ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ

ہر شے کے لئے حیلہ ہوتا ہے اور دنیاوی تندرستی کے چار حیلے ہیں:

(1) کم بولنا (2) کم سونا (3) کم چلنا (4) کم کھانا

چوتھے دروازے پر لکھا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ

جو شخص اللہ اور یوم قیامت پر یقین رکھتا ہے اُس کو چاہیئے کہ مہمان کی عزت کرے۔ ہمسائے کا خیال رکھے۔ والدین کا احترام کرے۔ نیکی کی بات کہے ورنہ چپ رہے۔

پانچویں دروازے پر مکتوب ہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ

(1) جو شخص یہ چاہے کہ کوئی اُس پر ظلم نہ کرے، وہ دوسروں پر ظلم سے اجتناب کرے۔

(2) جو خود کو گالی دیا جانا پسند نہ کرے، وہ خود بھی کسی کو گالی نہ دے۔

(3) جو اپنی ذلت نہ چاہے، وہ کسی دوسرے کو بھی ذلیل نہ کرے۔

(4) جو دنیا و آخرت میں مضبوط تعلق سے وابستہ ہونا چاہے وہ اس کلمہ کو پڑھے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ

چھٹے دروازے پر منقوش ہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ

(1) جو قبر میں کشادگی کا متمنی ہو، وہ مساجد کی بناء کرے۔ (2) جو قبر میں اپنے جسم کی بوسیدگی نہ چاہے پس وہ (عبادتِ خدا کے لئے) مساجد میں سکونت کرے۔ (3) جو چاہے کہ قبر میں اُسے کیڑے مکوڑے نہ کھائیں، تو وہ (یادِ خدا کیلئے) مساجد میں بسر کرے۔ (4) جو جنت میں اپنا گھر دیکھنا چاہے پس وہ (ذکرِ خدا کیلئے) مساجد میں رہے۔

ساتویں دروازے پر درج ہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ

دل کی نورانیت چار باتوں میں ہے:

(1) بیمار کی مزاج پرسی (2) مشایعتِ جنازہ (3) کفن کو خرید کر رکھنا (4) قرض کا ادا کرنا۔

آٹھویں دروازے پر ثبت ہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ

جو شخص جنت کے ان دروازوں سے گزرنے کا خواہشمند ہو اُس کو چاہئے کہ وہ اپنے اندر یہ چار خصلتیں پیدا کرے۔

(1) سخاوت (2) خوش خلقی

(3) صدقہ (4) اللہ کے بندوں کی ایذا رسانی سے پرہیز

یہ قول ہدیہ مومنین کیا جا سکتا ہے۔ خداوند عالم قبول فرمائے اور ہم سب کو ہدایات پر مسلسل گامزن رہنے کی مزید توفیق عطا فرمائے۔

اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ o فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ o اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ o

ارشادِ رب العزت ہے:

تَبَارَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا

ترجمہ: وہ بابرکت ذات ہے جس نے اپنے عبد پر قرآن نازل کیا تاکہ وہ عالمین کے لئے نذیر ہو۔

واضح ہو گیا کہ جو کتاب قیامت تک کے لئے ہر دور کے لئے اور کائنات کے ہر ایک ذرہ سے تعلق رکھنے والی ہو وہ اپنے اندر کیا کیا اعجاز نہیں رکھتی۔ حقیقت یہ ہے کہ دُنیا میں اگر کوئی مشکل ترین امر ہے تو وہ قرآن پاک کی تفسیر ہے کون سی آیت کب نازل ہوئی کیونکر نازل ہوئی اسے تنزیل کہتے ہیں اور اس میں پوشیدہ اسرار و رموز کو تاویل کہتے ہیں۔ یعنی مشیت ایزدی کو سمجھنا مرادِ خداوندی کا ادراک کرنا یعنی متکلم خالق کائنات ہے۔ اس کی منشاء کا علم، یہ سب سے مشکل ہے۔ جب تک منشائے ایزدی کا علم نہ ہو محض لغت سے قرآن نہیں سمجھا جا سکتا خود قرونِ اولیٰ کے مسلمان اور اصحاب رسولؐ کہ جن کی مادری زبان عربی تھی جن کے سامنے دورِ جاہلیت کے سبعہ معلقات تھے محض تین سطروں پر مشتمل سورۂ کوثر کو دیکھ کر اپنا عجز تسلیم کر بیٹھے اور کہا مَاهٰذَا کَلَامُ الْبَشَرِ یہ کسی بشر کا کلام نہیں۔ اس لئے پارہ 26 سورۂ محمدؐ میں قدرت نے واضح کر دیا ہے 16 ویں آیت وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّسْتَمِعُ اِلَیْکَ حَتّٰی اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِکَ قَالُوْا لِلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا o اے رسولؐ ان میں سے وہ ہیں جو کان لگا کر تجھے سنتے ہیں لیکن جب تیری بارگاہ سے باہر نکلتے ہیں تو اوتو العلم سے پوچھتے ہیں کہ ابھی ابھی حضور دوعالمؐ نے کیا کہا تھا اس سے یہ حقیقت ابھر کر سامنے آتی ہے کہ ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کرنا کتنا مشکل کام ہے۔ چہ جائیکہ قرآن جس کے متعلق خود خالق کائنات نے فرمایا نَزَّلَ عَلٰی قَلْبِکَ یہ قرآن اس نے تیرے قلب پر اُتارا پھر یُضِلُّ بِهٖ کَثِیْرًا اسی قرآن سے لوگ (تفسیر بالرائے میں مبتلا ہو کر) گمراہ بھی ہو جاتے

ہیں (اور اولو العلم سے معلوم کر کے) ہدایت کی منزل پا لیتے ہیں۔ اس وقت میری نگاہ کے سامنے متعدد تفاسیر و تراجم ہیں۔ ہر ایک نے اپنے نکتہ نظر سے بحر تفسیر میں غواصی کی کوشش کی ہے۔ لیکن یہ دعویٰ صرف علیؑ ابن ابی طالب ہی کر سکتے ہیں کہ میں ہوں وہ جسے معلوم ہے کہ کون سی آیت کب نازل ہوئی کیونکر نازل ہوئی دن کے اُجالے میں یا رات کے اندھیرے میں۔ مجھے ختمی مرتبت ﷺ نے اس طرح علم عطا کیا جس طرح پرندہ اپنے بچہ کو دانا بھراتا ہے۔ چنانچہ سَلُونی کا دعویٰ صرف انہیں کو زیب دیتا ہے۔ ساری کائنات ان کے در پر مسائل کا حل تلاش کرنے کے لئے سر تسلیم خم کرنے پر مجبور اور یہ منشائے ایزدی کے مطابق مورد الٰہی بتانے پر مامور۔ انہوں نے اپنی سعی و کاوش میں صرف الفاظ کا صحیح ہی انتخاب نہیں کیا بلکہ اصطفا کیا ہے:

کہ ہر لفظ و حرف مقامے دار اسلوب و دلنشیں الفاظ کہ کہکشاں ستاروں کا گویا جھرمٹ۔ مفہوم ہے کہ تاویل کی کشتی میں تعلیمات آل محمدؐ کے جواہر ریزے جو قیامت تک قرآن کے قاری حافظ و ناظر کیلئے بصیرت قلب و نظر اور دین و دیانت کا منارہ نور ثابت ہونگے۔

یہ کٹھن مرحلہ وہی طے کر سکتا ہے جسے بتوسط محمدؐ و آل محمدؐ تائید ایزدی حاصل ہو۔ جس کا قلم قرطاس پر بہ الہام الٰہی متحرک ہو۔ ارشاد معصوم ہے ہم مضامین غیب مومن کی زبان پر جاری کر دیتے ہیں اور پھر ابر نیساں برستا ہے کھل کر برستا ہے تحریر میں گہر ہائے انمول پہنچتے چلے جاتے ہیں۔

اِک ابر کرم فضا' فضا میں برسا
پھر کفر کی گھنگھور گھٹا میں برسا
کعبہ سے چلا تو چھا گیا طیبہ پر
طیبہ سے چلا تو کربلا میں برسا

پہلے عرض کر چکا اس وقت میرے پیش نگاہ بیسیوں تراجم قرآن ہیں لیکن میں ان

سے قطعاً مطمئن نہیں کیوں؟ اس لئے کہ یہ تراجم تفسیر بالرائے پر مبنی ہیں جو محض لغت و غیر معصوم رواۃ کو سامنے رکھ کر کئے گئے ہیں لیکن مفہوم و معنی سے ہٹ کر صرف تعلیمات محمدؐ و آل محمدؐ کی روشنی میں مشیت ایزدی کو سامنے رکھ کر ہم نے دلائل دیئے ہیں ہم نے یہ اہم اور مشکل دینی فریضہ انجام دیا ہے۔ خطیب منبر سلونی باب مدینۃ العلم حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ جو نہج البلاغہ کی مرکزیت و اصلیت کے حامل ہیں اور مثلِ بوتراب کوئی نہیں۔ اہل دُنیا کی فصاحت و بلاغت پر ناز کرنے والے اپنی بصیرت اپنے علم اپنے ادب پر تحدی کرنے والے نابغہ روزگار۔ شعرائے عرب نے سات قصائد "سبع معلقات۔ جدار کعبہ پر آویزاں کر دیئے۔ کوئی ہے؟ جو ان کے شاہکار قصیدوں کی مثال لا سکے؟ طیبہ سے رحمت کی گھنگھور گھٹا اٹھی کھل کر برسی اور پھر محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس کی خیر و برکت عالمین پر چھا گئی۔ متعدد ازواج' مگر اولاد نرینہ سے محرومی' اس ہستی کیلئے جو باعثِ تخلیق کائنات۔ طعن کرنے والے۔ زبان دراز بول پڑے' محمد ﷺ کی اولادِ نرینہ نہیں۔ قدرت نے قرآن پاک کی مختصر ترین تین آیات کی سورۃ نازل کی۔ الکوثر۔ مولائے کائنات نے جدارِ کعبہ پر لٹکا دی۔ شعرا آئے۔ بلغاء آئے۔ اک نگاہ ڈالی۔ اپنے اپنے قصیدہ کو اتار کر۔ اپنے عجز کا یوں اظہار کیا...... ما ھذا کلام البشر یہ کسی بشر کا کلام نہیں۔ الکوثر کی اعجاز نمائی اور الکوثر کی حامل ہستیوں کی عظمت و رفعت و علو کا ڈنکا بج گیا۔ اس لئے کہ عربی ادب میں پہلی مرتبہ...... الکوثر کا لفظ اُن کی عمیق نگاہوں نے دیکھا' پڑھا اور مفسرین کھو گئے...... اس کا مفہوم کیا ہے؟...... اب یہ معانی سامنے آئے۔

ہم نے تمہیں...... اے محمد ﷺ...... اسلام دیا۔ دین دیا۔ قرآن دیا۔ بیان دیا۔ جنت دی۔ کوثر دی۔ سلسبیل دی۔ خیر کثیر دیا۔ ذریت دی۔ اولاد دی۔ نسل دی۔ درود دیا...... **اللھم صل علی محمد و آل محمد**

مولانا مودودی تفہیم القرآن میں لکھتے ہیں...... قریہ قریہ بستی بستی کائنات میں ہر جگہ حضرت فاطمہؑ کی اولاد موجود ہے جو سید ہے سردار ہے صاحب عظمت ہے۔

اگرچہ سب کچھ محمدؐ و آل محمدؐ کے طفیل ہے۔ لیکن تیسری سطر ابتر کا جواب قدرت نے دیا اور مولانا مودودی سمیت تمام مفسرین نے لکھا الکوثر سے مراد جناب فاطمہؑ اور ان کی

نسل حضرت امامین حسنین شریفین ہے۔ اسی سے ذریت رسول چلی اور آپ ابتر کے طعنے سے بچ گئے۔ صحیح ترمذی میں آیا۔ ختمی مرتبتؐ نے فرمایا۔ ہر شخص کی نسل باپ سے چلتی ہے۔ میری نسل...... میری بیٹی فاطمہ سے۔ قرآن کی اس آیت سے اسی لئے یہ وہ ہستی ہے کہ...... اگر تمام انبیاء و رسل تعظیم کے لئے سرکار دو عالمؐ کے ادب میں کھڑے ہو جائیں۔ ان پر ایمان لائیں تو انہیں نبوت و رسالت ملے مگر فاطمۃ الزہراؑ وہ ہستی ہیں جن کے لئے خود آنحضرتؐ کھڑے ہو کر ان کی عظمت کو واضح کرتے ہیں۔ اَلْفَاطِمَۃُ بِضْعَۃٌ مِنّی فاطمہؑ میرا ٹکڑا ہے۔

اس آیت کا تلاوت کرنے والا اگر دشمن محمدؐ و آل محمدؐ ہے تو پھر وہ خیر کثیر سے محروم ہے۔ نہر کوثر سے محروم ہے۔ جنت سے محروم ہے۔ جیسا کہ تفہیم القرآن کی چھٹی جلد میں کہا گیا ہے۔ بقول صحیح بخاری و صحیح مسلم۔ حوض کوثر، نہر کوثر پر لوگ وارد ہونگے۔ خدا ان کو وہاں سے ہٹا دیگا۔ رسالت مآبﷺ فرمائیں گے یہ میری صحبت میں بیٹھنے والے ہیں۔ ارشاد ہوگا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارے بعد شریعت میں کیا کیا تبدیلیاں کیں۔ مولانا مودودی نے کسی کا نام درج نہیں کیا لیکن جو دشمن محمدؐ و آل محمدؐ ہوں گے وہی ابتر کے مصداق ہونگے اور انہیں خدا اور رسولؐ، کوثر کا جام تک نہیں پینے دیں گے۔

فاطمہ کے اعداد 135۔ مفرد 9 ہیں۔ 9 کے عدد سے جو ٹکرائے وہ فنا ہو جاتا ہے۔ 9 کا عدد قائم رہتا ہے۔ اس لئے دشمن فاطمہؑ ابتر کی وجہ سے فنا، حوض کوثر سے دور اور جنت کا حق دار نہیں۔

سرِ سورۃ الکوثر (سورۃ کوثر کا راز)

تسخیر فتح و نصرت۔ حاجت روائی۔ مشکلات سے نجات کیلئے۔

اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ (1111) ایک ہزار ایک سو گیارہ مرتبہ اس کا ورد کریں (ہم نے کوثر عطا کیا)

یَا فَتَّاحُ (1111) ایک ہزار ایک سو گیارہ مرتبہ اس کا ورد کریں (اے فتح دینے والے)

فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ 1111 مرتبہ اس کا ورد کریں (عبادت کر۔ قربانی دے)

یَا رَزَّاقُ 1111 مرتبہ اس کا ورد کریں (اے رزق دینے والے)

تشریح: فَتَّاحُ بہت زیادہ فتح دینے والا

رَزَّاقُ بہت زیادہ رزق دینے والا

دشمنوں کے شر۔ فساد۔ عداوت سے بچنے کیلئے۔ سختی اور ہم و غم لاحق ہو تو مندرجہ ذیل پڑھئے۔

اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ 1111 مرتبہ اس کا ورد کریں۔ (ہم نے تجھے الکوثر عطا کیا)

یَا قَھَّارُ 1111 مرتبہ اس کا ورد کریں (اے قہر ڈالنے والے)

فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ 1111 مرتبہ اس کا ورد کریں (پس اپنے رب کی بندگی کر اور قربانی دے)

یَا مُنْتَقِمُ 1111 مرتبہ اس کا ورد کریں (اے انتقام لینے والے)

اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ 1111 مرتبہ اس کا ورد کریں (بیشک تیرا دشمن ابتر ہے)

یَا مُذِلُّ 1111 مرتبہ اس کا ورد کریں (اے ذلیل و رسوا کرنے والے)

دو آئمہ نے بالخصوص مذل کا لفظ استعمال کیا ہے۔

مولائے کائنات حضرت علی ابن ابی طالبؑ فرماتے ہیں:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَللّٰھُمَّ یَا مُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ یَا مُعِزَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْتَ کَھْفِیْ حِیْنَ تُعْیِیْنِی الْمَذَاھِبُ وَ اَنْتَ یَا رَبِّ خَلَقْتَنِیْ رَحْمَۃً بِیْ وَ قَدْ کُنْتَ عَنْ خَلْقِیْ غَنِیًّا وَلَوْلَا رَحْمَتُکَ لَکُنْتُ مِنَ الْھَالِکِیْنَ اَنْتَ مُؤَیِّدِیْ بِالنَّصْرِ عَلٰی اَعْدَائِیْ وَلَوْلَا نَصْرُکَ اِیَّایَ لَکُنْتُ مِنَ الْمَقْبُوْحِیْنَ یَا مُرْسِلَ الرَّحْمَۃِ مِنْ مَعَادِنِھَا وَیَا مُنْشِئَ الْبَرَکَۃِ مِنْ مَوَاضِعِھَا یَا مَنْ خَصَّ نَفْسَہٗ بِالسُّمُوِّ وَالرِّفْعَۃِ فَاَوْلِیَاؤُہٗ بِعِزِّہٖ یَتَعَزَّزُوْنَ یَا مَنْ خَضَعَتْ لَہُ الْمُلُوْکُ بِنِیْرِ الْمَذَلَّۃِ عَلٰی اَعْنَاقِھِمْ فَھُمْ مِنْ سَطَوَاتِہٖ خَائِفُوْنَ اَسْئَلُکَ بِرُبُوْبِیَّتِکَ الَّتِیْ اشْتَقَقْتَھَا مِنْ کِبْرِیَائِکَ وَ اَسْئَلُکَ بِعِزَّتِکَ الَّتِی اسْتَوَیْتَ بِھَا عَلٰی عَرْشِکَ فَخَلَقْتَ بِھَا جَمِیْعَ خَلْقِکَ فَھُمْ لَکَ مُذْعِنُوْنَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَھْلِ بَیْتِہٖ ○

اس اللہ کے نام سے شروع کر رہا ہوں جو مہربان و رحیم ہے۔

یا اللہ! اے ہر گردن فراز دشمن کو رسوا کرنے والے اے مومنوں کو عزت دینے
والے تو اس وقت میری پناہ ہے۔ جب راہیں تھکا دیں اے پروردگار تو نے ہی مجھے پیدا کیا
تھا اور صرف مجھ پر مہربانی کے لئے۔ حالانکہ تو میری تخلیق سے بے پروا تھا اور اگر تیری رحمت
نہ ہوتی تو میں معدوم ہوتا دشمنوں کے خلاف تو نے اپنی امداد سے کامیاب فرمایا اور اگر مجھے
تیری مدد نہ ہوتی تو میں بدکاروں میں ہوتا اے رحمت کے خزانوں سے رحمت بھیجنے والے
اے برکت کی منزلوں سے برکت پیدا کرنے والے اے وہ ذات! جس نے اپنی ذات کو
بلندی و سربلندی سے مخصوص فرمایا ہے پھر اپنے اولیاء کو اپنی عزت سے معزز فرمایا ہے۔ جس
کے سامنے شاہانِ عالم نے رسوائیوں کے حلقے گردنوں میں ڈال کر سر جھکا رکھے ہیں اب وہ
خدا کی سطوت و جلالت سے ہراساں ہیں۔ معبودا! میں تیری اس قدرت کے صدقے میں
سوال کرتا ہوں جسے تو نے اپنی کبریائی سے ظاہر فرمایا اور تیری اس عزت کے ذریعے سوال
کرتا ہوں جس کے ساتھ اپنے عرش پر غالب آ کر ساری دنیا کو پیدا کیا اب ساری مخلوق
تیرے سامنے سر تسلیم جھکائے ہے خدایا محمدؐ و آلِ محمدؐ پر رحمت نازل فرما۔

حضرت امام جعفر صادقؑ کا فرمان ہے۔

یَا مُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ یَا مُعِزَّ کُلِّ ذَلِیْلٍ قَدْ وَحَقِّکَ بَلَغَ مَجْھُوْدِیْ
فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ فَرِّجْ عَنِّیْ

خواتم الکوثر

امام علیہ السلام کی یہ دعا دشمن پر کامیابی حاصل کرنے کے لئے بہت ہی مفید ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ یَا اللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا
اِلٰہَ مُحَمَّدٍ اِلَیْکَ نُقِلَتِ الْاَقْدَامُ وَ اَفْضَتِ الْقُلُوْبُ وَ شَخَصَتِ الْاَبْصَارُ وَ
مُدَّتِ الْاَعْنَاقُ وَ طُلِبَتِ الْحَوَآئِجُ وَ رُفِعَتِ الْاَیْدِیْ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ
قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ اَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ ○

خدائے رحمٰن و رحیم کے نام سے شروع کر رہا ہوں اور کوئی قوت و طاقت امداد
خدا بزرگ و برتر کے علاوہ ممکن نہیں! خداوندا! تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد
مانگتے ہیں۔ اے اللہ! اے مہربان اے رحم کرنے والے اے یکتا اے بے نیاز اے محمد مصطفیٰ
ﷺ کے اللہ تیری ہی بارگاہ میں قدم بڑھے اور دل حاضر ہوئے۔ آنکھیں رخ کرتی اور
گردنیں اٹھتی ضرورتیں مانگی جاتی ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں۔ خداوندا! ہمارے اور ہماری
قوم کے درمیان میں حق کے ساتھ فیصلہ فرما کہ تو بہترین کشادگی عطا فرمانے والا ہے۔ پھر
تین مرتبہ یہ پڑھا جائے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ○ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ○ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

دو رکعت نماز حاجت قربۃً الی اللہ بصدق حضرت امام حسینؑ ہدیہ برائے سید
الشہداء۔ مظلوم کربلا ادا کریں اور اپنی حاجت طلب کریں چونکہ بغیر اذن یہ الفاظ بتا نہیں
سکتا۔ موثر اور مودت اہل بیتؑ کے حامل افراد کیلئے یہ راز ہے اسلئے یہ حاجت مشروط ہے۔

بسم اللہ کی طاقت' قوت' غلبہ

ہر نیک کام کا آغاز بسم اللہ سے کریں جس کے عدد 786 ہیں۔ اس کے بعد
مندرجہ ذیل دعا کا ورد کریں اور کہیں پالنے والے مجھے برہان و دلیل عطا فرما۔ ہر مصیبت
سے محفوظ رکھ ہر مرغوب شے عطا فرما۔ تو نے خود کہا ہے۔ سورۃ مجادلہ آیت نمبر 21
اللہ نے لوح محفوظ میں لکھ دیا کہ میں اور میرے رسولؐ غالب رہیں گے۔ بیشک
اللہ طاقتور اور زبردست ہے۔

یہ آیت سات مرتبہ پڑھیں۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِىْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِىٌّ عَزِيْزٌo

اگر آپ مدد چاہتے ہیں، تسخیر وغلبہ چاہتے ہیں تو بسم اللہ کو 1111 مرتبہ پڑھیں اس کے بعد یہ دعا 14 مرتبہ پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ بِالذَّاتِ الَّتِىْ تَرٰى وَلَا تُرٰى اَنْ تُسَخِّرَ لِىْ فلاں بن فلاں او عِبَادِكَ اَجْمَعَ بِحِلِّ عُقْدَتِ كَذَا وَ كَذَا وَ اَنْ تَجْعَلَ مُحَبَّتِىْ فِىْ قُلُوْبِهِمْ وَفِىْ نَوَاحِىْ الْبُلْدَانِ وَفِىْ كُلِّ مَايَاكُلُوْنَ مِنْ فَوْمِهَا وَ عَدَسِهَا وَ بَصَلِهَا وَقِثَائِهَا وَ اَنْ تَجْعَلَ اَسْمَكَ الرَّحْمٰنِ حُرْمَتِىْ عِنْدَهُمْ وَاَنْ تَجْعَلَ اَسْمَكَ الرَّحِيْمِ مَكَانَتِىْ عِنْدَهُمْ بِحُرْمَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَo

فلاں بن فلاں ...... کی جگہ اُس شخص کا اور اُس کے باپ کا نام لکھیں جس پر آپ غالب آنا چاہتے ہیں۔ کذا وکذا...... اس جگہ اپنی حاجات، سوال کریں۔ اگر کسی پر قہر چاہتے ہیں تو پھر تین مرتبہ مندرجہ ذیل پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ قَهْرًا الرَّحْمٰنِ نَصْرًا الرَّحِيْمِ يُسْرًا اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗ اَسْلَمَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَo

سورۃ آل عمران آیت نمبر 83 بسم اللہ رحمٰن کا قہر، رحیم کی نصرت، آسان، حاصل اور کیا وہ دین اسلام کے علاوہ اور کچھ چاہتے ہیں سو اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائیگا اور اسی کے حکم میں ہے جو آسمانوں میں ہے یا زمینوں میں۔ خوشی سے یا ناخوشی سے...... خدا ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ پھر یہ نقش لکھے خالی جگہ پر اپنا مدعا لکھے۔

٦١	٥٢٦	١٩٥
٢٣٠	مقصد لکھیں	٤٦١
٣٩٦	٢٦١	١٣١

اس نقش کو قبلہ رخ لٹکا دے۔ دوسرا نقش اپنی جیب میں ڈال دے۔ پھر 3313

مرتبہ یا 2222 مرتبہ بسم اللہ کا ورد کرے۔ اس کے بعد گیارہ مرتبہ یہ پڑھے۔

آہ آج شمخثا یعع کلاطین کشاطیش قلهت خیم شمس یعنین اشمح یبسم الله کلم الرحمن کلتمون الرحيم. کجت جت براوج اجب یا هکریائل علیه السلام بحق الله الرحمن الرحيم مالک الملک ذو الجلال والاکرام یا الله یا رحمٰن یا رحیم سخرلی جمیع الانس والجن انک علی کل شیء قدیرo

اے پالنے والے ہر انس وجن کو میرے لئے مسخر کردے۔

سر الحمد الفاتحہ (فاتحہ کا راز)

سورۃ الحمد الفاتحہ کی کتنی قوت وطاقت ہے اس پر تفصیل سے شواہد و براہین کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ اب عملیات کی منزل یوں ہے۔

لیلة الخمیس: (جمعرات کی شب) یہ عمل شروع کریں۔ بدھ کا دن گزر کے آنے والی رات جمعرات کی شب کہلاتی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ سات ہزار سات سو ستتر مرتبہ

پھر کہیں اجب یا روقیائیل والجن سو مرتبہ

پھر کہیں اجب یا روقیائیل سو مرتبہ

لیلة الجمعة: (شب جمعہ) الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا جَبَّارُ (7777 مرتبہ)

پھر پڑھیں اجب یا جبرائیل والجن زعفر (سو مرتبہ)

لیلة السبت: (شب ہفتہ) مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ يَا شَكُوْرُ (7777 مرتبہ)

پھر پڑھیں اجب یا شمسیائیل والجن احمر (سو مرتبہ)

لیلة الاحد: (شب اتوار) اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ يَا تَوَّابُ (7777 مرتبہ)

پھر پڑھیں اجب یا میکائیل والجن برقان علی الصفة عینها (سو مرتبہ)

لیلۃ الاثنین: (شب سوموار) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ يَا ظَهِيْرُ (7777 مرتبہ)

پھر پڑھیں اجب یا صرفیائیل والجن شمهورش (سو مرتبہ)

لیلۃ الثلاثا: (شب منگل) صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ يَا خَبِيْرُ (7777 مرتبہ)

پھر پڑھیں اجب یا عنیائیل والجن ابیض العدد المرب (سو مرتبہ)

لیلۃ الاربعا: (شب بدھ) غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ. يَا زَكِيُّ (7777 مرتبہ)

پھر پڑھیں اجب یا کشفیائیل والجن میمون تذکر الصفۃ تلک (سو مرتبہ)

پھر یہ دعا پڑھیں (ہم تذکر الدعوۃ الثانیۃ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وصل اللهم علی سیدنا محمد و علی آله وسلم ربی ادخلنی لجۃ بحر احدیتک و طمطام فردانتک حتی اخرج الانضار رحمتک وعلی وجهی لمحات القرآن من آثار الاسرار مهابا بهیبتک قویا بقوتک عزیزاً بعزتک والبسنی خلع العز والقبول وسهل علی تساهیل الوصل والوصال وتوجنی بتاج الکرامۃ والسلامۃ والف بینی و بین احبابک یا مالک الدنیا والاخرۃ یا من کرم سیدنا محمد صل الله علیه وسلم تکریما ویامن اتخذ ابراهیم خلیلاً و کلم موسٰی تکلیما سلام قولاً من رب رحیم یا مالک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولاالضالین. اجب ایها المحمدون بحق الی.

الدعاء الکبیر الفاتحه: الفاتحہ کی دعائے کبیر یہ ہے۔ الفاتحہ 1121 مرتبہ پڑھیں پھر یہ تین مرتبہ ورد کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللهم انی اسالک ان توفقنابک وان تقومنی بشکرک و تستعمل ظاهری بامرک و تشغل باطنی بشهود تجلیات نورک اللهم دلنی بنورک علیک ووصلنی بفضلک الیک و قربنی بسرک لدیک و اوقفنی موقف العارفین بین یدیک یا من تفضلت

علی خلقک الخلق و تکفلت لهم بالرزق واشهدتهم لک بالحق و اقروتهم لک بالعبودیۃ والرق اغننی عن المقال و اکفنی بکرمک عن السوال فانی توکلت علیک فی جمیع الاحوال و فوضت امری الیک فی المحال والمآل فاشغل اللهم سری عما عداک و عرفنی ایاک حتی لا اشهد فی الوجود لسواک العبد عبدک والهدی هداک والقلب بین یدیک والعطا عطاک قد جل فضلک ولا یحصی ثناک اللهم احشرنی فی زمرۃ المومنین واجعلنی من عبادک المخلصین اسلک بی سبیل الصادقین الحقنی بالقوم الواصلین وامکنی فی مقام العارفین وعافنی واعف عنی یَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وصلی اللهم وسلم علی سید الاولین والاخرین نبینا محمد رسولک الامین وعلی آله الطاهرین و اتباعهم و امته اجمعین و احیینا علی اتباع امتنا علی ملته آمین. ربنا افرغ علینا صبراً و توفنا مسلمین سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد لله رب العالمین.

سراقط القهر بالفاتحه: (فاتحہ سے قہر کا طلب کرنا نازل ہونا) جابر و سرکش افراد کو تسخیر کرنے کے لئے 313 مرتبہ مندرجہ ذیل کا ورد کریں۔

اللهم انی اغلقت ابواب الفتن باقفال الرحمن بخاتم سلیمان بجناح جبریل علیه السلام بسیف نبینا و حبیبنا محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یضرنا سارق ولا طارق الا باذنک اللهم انی اعوذبک یا رب من السب والسارق ومن کل ذی ناب و مخلب ومن کل شیطان مارد انا جعلنا فی اعناقهم اغلالاً فهی الی الاذقان فهم مقمحون و جعلنا من بین ایدیهم سدا و من خلفهم سداً فاغشینا هم فهم لا یبصرون و حیل بینهم و بین ما یشتهون کما فعل باشیاعهم من قبل انهم کانوا فی شک مریب یا قوی یا شدیدا حجز منا کل سوء و کل صاحب سوء واجلب لنا کل خیر

بالم اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم و بالف الف لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیمo

کسی تختی پر یا کاغذ پر فاتحہ کا نقش لکھیں۔ لکھنے سے پہلے اکیس 21 مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھیں۔ نقش لکھنے سے پہلے یہ دعا پڑھیں۔

اللھم انی اسالک بالھاء المرقومة من اسمک الاعظم وبالثلاثة من بعدھا بالالف المقوم وبالمیم الطمیس الابتر و بحق السلم وبالأربعة التی ھی کالانامل بلا کف ولا معصم وبالھاء الشقیق والدار المعظم رقم اسمک الکریم الاعظم اسالک ان تصلی علی سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ وان تسلم عدد ماجری بہ فی اللوح القلم وان تعطینی کذا و کذا بحق اسمک العظیم الاعظمo

نقش یہ ہے۔

☆ ااا م # اااا ھے ھ

ق ج ش ث ظ خ ز

اللھم سخرلی جمیع خلقک کما سخرت البحر لموسی علیہ السلام ولین لی قلوبھم کالینت الحدید لداود علیہ السلام فانھم لا ینطقون الایاذنک نواصبھم فی قبضتک و قلوبھم بین اصبعین من اصابع قدرتک تصرفھم حیث شئت فمکنی من نواصیھم و ملکنی و قلبھم و سخرلی اجناسھم بحق فجش ثظخز جزخاء یا جبار یا شکورo

اے پالنے والے اپنی تمام مخلوق پر مجھے غالب کر جس طرح تو نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے دریا مسخر کیا۔ مجھے تصرف عطا فرما، غلبہ عطا فرما۔ مخلوق کے دِل، دماغ پر مجھے غالب کر دے۔ تجھے واسطہ ہے......اے جبار اے شکور۔

خواتم الفاتحہ: فاتحہ کے دو نقوش

٣١١٦	٣١١٧	٣١١٦
٦١٣٣	مقصد لکھیں	٣١٣٧
١١	٦٢٣٢	٣١٥٦

یہ نقش بسم اللہ کے ساتھ ہے

٦٨٣	٦٨٣٠	٢٧٣٢
٨١٩٦	مقصد لکھیں	٢٠٥٠
١٣٦٦	٢٣١٦	٥٣٦٣

یہ نقش بغیر بسم اللہ ہے

ہفتے کے روز طلوع شمس کے وقت یہ نقش لکھیں۔ قبلہ رو ہوں، زعفران، طہارت شدہ پانی والا قلم، جس کے ساتھ لوہے کی نب نہ ہو اس کو استعمال کریں سفید نب ہو اور لکھتے وقت کوئی نہ دیکھے۔ بسم اللہ والا نقش دائیں بازو پر باندھ دیں۔ بغیر بسم اللہ والا ـــــ جیب میں (گریبان) میں ڈالیں۔ یہ عمل کرنے سے پہلے

دو رکعت نماز سورۃ فاتحہ کے ساتھ ادا کریں اول رکعت فاتحہ اور دوسری رکعت سورۃ الم نشرح کے ساتھ۔ دوسری رکعت فاتحہ اور واذا جاء کے سورۃ کے ساتھ۔ پھر فاتحہ کا ورد 1121 مرتبہ کریں۔ تسخیر کرنا چاہیں تو بسم اللہ کے ساتھ فاتحہ کے عدد کبیر 15246 مرتبہ ادا کریں۔ پھر سات مرتبہ یہ پڑھیں۔

یا نبرنا غنا یا کفایا برندای حدای یوصی ذلکم اللہ رب العالمین اجب یا ذرغطیائیلo

ایک مرتبہ والروحانی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ o اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ o اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ o صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ o

اسمائے سورہ

اس سورہ کے بہت سے نام ہیں اس سورۃ کو فاتحہ کہتے ہیں۔ اس لئے کہ اسی سے قرآن کا آغاز و افتتاح ہوتا ہے اور سورۃ حمد و شکر بھی کہتے ہیں اس لئے کہ مشتمل ہے حمد و شکر خدا پر اور ام القرآن و ام الکتاب بھی کہتے ہیں اس لئے کہ اُم کے معنی اصل کے ہیں اور یہ

سورۃ اصل قرآن ہے جو کچھ قرآن میں ہے لُب لباب اُس کا سب اس سورۃ میں ہے۔

باب العلوم جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا تھا اے ابن عباسؓ! اگر میں سورۃ حمد کی تفسیر لکھوں اور جمیع حقائق ومعانی کو ضبط کروں تو ستر اونٹ کا بار ہو اور ایک مرتبہ اُن حضرت نے اول شب اس سورۃ کی تفسیر شروع کی اور فقط بائے بسم اللہ کی تفسیر بھی پوری نہ ہوئی تھی کہ صبح ہوگئی اُس وقت فرمایا اے ابن عباس! اس بات کو جان لو کہ جتنے علوم اولین و آخرین کے ہیں وہ سب قرآن مجید میں ہیں اور جو کچھ قرآن مجید میں ہے وہ سورۃ فاتحہ میں ہے اور جو کچھ فاتحہ میں ہے وہ بسم اللہ میں ہے اور جو کچھ بسم اللہ میں ہے وہ بائے بسم اللہ میں ہے وَاَنَا النُّقْطَةُ تَحْتَ الْبَاء اور میں وہ نقطہ ہوں جو بائے بسم اللہ کے نیچے ہے یعنی میں ہوں وہ نقطہ جو مرکز دائرہ علوم اولین وآخرین ہے۔

نکات حروف بسم اللہ

دیکھئے پہلا حرف جس سے قرآن شروع ہوا ہے ب ہے۔ خدا فرماتا ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o اور آخر کا حرف جس پر قرآن ختم ہوا ہے سین ہے۔ خدا فرماتا ہے۔ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ o بس اس سے مطلب یہ ہے کہ جو کچھ اس قرآن میں ہے وہ انسان کی نجات کے لئے بس ہے اور کافی ہے۔

اسمائے آئمہ بسم اللہ میں

بسم میں تین حرف ہیں بے نبوت کی ہے۔ نقطہ ولایت کا ہے جیسا کہ سردار اولیاء جناب امیرؑ فرماتے تھے اَنَا النُّقْطَةُ تَحْتَ الْبَاءِ اور سین اسرار کی ہے جناب امیرؑ فرماتے ہیں اَنَا بَاطِنُ الْبَيِّنِ اَنَا سِرُّ النَّبِيِّيْنَ اور میم محمدؐ کی ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ اور مناقب ابن شہر آشوب میں ہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ میں چار لفظ ہیں۔ بسم سے بے اور اللہ سے الف اور الرحمٰن سے ح اور الرحیم سے الف لے لیا جائے تو اُن کے اعداد بارہ ہوتے ہیں موافق اعداد آئمہ اثنا عشر کے اول اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں تین میم ہیں اور اماموں میں بھی تین محمد ہیں اور پھر اس بسم اللہ میں چار لام ہیں اور

اماموں میں بھی چار علی ہیں اور اس میں بھی جو دو ح ہیں وہ دلالت کرتی ہے دو حسن پر اور جو یے ہے دلالت کرتی ہے حسین پر اور جو "ر" ہے وہ دلالت کرتی ہے جعفر پر اور سین دلالت کرتا ہے موسیٰ پر پس بارہویں امام کا نام اس میں مخفی ہے اور یہ بھی ایک سر ہے۔ اسرار خدا سے اللھم صل علی محمد و آل محمد۔

لفظ اللہ اور اُس کے نکات

خدا فرماتا ہے الحمد لِلّٰہ اللہ نام ہے خدا کا ایسا خدا کہ جس کی ذات واجب الوجود ہے اور جو جامع ہے جمیع صفات کمالیہ جلالیہ الٰہیہ کا۔ اس نام میں جو کہنہ و اسرار ہیں اُن کو تمام و کمال کوئی نہیں جان سکتا۔ دیکھئے اللہ میں چار حروف ہیں۔ الف اور دو لام اور ہ۔ پس اللہ میں سے اگر پہلا حرف یعنی الف گرا دیا جائے تو للہ پڑھا جائے گا جس سے اس کی ذات سمجھی جاتی ہے۔ يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اور اگر دو حروف گرا دیئے جائیں تو لہ پڑھا جائے گا اس سے بھی اُسی کی ذات سمجھی جائے گی۔ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ اور اگر تین حروف گرا دیئے جائیں تو ھو پڑھا جائے گا۔ اس سے بھی اُسی کی ذات معلوم ہوگی لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اگر درمیان کے حروف گرا کے اول و آخر کے حروف باقی رکھیں تو آہ باقی رہ جائے گا اور آہ بھی ایک نام ہے نامہائے خدا سے۔ حدیث میں ہے کہ جو مریض آہ کرتا ہے وہ خدا کا نام لیتا ہے اور اللہ کا لفظ ایسا ہے کہ اُسی کے لئے یہ بات مخصوص ہے کہ حروف ندا کے عوض میں اُس کے آخر میں میم زیادہ کردیتے ہیں اور یا اللہ کی جگہ پر اللھم کہتے ہیں۔

صراط کے معنی میں اختلاف

منقول ہے کہ بعد انتقال جناب رسالتمآبؐ کے قیصر روم کی طرف سے ایک سفیر آیا اور اُس نے لوگوں کے بنائے ہوئے خلیفہ سے سوال کیا کہ تم لوگ کہتے ہو کہ ہم راہ حق پر ہیں تو پھر ہر نماز میں یہ کیوں کہتے ہو اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ خلیفہ سے کچھ جواب بن نہ آیا۔ جب اُس نے جناب امیرؑ سے پوچھا تو فرمایا کہ اِهْدِنَا کے معنی ثَبِّتْنَا عَلَيْهِ کے ہیں یعنی ہم کو مدت العمر راہ حق پر باقی رکھ صِرَاطِ مُسْتَقِيْم کے معنی میں اختلاف ہے۔ بعضے

کہتے ہیں کہ صراط سے مراد وہ پل ہے جو جہنم کے اوپر بنا ہوا ہے ایک سرا اُس کا میدان حشر میں ہے اور دوسرا دروازۂ بہشت پر ہے۔ کوئی نبی یا ولی یا سوائے اُن کے دوسرا کوئی ایسا نہ ہوگا جو اُس پر سے عبور نہ کرے جیسا کہ خدا فرماتا ہے وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا کوئی تم میں ایسا نہیں ہے جو جہنم پر وارد نہ ہو اور اُس پر سے نہ گزرے کیونکہ پل صراط اسی پر ہے یہ تمہارے خدا کا حکم ہو چکا ہے اور طے شدہ معاملہ ہے الحاصل وہ پل ایسا ہے کہ اُس میں ہزار سال کی راہ چڑھاؤ ہے اور ہزار سال کی راہ برابر ہے اور ہزار سال کی راہ اُتار ہے۔ اُس پر سے بعضے مثل برق کے گزر جائیں گے بعضے مثل گھوڑے کے دوڑ کر جائیں گے بعضے مثل پیدل کے گزریں گے' بعضے افتان وخیزاں۔ بعضے ہاتھ پاؤں سے چلیں گے۔ بہت سے لوگ جہنم میں گر پڑیں گے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ صراط سے مراد قرآن مجید ہے اور بعضوں نے راہِ جنت اور بعضوں نے راہِ حق اور بعضوں نے اسلام اور بعضوں نے دین محمدی مراد لیا ہے اور معانی الاخبار میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ وہ حضرت فرماتے ہیں کہ صراط سے مراد وہ راہ ہے جس سے خدا کی معرفت حاصل ہو اور صراط دو ہیں ایک صراط دُنیا دوسرے صراط آخرت' صراط دُنیا امام ہیں جن کی اطاعت اور ان کا پہچاننا اہل دنیا پر واجب ہے جو ان کی پیروی کرے گا وہ پل صراط پر سے جو جہنم کے اوپر بنا ہے گزر جائے گا اور جو امام کو نہ پہچانے گا اس کا قدم صراط آخرت میں لغزش کرے گا اور جہنم میں گر پڑے گا دیکھئے الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ میں چودہ حروف ہیں بعدد چودہ معصومؑ کے اُس سے معلوم ہوا کہ چودہ معصومین کی جو راہ ہے وہ راہ نجات ہے۔

حروف مقطعات قرآنی

دیکھئے حروف مقطعات قرآنی جو اوائل میں سورتوں کے ہیں اُن میں سے وہ حروف جو مکرر ہیں اگر گرا دیئے جائیں تو یہ عبارت پیدا ہوتی ہے۔ صِرَاطُ عَلِيٍّ حَقٌّ نُمْسِكُهُ یعنی راہ علی حق ہے اُس کے ساتھ ہم تمسک کرتے ہیں۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ یعنی مجھے راہ دکھا اُن لوگوں کی جن پر تو نے نعمتیں بھیجی ہیں۔ پس مراد اُن لوگوں سے خاتم النبیینؐ اور اُن کے اہل بیتؑ طاہرین اور محبان امیر المومنینؑ ہیں۔

لفظ انعمت میں نکات

دیکھئے انعمت میں پانچ حروف ہیں ہر حرف اشارہ ہے ایک اصل کی طرف اصول دین سے یعنی توحید' عدل' نبوت' امامت' معاد اور ان اصول خمسہ کی تکمیل امامت سے شروع ہوتی ہے۔ امامت پہلا زینہ ہے ترقی مدارج عالیہ کا جب امام کو پہچانا تو نبی کو بھی پہچانا اسی سبب سے اَنْعَمْتَ میں جو الف ہے وہ اشارہ ہے امامت کی طرف اور نون سے مراد نبوت ہے اور عین سے مراد عدل اور میم سے معاد اور ت سے توحید باری تعالیٰ مراد ہے اور اس نعمت کی یعنی اصولِ دین کی تکمیل روز غدیر خم ہوئی جیسا کہ خدا نے قرآن میں فرمایا ہے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا جب غدیر خم میں رسولؐ خدا نے جناب امیرؑ کو بموجب حکم خدا اپنا خلیفہ و جانشین قرار دیا اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی یعنی آج کے روز ہم نے دین کو تمہارے واسطے کامل کیا اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کیا اور تم لوگوں سے دین اسلام پر راضی ہوا۔ دیکھئے جس دین سے خدا راضی ہوا وہی دین مرتضٰی ہے اُسی دین کی اور اُسی راہِ حق پر باقی رہنے کی ہم لوگ ہر نماز میں دعا مانگتے ہیں اور کہتے ہیں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔

مغضوب علیھم اور ضالین سے مراد

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ یعنی مت دکھا راہ اُن لوگوں کی جن پر تو نے غضب کیا اور نہ راہ اُن لوگوں کی جو گمراہ ہیں۔ اکثر مفسرین نے مغضوب علیھم سے یہود اور ضالین سے نصاریٰ مراد لیا ہے۔ مگر تفسیر اہل بیت میں ان سے مراد دشمنان آل محمد ہیں۔ جنہوں نے اُن پر ظلم کئے اور ضالین سے مراد وہ افراد جنہوں نے آل محمدؐ کی امامت میں شک کیا اور اپنے امام کو نہ پہچانا۔

عملیات سورۃ فاتحہ

پہلے اس سورہ سے متعلق اہم باتیں معلوم ہونی چاہئیں کچھ ذکر پہلے ہوا کچھ ذکر

اب تفصیل سے کریں گے۔

سورۃ فاتحہ کی تفسیر

فاتحہ کے معنی ایسی چیز جس سے شروع کیا جائے کیونکہ قرآن مجید کا آغاز اسی سورہ سے ہوتا ہے اس لئے اس کو "فاتحۃ الکتاب" کہا جاتا ہے کہا گیا ہے کہ یہ سورۃ دو مرتبہ نازل ہوا ہے۔ ایک مرتبہ مکہ میں اور دوسری مرتبہ مدینہ میں۔ لیکن حقیقتاً یہ مکی سورۃ ہے۔ صرف سورۃ علق کی ابتدائی پانچ آیات اس سے پہلے اُتری تھیں اس سورۃ کے کئی نام ہیں۔ اُم الکتاب اور اساس یعنی قرآن مجید کی بنیاد۔

☆ الشفاء یعنی آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ سورۃ موت کے علاوہ ہر مرض کیلئے شفا ہے۔

☆ السبع اس سورۃ میں کل آیتیں سات ہیں اور سبع کے معنی بھی سات ہیں۔

☆ مثانی یعنی (1) یہ سورۃ دو مرتبہ نازل ہوئی۔

(2) یہ سورۃ ہر نماز میں دو مرتبہ پڑھا جاتا ہے وغیرہ۔

☆ الحمد یعنی اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان ہوئی ہے اس لئے اس کو سورۃ الحمد کہا جاتا ہے۔

☆ الوافیہ یعنی 'پورا۔ کیونکہ ہر نماز میں' سنت ہو یا واجب' اس کا پورا پڑھنا لازم ہے۔

☆ کافیہ یعنی یہ سورۃ سنتی نماز میں تنہا کافی ہوتا ہے اور بعض مواقع پر واجبی نمازوں میں بھی تنہا کافی ہوسکتا ہے۔

☆ سورۃ الکنز یعنی' اس سورۃ میں "خزانے" پوشیدہ ہیں۔

سورۃ فاتحہ کی فضیلت

"انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا" میں ہے کہ "حمد خدا کی یہ زبردست مناجات' سلیس اتنی کہ مزید تشریح سے بے نیاز' اس پر معنویت سے لبریز۔" (جلد 15 صفحہ 1903 اشاعت 11)

امیر المومنین ابو الائمہ حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ نے اس سورۃ کی فضیلت میں فرمایا ہے کہ "تمام آسمانی کتابوں کا علم قرآن مجید میں ہے اور پورے قرآن مجید کا علم سورۃ

فاتحہ میں اور جو کچھ سورۃ فاتحہ (سورۃ حمد) میں ہے وہ سب کا سب آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں ہے اور جو کچھ آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں ہے وہ "ب" (باء) بسم اللہ میں ہے اور جو کچھ ب (باء) میں ہے وہ "ب" (باء) کے نیچے نقطے میں اور میں "ب" کے نیچے کا نقطہ ہوں۔ (ینابیع المودۃ صفحہ 88,87۔ خزینۃ الجواہر صفحہ 436)

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۝﴾

آیت نمبر 1: حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم جہنم کی آگ کیلئے "ڈھال" ہے۔ قرآن مجید میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ "عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَةَ" (اُس (جہنم) پر اُنیس فرشتے نگراں ہیں) (سورۃ مدثر پارہ 29 آیت 30) اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے حروف بھی انیس ہیں اس لئے اس کے پڑھنے سے اس کا ہر ہر حروف جہنم کی آگ سے نجات دلاتا ہے۔

حضرت علیؑ ہر سورۃ سے پہلے اس آیت کو ہر نماز میں باآوازِ بلند تلاوت فرماتے۔

(تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی)

یہ آیت اتنی ہی مرتبہ اُتری ہے کہ جتنی سورہ اُتری ہیں سوائے سورۃ توبہ کے اور آئمہ اہل بیت کے نزدیک بسم اللہ ہر سورۃ کا جزو ہے' سوائے سورۃ توبہ کے۔ قاریانِ کوفہ اور امام شافعی بھی اسی کے قائل ہیں (غرائب القرآن نیشاپوری صفحہ 28 جلد 1)

فوائد

کام کی ابتداء اس آیت سے کرنے سے (1) خدا کی تائید و مدد حاصل ہو جاتی ہے۔ (2) غرور و نخوت کا سر جھکتا ہے۔ (3) دِلوں کی ہمتیں بلند ہوتی ہیں (4) خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔ (5) خود اعتمادی اور خدا اعتمادی دونوں کو ملاتی ہے۔ (6) اِسی طرح خودی اور بے خودی دونوں کو سمو دیا گیا ہے۔ (7) خدا سے نیاز مندی کا اظہار ہوتا ہے۔ (8) خداوند عالم کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

معنی

بسم اللہ کے معنی امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے یہ بتائے ہیں کہ اَسْتَعِیْنُ عَلٰی اُمُوْرِ کُلِّھَا بِاللّٰہ" (یعنی میں اپنے تمام معاملات میں خدا سے مدد طلب کرتا ہوں) (کتاب التوحید شیخ صدوقؒ)

الفاظ کی تشریح

اللہ کا لفظ خدا کا اسمِ ذات ہے جو اُس کی تمام صفات کا جامع ہے اور رحمٰن و رحیم خدا کی اہم ترین صفات ہیں جو رحم سے مشتق ہے اور مبالغہ ہیں۔ یعنی وصف کی شدت اور قوت کو بتاتے ہیں۔ رحمٰن کا اطلاق صرف ذات خدا پر ہوتا ہے اور رحیم کا اطلاق غیر خدا پر بھی ہوسکتا ہے۔ (امام راغب اصفہانی) رحمٰن بتقاضائے ربوبیت تمام کائنات سے متعلق ہے، جس میں مومن و کافر میں کوئی فرق نہیں اور رحیم اُس رحمت کے اظہار کے لئے ہے جو خاص توجہ اور عنایت سے متعلق ہوتی ہے۔ اس لئے صرف مومنین سے مخصوص ہے جس کا پورا اظہار آخرت میں ہوگا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا "رحمٰن اسم خاص ہے صفت عام کے لئے اور "رحیم" اسم عام ہے صفت خاص کے لئے (مجمع البیان)

- گویا "رحمٰن" کے معنی ہیں سب کو فیض پہنچانے والا اور "رحیم" کے معنی خاص کر مومنین پر [illegible] مسلسل رحم کرنے والا۔" ([illegible])
- [illegible]

الحمد للہ رب العلمین (حمد)

آیت نمبر 2: عربی میں "مدح" اور "حمد" میں فرق ہے۔ "مدح" غیر ذی شعور چیزوں کو بھی ہوسکتی ہے۔ جیسے موتیوں کی چمک، سبزہ کی لہک، پانی کی روانی، حسین جوانی، سورج کی درخشانی وغیرہ۔ یہ تعریفیں "مدح" ہیں، حمد نہیں کیونکہ "حمد" صرف ایسی ذات ہی کی ہوسکتی ہے جس کے افعال اختیاری ہوں اور شکر کے معنی تعریف کے نہیں بلکہ اس کے معنی "احسان" کا اعتراف اور نعمت کی قدر کرنا ہوتا ہے، خواہ قولی ہو یا فعلی ہو۔ اگر یہ اعتراف تعریف کی شکل میں ہو تو کہا جائے گا "الحمد للہ شکرا" یعنی اُس اللہ کی تعریف کرتا ہوں، اُس کے احسانات کا اعتراف کرتے ہوئے یہ کہنا کہ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، اسی لئے درست ہے کہ ہر حسن، ہر کمال، ہر جمال کا اصل خالق و مالک خدا ہے۔ کسی شاعر کے شعر کی تعریف بھی حقیقتاً خدا ہی کی تعریف ہے، کیونکہ اُس نے ہی شاعر کو یہ صلاحیت عطا فرمائی کہ وہ ایسے حسین شعر کہہ سکا۔ بقول میر انیس:

ہر رنگ میں جلوہ ہے تری قدرت کا
جس پھول کو سونگھتا ہوں بو تیری ہے

رب

[illegible]

عالمین

[illegible]

جتنے سورج اور اُن کے نظام ہیں سب عالمین میں شامل ہیں۔ اب بہت سی دنیاؤں کا تصور سمجھنا آسان ہوگیا ہے۔

☆ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ نے ایک لاکھ آدم پیدا کئے ...... اور اٹھارہ ہزار عالم پیدا کئے اور تمہاری دُنیا اُنہی کا ایک عالم ہے۔'' (مماجزۃ للاوائل صفحہ 239۔ مصر)

☆ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ''خدا نے ہزار ہزار عالم پیدا کئے ہیں اور ہزار ہزار آدم بھی۔'' (خصال شیخ صدوقؒ)

☆ ''یہ سورج کروڑ در کروڑ سورجوں میں ایک ہے جن میں ہر ایک سورج کا دوسرے سورج سے فاصلہ روشنی کی رفتار سے کئی کئی سال کا ہے۔ خود کہکشاں اپنے احاطے کے ساتھ کروڑوں در کروڑ عالموں میں ایک ہے، جن میں ہر ایک کا طول و عرض ہزار ہزار سال کی مسافت پر ہے۔''

رحمٰن ورحیم: کی تفسیر گزشتہ صفحات پر تحریر کی جاچکی ہے۔

مٰلِکِ یَومِ الدِّین

آیت نمبر 4: ''دین'' کے یہاں معنی ''بدلہ'' کے ہیں۔ یعنی اعمال کا بدلہ۔ اچھے عمل کے بدلے کو جزا اور برے عمل کے بدلے کو سزا کہتے ہیں۔ جزا وسزا کا نظام' نظام ربوبیت اور رحمانیت کا تقاضا ہے۔ یہ حکمت اور عدالت کا بھی تقاضا ہے تاکہ مومنین اور اطاعت کرنے والوں کو خصوصی تحفہ عطا ہو سکے۔ نیکوں اور بروں کا فرق معلوم (ظاہر) ہو سکے۔ نیکی کا اچھا بدلہ اور برائی کا برا بدلہ مل سکے۔

دُنیا میں بھی خدا ہی مالک ہے مگر یہاں محدود پیمانے پر مخلوق بھی مالکیت کا دعویٰ کر سکتی ہے لیکن قیامت کے دن کوئی دوسرا مالک ہونے کا دعویدار نہ ہوگا۔ وہاں وہی (خدا) فیصلہ کرنے والا ہوگا۔ اس لئے کسی قسم کی کوئی زیادتی کا تصور بھی نہیں ہوسکتا۔

اِیَّاکَ نَعبُدُ وَ اِیَّاکَ نَستَعِین

آیت نمبر 5: عبادت کے معنی اظہارِ انکساری وتذلل اور حکم ماننے کے ہیں۔ اگر کسی کی تعظیم اس لئے کی جائے کہ خدا نے حکم دیا ہے تو اُس شخص کی تو وہ تعظیم ہوگی مگر یہ عبادتِ خدا قرار پائے گی نہ اُس کی عبادت۔

اِس آیت سے ثابت ہوا کہ مدد خدا ہی سے مانگنی چاہئے کیونکہ وہی حقیقی مددگار ہے لیکن خدا کے بندوں سے یہ سمجھ کر مدد مانگنا کہ یہ خدا ہی کے پیدا کئے ہوئے اسباب ہیں' جائز ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں سے مدد مانگتے ہیں۔ مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ (کون ہے جو اللہ کی راہ میں میری مدد کرے؟) (آلِ عمران) پھر خود خداوندِ عالم مومنوں سے مدد کا طالب ہے: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ (سورۃ محمد) یعنی ''اے ایمان والو! اگر تم اللہ کی مدد کروگے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا۔'' غور طلب مسئلہ ہے کہ جب خود اللہ مومنوں سے مدد کا طالب ہے جبکہ اُسے قطعاً کسی کی مدد کی ضرورت نہیں ہے تاہم یہ بھی سبب اور ذریعہ مدد ہے جو ہمارے لئے حجت ہے کہ ہم بھی اللہ کے بندوں سے مدد مانگ سکتے ہیں۔ یعنی جب عام لوگوں یا مومنوں سے اسباب اور سنت خدا سمجھ کر مدد مانگنا جائز ہے تو اولیاء اور اوصیاء سے مدد مانگنا تو عین خدا سے مدد مانگنے کے مترادف ہے۔

غالب ندیم دوست آتی ہے بوئے دوست
مشغولِ حق ہوں بندگی بو تراب میں

''صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں'' کا مطلب یہ ہے کہ ''تجھ سے بے نیاز ہوکر ہم کسی کو اپنا مددگار نہیں سمجھتے۔ یعنی جس سے بھی مدد مانگ رہے ہیں اُس کو صرف اور صرف ظاہری سبب سمجھ کر' جس کو خدا ہی نے ایک سبب قرار دیا ہے۔ جسے پیاس لگتی ہے تو وہ چشمے اور پانی سے مدد طلب کرتا ہے مگر پس پردہ دل کی گہرائیوں میں ایک حقیقی طاقت کا احساس زندہ رہتا ہے کہ اس نے چشمے اور پانی کو یہ صلاحیت عطا فرمائی کہ وہ پیاس بجھانے کا سبب قرار

پائے۔اسی لئے مسلمان پانی پی کر ''الحمد للہ'' کہتا ہے کہ وسائل تو اللہ کے مقرر کردہ ہیں اور اصل مرکز اعانت ذات خدا ہے۔غرض عالم اسباب میں اسباب کی نفی خدا کے منصوبے کو رد کرنے کے مترادف ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ''جس وقت بندہ یہ آیت نماز میں پڑھتا ہے تو اُس وقت خدا اور بندے کے درمیان جس قدر بھی حجاب ہوتے ہیں وہ سب کے سب درمیان سے اُٹھا دیئے جاتے ہیں۔''

اسی لئے ''حمد و ثناء'' کے بعد جب وہ مخاطب کے صیغے استعمال کرتا ہے یعنی یہ کہتا ہے کہ ''ہم صرف تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔''

نیز ملاحظہ فرمائیں مسلمان خدا کی بارگاہ میں ''میں'' نہیں کہتا' بلکہ ''ہم'' کہتا ہے۔اس میں تمام عالم انسانیت کی نمائندگی ہے اور اپنی انانیت کی نفی بھی۔اپنی ذات کو قابل ذکر تک نہ قرار دیکر راہنمائی عجز و انکساری بھی ہے اور خود غرضی کی نفی بھی اور عبادت کے ذکر کے فوراً بعد مدد طلب کرنے کے معنی یہ بھی ہیں کہ ہم تیری عبادت میں بھی تیری ہی مدد اور دستگیری کے محتاج ہیں۔مگر پہلے بندگی کا ذکر کر کے پھر مدد طلب کرنا بتاتا ہے کہ پہلے امکانی کوشش بندہ خود کرے پھر خدا سے طالب امداد ہو۔محققین نے نتیجہ نکالا کہ انسانی افعال مخلوق الٰہی نہیں ہیں اور نہ اہل مطلق العنان ہیں۔یہ جبر و اختیار کا درمیانی نقطہ ہے نہ جبر ہے' نہ اختیار' معاملہ دونوں کے درمیان ہے۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ

آیت نمبر 6: عربی زبان میں کسی کھڑے ہوئے انسان کو ''قُم'' کہنے کے معنی ''کھڑے رہو'' ہوتے ہیں اور کھاتے ہوئے آدمیوں سے ''کُلُوا'' کہنے کے معنی ''کھاتے رہو'' کے ہوتے ہیں۔اسی طرح ''اِھْدِ'' ''ہدایت فرما کے معنی ''ہدایت فرماتا رہ'' ہوں گے۔امیر المومنین باب مدینۃ العلم حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ہدایت فرما کے معنی ''ہمیں

سیدھے راستے پر قائم رکھ''۔

حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا ''اس میں تین باتوں کے لئے دعا کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔(1) خدا کے دین کی طرف ہدایت کرنے کی۔(2) خدا تک پہنچنے کا ذریعہ عطا کرنے کی۔(3) خدا کی ذات اور اُن کی کبریائی کی' عظمت کی' معرفت میں ترقی دینے کی۔(تفسیر برہان جلد 1 صفحہ 43)

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا ''اِھْدِنَا'' کے معنی ''اپنی اُس توفیق کو آئندہ بھی میرے ساتھ باقی رکھنا جس کے سبب سے میں نے آج تک تیری فرمانبرداری کی'' یہی وہ توفیق ہے جس کے سبب سے بندہ ہر چیز اور ہر کامیابی سے ہمکنار رہتا ہے۔یاد رہے کہ اب بھی راستے پر چلنا خود اُس کا ہی ذاتی عمل ہوتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ''الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ'' سے مراد (1) وہ راستہ جو خدا کی محبت تک لے جانے والا ہے (2) خدا کی جنت تک پہنچانے والا ہے (3) جو ہم کو ہر اُس بات سے روکنے والا ہے کہ جس کے سبب سے ہم اپنی نفسانی خواہشوں کی پیروی کر کے زحمتوں اور مشقتوں میں گرفتار ہو جائیں اور اپنی رائے پر چل کر ہلاک ہو جائیں (4) یہ وہ راستہ ہے جو معرفت خداوندی تک پہنچانے والا ہے۔(5) اس راستے سے مراد وہ امام ہے جس کی اطاعت اللہ کی طرف سے فرض ہے۔یعنی امام کی معرفت کا راستہ۔''

حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: ''سیدھے راستے سے مراد (6) وہ راستہ جو غلو کی حد سے پیچھے ہو اور کمی کے راستے سے بلند ہو۔'' (7) حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ''الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ'' سے مراد ''حضرت علیؑ'' اور اُن کی معرفت ہے۔'' (تفسیر علی بن ابراہیم)

حقیقتاً یہ سب کے سب معنی ایک ہی معنی کی مختلف تعبیریں ہیں اور سب کی حقیقت ایک ہی ہے۔ (غرائب القرآن)

(8) کیونکہ کمال کی انتہا نہیں ہوتی' اس لئے رسول اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی

فرمائش پر دعاء مانگی۔ ''رَبِّ زِدْنِی عِلْماً ''یعنی ''میرے پالنے والے میرا علم بڑھا دے'' اِس لئے کہ ہر بلند تر منزل صراطِ مستقیم ہی کا ایک درجہ ہے۔ لہٰذا یہ دعا بھی مسلسل ہوگی کہ بلند سے بلند تر منزل کی ہدایت فرماتا رہ تاکہ عبدیت کی اعلیٰ سے اعلیٰ منزل تک یہ سفرِ تکامل جاری وساری رہے۔

صِراطَ الَّذِینَ اَنعَمتَ عَلَیهِم غَیرِ المَغضُوبِ عَلَیهِم وَلَا الضَّآلِّینَ ٥

آیت نمبر 7: اُن لوگوں[1] کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا' نہ اُن کا (راستہ) جن پر (تیرا) غضب ہے اور نہ اُن کا جو بھٹکے ہوئے ہیں۔

[1] (یعنی انبیاء' صدیقین (صدیقین یعنی جو قول و عمل میں سچے ہیں' شہداء اور صالحین (صالحین یعنی نیک بندے)

☆ خلاصہ یہ ہے کہ صراطِ مستقیم یعنی ''سیدھا راستہ'' سے مراد صاحبانِ نعمت تک رسائی' اُن سے محبت' اُن کی معرفت' قلبی اور عملی وابستگی اور اُن کے طریقہ زندگی کو اختیار کرنا۔

محققین نے یہ نتیجہ نکالا کہ: ہدایت کے لئے قرآن کافی نہیں' صاحبانِ نعمت کا دامن پکڑنا (عملی وابستگی) ہی ہدایت ہے۔ اس لئے حضورِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

''میں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں (۱) قرآن' جو اللہ کی کتاب ہے (۲) میری عترت اہل بیت۔ جب تک تم اِن دونوں سے تمسک اختیار کیے رہو گے تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے اور یہ دونوں کبھی ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوضِ کوثر پر پلٹ آئیں۔'' (صحیح مسلم شریف)

غرض ''نعمت'' سے مراد جاہ و مالِ دنیا یا زر' زمین' زن نہیں' نعمت سے مراد وہ ہدایت اور توفیق ہے جو خدا کے اطاعت گزاروں کے شاملِ حال رہی ہے۔ (معانی الاخبار

حدیث از علیؑ ابن ابی طالبؑ)

یہی صاحبانِ نعمت بندے' خدا اور بندے کے درمیان واسطہ ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو سورۂ حمد میں عبد و معبود کے درمیان خدا اُن بندوں کا ذکر نہ فرماتا۔ اِسی لئے مرشد تھانوی نے لکھا ''صراطِ مستقیم میسر نہیں ہوتا بغیر اس کے کہ پیروی اہلِ صراطِ مستقیم کی کی جائے اور اِس کے لئے محض اوراقِ کتب کافی نہیں۔'' (تفسیر ماجدی)

صاحبانِ نعمت بندے کون ہیں؟

خداوند عالم ایسے بندوں کی نشاندہی قرآن مجید میں اس طرح فرماتا ہے۔

وَمَن یُطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُولَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِینَ اَنعَمَ اللّٰہُ عَلَیهِم مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیقِینَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِینَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیقًا٥ (سورۃ النساء آیت 69)

(اور جو اللہ اور اُس کے رسولؐ کی اطاعت کریں تو یہ اُن کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام و احسان کیا ہے۔ (۱) انبیاءؑ (۲) صدیقین (۳) شہداء (۴) صالحین

پھر ہدایت صرف صاحبانِ نعمت تک رسائی ہی کا نام نہیں' ثباتی پہلو کے ساتھ ساتھ سلبی پہلو بھی ضروری ہے۔ یعنی اُن اشخاص اور جماعتوں سے بیزاری اور قطع تعلق بھی ضروری ہے جو صراطِ مستقیم سے دوری کا باعث ہیں۔ انہی صاحبانِ نعمت سے تعلق جوڑے رہنے کو دین کی اصطلاح میں ''تولا'' اور اللہ کے مغضوب اور گمراہ لوگوں سے قطع تعلق کو ''تبرا'' کہتے ہیں۔ حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ''مغضوب علیھم'' یعنی جن پر خدا کا غضب ہوا۔ مراد اہل بیتؑ رسولؐ سے دشمنی کا اظہار کرنے والے ہیں اور ضالین یعنی گمراہوں سے مراد وہ شکوک و اوہام میں مبتلا لوگ ہیں جو معرفتِ امام نہیں رکھتے۔ (تفسیر علی بن ابراہیم)

☆ بعض روایات میں ''مغضوب علیھم'' سے مراد یہودی اور ''ضالین'' گمراہوں سے مراد نصرانی بھی ہیں۔

غرض صاحبانِ نعمت چار قسم کے لوگ ہیں (۱) ''نبیین'' جو خدا کے پیغام لانے والے اور اُس کا پیغام پہنچانے والے ہیں۔ خدا اپنے علم کی بناء پر اُن کا انتخاب فرماتا ہے

(2) "صدیقین" جو قول وعمل کے سچے اور کھرے ہیں۔ ہمیشہ ہر بات سچ اور ہر کام سچائی و خلوصِ دل سے انجام دیتے ہیں۔ اُن کے سید وسردار حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں' جنہوں نے کبھی غیر اللہ کے سامنے سر نہ جھکایا اور قول وعمل کے ایسے سچے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

☆ کل میں اُس کو علم دوں گا' جو مرد ہوگا' جو خدا اور اُس کے رسول کو دوست رکھتا ہوگا اور خدا اور اُس کا رسولؐ اُس کو دوست رکھتے ہونگے۔" (صحیح بخاری شریف) اور حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

☆ "علیؑ کا ذکر کرنا بھی عبادت ہے"۔ یہ حدیث غیر مشروط ہے۔ یعنی علیؑ کا کوئی عمل ایسا نہیں جو خدا کی مرضی کے خلاف ہو۔ اگر ایک قول یا عمل بھی خدا کی مرضی کے خلاف ہوتا تو مطلقاً علیؑ کا ذکر عبادت نہ قرار پا سکتا تھا۔ اسی لئے تو امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا "انا صدیق الاکبر" یعنی میں صدیق اکبر ہوں۔

عالم اسلام آج بھی صرف حضرت علی علیہ السلام کو کرم اللہ وجہ کہتا ہے۔ یعنی "اللہ نے اُن کے چہرے کو غیر اللہ کے سامنے جھکنے سے محفوظ اور مکرم رکھا۔" اعلیٰ ترین معنی میں تو صدیق کے مصداق حضرت علیؑ اور آئمہ معصومین ہیں۔ لیکن ہر وہ شخص جو قول وفعل میں جتنا سچا ہوگا اتنا ہی صدیق ہوگا۔ کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "بندہ سچ بولتا رہتا ہے' سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ خدا اُس کو صدیقین میں لکھ دیتا ہے۔" خاص کر کاروباری معاملات میں سچ بولنے والا یقیناً صدیق ہے۔ کیونکہ وہ نقصان اُٹھا کر سچ بولتا ہے۔

(3) تیسرا گروہ "شہداء" کا ہے۔ جو خدا کی راہ میں جان دیکر اپنے خون سے اپنی گواہی کو ثابت کرتے ہیں۔ اس گروہ میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو مالی' جسمانی اور دماغی قربانیاں حق کے لئے دیتے ہیں اور (4) "صالحین" سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے نیک اعمال اُن کے بُرے اعمال پر غالب ہوں جیسا کہ قرآن مجید میں ارشادِ رب العزت ہے: "جس کے نیک عمل (برے اعمال پر) بھاری ہوں گے وہ اُس زندگی میں ہوگا جس سے وہ خوش ہوگا۔"

شہداء کے سید وسردار امام حسنؑ وامام حسینؑ ہیں کیونکہ اُن کی شہادت گویا رسولؐ کی شہادت ہے اور اُن کو حضور اکرم ﷺ نے "جنت کے جوانوں کے سردار" فرمایا ہے۔ اُن

کی بیش بہا قربانیاں عالمین میں آشکار ہیں۔ خدا نے قربانی کا معیار پیش فرمایا ہے۔ "لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ" (آل عمران 3 آیت 92) یعنی (تم ہرگز ہرگز نیکی تک نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ تم اُس شے میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ نہ کردو جو تمہیں محبوب ہے)

حضرت امام حسین علیہ السلام نے "اُس میں سے کچھ" نہیں بلکہ "سب کچھ" اللہ کی راہ میں قربان کر دیا۔ گویا قرآنی معیار سے بھی اُن کی قربانی بلند تر ثابت ہوئی۔ بقول شاعر

اہل بیتؑ پاک کے ہر سانس کو اے مدعی
ہاں ملا کر دیکھ لے آیاتِ قرآنی کے ساتھ

اور تمام امت کے صالحین کے سید وسردار اہل بیت رسولؐ کے امامؑ ہیں' کیونکہ وہ معصوم ہیں اور منصوص من اللہ ہیں وہ ہر گناہ سے پاک ہیں اُن کی نیکیاں ضرب المثل ہیں۔ صاحب "تحفہ" تک نے لکھا ہے "اگر امام کے معنی سب سے آگے ہونے کے ہیں تو اِس معنی میں "آلِ محمدؐ" ہی ساری اُمت کے امام ہیں اِس لئے کہ ہر ہر نیکی میں وہ ساری امت سے آگے بڑھے ہوئے ہیں۔

سورۃ اخلاص اور آئمہ طاھرین

قرآن پاک میں آیات محکمات بھی ہیں۔ متشابہات بھی۔ صرف ایک سورہ ایسی ہے۔ جس میں کوئی تشابہہ نہیں۔ جو الفاظ ہیں اور ان کے جو معانی ہیں وہی ہیں دوسرا معنی نہیں ہوسکتا۔ یہ سورۃ توحید پر دلالت کرتی ہے۔ اسے سورۃ اخلاص بھی کہتے ہیں۔

علامہ اقبال نے اپنی مثنوی میں فرزندِ رسول حضرت امام حسینؑ کے متعلق ارشاد فرمایا۔

درمیان اُمت آن کیواں جناب
ہمچو حرفِ قل ھو اللہ در کتاب

امت میں حضرت امام حسینؑ کا مقام اس طرح ہے جیسے قرآن پاک میں قل ھواللہ ہے۔

یعنی اُمت میں حضرت امام حسینؑ محکم اور کتاب یعنی قرآن میں سورۃ قل ھواللہ محکم۔ باقی سب متشابہات۔ صرف دو محکم ذات احدیت اور حسینؑ۔ مولانا روم نے اپنی مثنوی میں مولائے کائنات کے متعلق لکھا۔

از علیؑ آموز اخلاص عمل
شیر حق راداں منزہ از دغل

اگر اخلاص عمل سیکھنا ہے تو حضرت علیؑ سے سیکھو وہ شیر حق ہیں مکروفریب سے اُن کا کوئی تعلق نہیں۔

ایک جنگ میں حضرت علیؑ نے ایک پہلوان کو پچھاڑا۔ اس کے سینے پر تلوار لیکر اُسے قتل کرنا چاہتے تھے کہ اُس نے مولاؑ کے چہرے پر اپنا لعاب (تھوک) پھینک دیا۔ حضرت علیؑ اس کے سینے سے اُتر گئے۔ تلوار پھینک دی۔ وہ شخص حیران رہ گیا کہ حضرت علیؑ نے مجھے چھوڑ دیا۔ مولاؑ نے فرمایا میں نے تلوار حق کے لئے بلند کی تھی تو نے مجھ سے گستاخی کی میرا نفس اِس میں شامل ہو گیا میں شیرِ حقّم نیسم شیری ھوی۔ شیر حق ہوں۔ نفس، قیاس، خواہشات کا شیر نہیں ہوں۔ اس لئے فعل من بر دین من باشد گواہ میرا فعل میرے دین پر گواہ ہے۔

شیر حقم نیستم شیر ھوی
فعل من بر دین من باشد گواہ

سرِ سورۃ الاخلاص

راز مخفی طاقت۔ حاجت روائی

اذا اردت حاجة من الحوائج فاذکر الاخلاص ۱۰۰۲ الف و اثنین ثم تتلو السر الثانی.

جب کسی انسان کی بہت سی حاجتیں ہوں اور وہ کسی حاجت کے متعلق پریشان ہو تو سورۃ اخلاص (توحید) 1002 (ایک ہزار دو مرتبہ) پڑھے اس کے بعد یہ دعا ورد کرے۔

ستر مرتبہ یہ دعا پڑھے۔

اللھم بحرمة سلسلھونا وسلسیات عشاء مصرعاً سلسلیم عشکور و نعم شکور معتسور سیعسور فما اسرعت یا اللہ

خط کشیدہ تین مرتبہ پڑھے۔ لکڑی/درخت کی تختی پر اس خاتم کو لکھیں۔ گھر کے صحن میں رکھیں جب تسخیر کی طلب ہو تو سات مرتبہ اس خاتم پر سورۃ اخلاص پڑھیں۔ خاتم یہ ہے:

قول

۱۱۴۲۱	۱۱۹۲۶	۱۱۲۱۹
۱۱۳۲۰	۱۱۵۲۲	۱۱۷۲۴
۱۱۸۲۵	۱۱۱۱۸	۱۱۶۲۳

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
عددھا ۳۳۳۳

اگر کوئی شخص غائب ہے اس کی واپسی کے لئے نقش کی خالی جگہ پر اپنا مدعا رقم کریں سورۃ اخلاص سات مرتبہ پڑھیں پھر اپنے سر پر یہ دعا سو مرتبہ پڑھیں اور خاتم نقش کو گھر میں لٹکا دیں۔

الدعا: قل ھو اللہ احد یا جامع العبید اللہ الصمد یا مسھل الشدید لم یلد یا ملین الحدید ولم یولد یا موسع الطریق ولم یکن لہ کفوا احد لک مخرج من الضیق الخالق و حدک الصادق و عدک اعطف عبدک علی عبدک الطالب لک.

اگر انتہائی پریشانی ہو تو خلوت میں سات دن یا تین دن مسلسل سورۃ اخلاص اور مندرجہ ذیل دعا کا ورد کریں۔ سورۃ اخلاص سو مرتبہ اور مندرجہ ذیل دعا 3333 (تین ہزار

تین سوتینتیس مرتبہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم یامن کرمہ لا یحد و قضاؤہ لا یرد وغیرہ لا یقصد و سواہ لا یعبد و صفتہ قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد و لم یولد و لم یکن لہ کفواً احد اقضی عنی الدین و اغننی من الفقر و اجعلنی من عبادک الصالحینo

اخلاص کے لئے یہ عمل:

گناہوں سے اجتناب ہو۔

317 مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھئے اور پھر یہ دعا پڑھیں۔

ربی بقل ھو اللہ احد و سرھا و سر اللہ الصمد و سر لم یلد و سر لم یولد و سر لم یکن لہ کفواً احد ھب لی ذری علوم الأولیاء وھب لی ما یرون من آلاء وھب لی مایرون من کرامۃ و خرق عادۃ فی کل لحظۃ وھب لی مابحوز للولایۃ من خیر فی البدء وفی الھایۃ وھب لی التجدید والتفرید وھب لی الشھود والمزیدo

پالنے والے تجھے اسی سورۃ کے مخفی امور، رازوں کا واسطہ مجھے اولیاء کے علوم عطا فرما۔ کرامت عطا فرما۔ ہر لحظہ خرق عادت ولائت سے عطا فرما۔ ہر شہر میں ولایت سے منسلک خیر عطا فرما۔ تجوید وتفرید اور شہود کی منزلیں عطا کر۔

وابعث قوۃ علی الطاعۃ — یا واحدا فی الذات والصفات

وھب لنا خوفا بہ احوز — تقواک مع برک کی الفوز

وصلی یا رب علی الرسول — وھب لنا اجابۃ السؤل

یا ربنا ببیتک الحرام — وحجہ والرکن والمقام

اجعل بلادنا بلاد الخصب — والخیر مع تیسیر قیل الکسب

وھب لنا فی البلاد العافیۃ — وفض علینا بالآلاء الضافیۃ

وردعنا جملۃ البلاء — مما فی الارض کان والسماء

اے اللہ جو اپنی ذات وصفات میں واحد ہے۔ مجھے طاعت کی قوت دے تقوئی عطا فرما۔ بحق رسالتمآبؐ اجابت سوال عطا کر۔ تجھے اپنے گھر رکن ومقام کا واسطہ ہمارے شہروں میں ہمارے لئے خیر، آسانیاں عطا فرما۔ عافیت عطا فرما۔ اپنی نعمتیں عطا فرما۔ زمین و آسمان کے راستے ہمارے رزق میں اضافے کیلئے کھولدے۔ بلیات سے نجات عطا فرما۔

اسرار سورۃ القدر (سورۃ قدر کے راز)

سورۃ قدر میں اشارہ ہے کہ اس میں امور خیر وبرکت نازل ہوتے ہیں۔ ملائکہ اور روح شب قدر میں امر لیکر نازل ہوتے ہیں یہ امر جس پر لیکر نازل ہوتے ہیں وہی اولی الامر ہے۔ اس امر سے مراد شریعت کا امر نہیں۔ دین کا امر نہیں۔ اس لئے کہ دین وشریعت مکمل ہو چکے۔ یہاں امر سے مراد زندگی، رزق، اولاد، اموال، قضا وقدر کا سوال ہے۔ جسے امر تکوینی کہتے ہیں۔ دور حاضر میں اولی الامر امام آخر الزمان صاحب العصر ہیں۔

عملیات کی منزل یوں ہوگی۔ اصغر علی اصغر

☆ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ:

ہم نے قرآن شب قدر میں نازل کیا۔

دعا یوں مانگیں: اے پالنے والے تو برکتیں نازل فرما۔ اپنی نعمتیں عطا فرما اور غلبہ و نصرت سے سرفراز فرما۔

اللھم انزلنی منزلا مبارکاً بالفخر و اغمسنی فی بحر نعمتک المظفر و انصرنی بسلطانک المطھر.

☆ وما ادرک ما لیلۃ القدر:

تجھے کیا معلوم کہ قدر کی رات کیا ہے؟

ربی قدرلی الخیر کلہ و اصرف عنی الشر کلہ فانک قضیت حاجتی یابک الفتاح بالرحمۃ والبشری

اے رب مجھے ہر طرح کا خیر عطا کر۔ شر سے بچا۔ میری حاجت پوری کر۔ اپنی

رحمت اور خوشخبری کے دروازے کھولدے۔

☆ ليلة القدر خير من الف شهر

شب قدر ہزار مہینوں سے افضل ہے۔

الهى اشهرلى سر اسمک الخفى المظهر واجعلنى فى رحمتک فى جنة وانهر خالدين فيها و منعم وفى نواحيها

اے اللہ اپنے پوشیدہ اسم کو میرے لئے ظاہر کردے اپنی رحمت سے نواز۔ نعمتیں عطا کر۔ ہمیشہ کے لئے جنت عطا ہو۔

☆ تنزل الملائكة والروح فيها باذن ربهم من كل امر سلام

ملائکہ اور الروح اس رات خدا کے اذن سے ہر امر لیکر نازل ہوتے ہیں۔ سلام

سلام يا رب من مصائب الدنيا و فتنتها والمضار واحفظنى يا رب من الحقد والمكر واجعلنى يا رب الى الطاعات والذكر

اے رب مجھے دنیا کے مصائب' فتنوں' نقصانات سے بچا مکر وفریب سے اپنی حفاظت میں رکھ اپنی اطاعت وذکر کی توفیق دے۔

☆ حى حتى مطلع الفجر:

یہ شب قدر مطلع الفجر تک ہے۔ اس کو چودہ مرتبہ پڑھیں۔

سورۃ قدر کی افادیت

(حاجت روائی کے لئے مجرب عمل)

اپنی تمام حاجتوں کے پورا ہونے' مصائب دُنیا کے خاتمے' اولاد' رزق میں اضافہ تنگ دستی کا خاتمہ' کشائش' امر مہم میں کامیابی' آفات وبلیات سے نجات کے لئے 1141 مرتبہ اس سورۃ کا ورد کریں۔ اس کے بعد یہ دعا مسلسل 65 مرتبہ پڑھیں۔

اللهم يامن هو يكتفى عن جميع خلقه ولا يكتفى عنه احد من

خلفه يا احد من لا احد له انقطع الرجآء الا منک وخابت الا مال الا فيک وسدت الطرق الا اليک يا غياث المستغيثين اغثنى يا غياث المستغيثين اغثنىO

اے پالنے والے' اے وہ جو اپنی تمام مخلوق سے مکتفی ہے اور کوئی شخص جس سے مفر نہیں کرسکتا۔ اے احد جس کا کوئی احد نہیں۔ تیری ہی جانب اُمیدیں ہیں اور تیری ہی طرف منتہائے آرزو ہے۔ تو ہی بند راستوں کو کھولنے والا ہے۔ اے فریادرسوں کے فریاد سننے والے میری مدد فرما۔

اس عبارت کا ورد تین مرتبہ یا 41 مرتبہ کریں۔ حاجت روائی کے لئے انتہائی مجرب عمل ہے۔

امامِ زمانۂ کا سورۃ

فضیلت سورۃ قدر

تنزل الملائكة والروح فيها باذن ربهم من كل امر سلام

یہ منسوب ہے حضرت صاحب العصر والزمان کی طرف نمازِ فریضہ میں سورۃ انا انزلنا پڑھنے والے کے سابقہ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ خدا کی طرف سے منادی ندا کرتا ہے۔ تیرے سابقہ گناہ معاف کردیئے گئے اب نئے سرے سے عمل شروع کر۔

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

جو شخص صبح کے بعد' زوال کے وقت اور عصر کے بعد دس مرتبہ اس سورۃ کو پڑھے تو اس کو اتنا ثواب ملے گا جتنے دو ہزار لکھنے والے تیس سال تک لکھتے تھک جائیں۔

آنحضرت ﷺ سے مروی ہے:

جو سات مرتبہ اسے طلوع فجر کے بعد پڑھے تو ملائکہ کی ستر صفیں اس پر ستر مرتبہ صلوٰت بھیجتی ہیں اور ستر مرتبہ اس کے لئے طلب رحمت کرتی ہیں۔

امام محمد تقی علیہ السلام فرماتے ہیں:

دن اور رات میں 76 مرتبہ سورۃ قدر پڑھے اس طرح سے کہ صبح صادق کے بعد' نماز سے پہلے سات دفعہ صبح نماز کے بعد دس دفعہ۔ زوال آفتاب اور فاصلہ سے پہلے دس دفعہ۔ نافلہ کے بعد اکیس دفعہ عصر کی نماز کے بعد دس دفعہ۔ عشاء کے بعد سات دفعہ اور سونے کے وقت میں گیارہ دفعہ۔ خالق کائنات ایک ہزار فرشتے پیدا کرے گا جو 36 ہزار سال اس کا ثواب اس کے لئے لکھتے رہیں گے۔ سورۃ قدر میں فرشتے اور روح امر تکوینی لیکر امام زمانہ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اس میں مخلوق کی عمریں' اولاد' رزق' معیشت' حاجات کی مشکل کشائی' آفات و بلیات سے حفاظت' صعوبت دنیا سے بچاؤ' دشمنوں پر غلبہ' صحت' تندرستی' سبھی تکوینی امور شامل ہیں کسی اور پر فرشتہ نازل ہو تو وہ وقت اُس کی زندگی کا آخری وقت ہوگا۔ وہ فرشتے' ملک کی دہشت سے مر جائیگا۔

نمازِ حضرت صاحب العصر والزمانؑ

یہ نماز دو رکعت ہے۔ رکعت اول میں سورۃ حمد تلاوت کرنے کے وقت جب آیہ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ پر پہنچیں اُسے سو مرتبہ کہیں اور آخری مرتبہ سورۃ کو تمام کریں اور اس کے بعد سورۃ توحید یعنی سورۃ قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ایک مرتبہ پڑھیں۔ دوسری رکعت بھی اسی طریقے سے بجا لائیں اور نماز ختم کرنے کے بعد کھڑے ہو کر یہ دعا رجوع قلب سے پڑھیں۔ انشاء اللہ جملہ امور عظیمہ میں کامیابی حاصل ہوگی۔

دعائے طلب حاجت

منقول ہے کہ جناب آصف ابن برخیا وزیر جناب سلیمان علیہ السلام نے دعائے ذیل ہی کے ذریعہ سے چشم زدن میں ملک سبا سے تخت بلقیس منگوایا تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی دعائے مبارک کے ذریعہ سے مردوں کو زندہ کرتے تھے اس لئے اگر کوئی طلب حاجت کے لئے اس دعا کو پڑھ کر دعا کی جائے تو انشاء اللہ ضرور قبول ہوگی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ بِاَنَّکَ اَنۡتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنۡتَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ الطَّاھِرُ الۡمُطَھَّرُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِیۡنَ عَالِمُ الۡغَیۡبِ وَالشَّھَادَۃِ الۡکَبِیۡرُ الۡمُتَعَالِ الۡمَنَّانُ ذُوالۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَامِ اَنۡ تُصَلِّیۡ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنۡ تَفۡعَلَ بِیۡ کَذَا وَ کَذَا○

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ خداوندا میں تجھ سے اس لئے سوال کرتا ہوں کہ تو ہی ہمارا معبود ہے تو زندہ' عالم کو سنبھالنے والا' پاک' مطہر' آسمانوں اور زمینوں کا نور حاضر اور غائب کا جاننے والا' بزرگ و برتر ہے' تو ہی منان اور عظمت و بزرگی کا مالک ہے' (خدایا) محمدؐ اور آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور ہمارے مقاصد کو پورا فرما۔

نوٹ: کذا وکذا کی جگہ اپنا مقصد کہیے۔

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ العظیم الذی لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡم

کہتے ہیں حضرت خضر علیہ السلام نے یہ ورد ایک جوان کو بتایا یا پھر کوئی جن تھا۔ اس نے پوچھا قرآن فرماتا ہے اسۡتَغۡفِرُوا رَبَّکُمۡ اپنے رب سے استغفار کرو وہ بخشنے والا ہے۔ اس شخص نے پوچھا عدد کتنے ہیں حضرت خضر علیہ السلام یا جن نے جواب دیا 4395 چار ہزار تین سو پچانوے مرتبہ۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل گیارہ مرتبہ ورد کریں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اسالک بالذی سالک بہ المرسلون و جمیع عبادک الصالحین واستغفرک بما استغفروک منہ واسالک النصر والتیسیر والتسخیر وحسن التدبیر انک علی کل شیء قدیر○

اے پالنے والے میں تجھ سے سوال ہوں۔ تمام رسولوں نے تجھ سے اپنی حاجتیں طلب کی ہیں۔ تیرے تمام صالح بندوں نے مرادیں مانگی ہیں میں طلب مغفرت کرتا ہوں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ نصرت کا' کشائش کا' تسخیر و ظفر کا' حسن تدبیر کا کیونکہ تو ہر شے پر قادر ہے۔

صلاۃ الفاتحہ

(حاجت روائی کے لئے اہم ورد)

فتح ونصرت فتاح کا لفظ 535 مرتبہ پڑھیں۔ صلوٰۃ الفاتحہ کا ورد طویل ہے۔ اس میں خدا کی صفات کا ذکر ہے۔ رسالتمآب کا ہے کہ وہ ان چیزوں کے کھولنے والے ہیں جو بند ہیں اور جن سے مخلوق فائدہ اٹھانے کے قابل نہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ ورد 313 مرتبہ کرنا ہے۔ روزانہ تین مرتبہ، سات مرتبہ، اکیس مرتبہ۔ دعاء صلاۃ الفاتح یہ ہے:

بسم الله الرحمن الرحيم اللهم انى اسالک بجودک و کرمک و فضلک و عظمتک ان تفتح لنا بسر صلاة الفاتح حساً و معناً فى الذات والصفات حتى نکون لک بکليقتا و کلنا فتکون لنا بذاتک و صفاتک و تجلياتک فى جميع شئون احديتک فى الکثرة والوحدة و تلهمنا الشکر والادب فى سائر التجليات و نقينا المکر حساً و معانا بحق متبع جميع الخيرات وواسطة جميع المخلوقات سعد السعداء و عن النبلاء سيدنا و مولنا محمد الفاتح لما اغلق والخاتم لما سبق ناصر الحق بالحق واسالک بجاه حقيقة ناصر الحق بالحق ان تحققنا بالعناية والهداية والولاية المسيادة و تملکنا جميع تجلياتک فى الغيب والشهادة و تجعلنا من عبادنک الذين سقب لهم نک الحسنى و زيادة و تزيدنا على ذلک اضعاف ما اعطيته اهل السعادة و تمتعنا بکل ما متعت به عبداً من عبادک من بده الخلق الى النفخ فى الصور بحق سيدنامحمد القطب الکامل و اخيه جبريل المطوق بالنور. اللهم ماصل على سيدناو مولنا محمد النبى المختار وعلى اله الاطهار قدر يوالى المقدار صلاة تلقينا بها

مقامات الوارثين و مراتب الواصلين يحبهم لهم ما يشاء ون عند ربهم و ذلک جواء المحسنين الذين لهم جنات تجرى من تحتها الانهار خالدين فيها نزلا من عندالله و رضوانا و فضلا من عندالله و نعمة والله عليم حکيم يا حکيم يا عليم يا على يا عظيم تکررها تفسد نفسک ثم تقول اجب دعوتى و اقضى حاجتى بحق الهادى الى صراطک المستقيم وعلى اله حق قدره و مقداره العظيمo

هذاالخاتم المذکور

اس نقش میں اپنی حاجت خالی جگہ میں لکھیں۔

٣	١١٦	١
١١٥	مقصد لکھیں	٥
٣	٤	١١٤

☆ رزق حلال کے وسائل بند ہو جائیں تو یہ عمل کریں۔

دو رکعت نماز پڑھیں

اول رکعت میں: اول سورۃ فاتحہ دس مرتبہ

دوم سورۃ قدر دس مرتبہ

دوم رکعت میں: اول سورۃ فاتحہ تین مرتبہ

دوم سورۃ قدر تین مرتبہ

پھر الاستغفار سو مرتبہ

پھر درود بر محمد و آل محمد سو مرتبہ

پھر کلمہ لا الہ الا اللہ سو مرتبہ

پھر صلاۃ فاتحہ سو مرتبہ

پھر ان سب کا ثواب ہدیہ کریں سرکارِ دو عالم ﷺ کی روح کے لئے پھر پڑھیں

یابدوح 128 مرتبہ پھر خدا تعالیٰ سے اپنی حاجات بتصدق محمد وآل محمد طلب کریں۔

41 مرتبہ یہ دعا ورد کریں۔

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد تاج حقائق انوارک الذاتیة وسر اسرار تجلیاتک القدسیة من تفجرت منه ینابیع الحکم الالھیة والمعارف الدنیة نقطة باء الحروف المعجمة وطلسم احاطة الرمز المبھم ھو اسمک العظیم و صراطک التام الاقوم بحر فیوض العالم صلی الله علیه وعلی آله وسلمo

ہمارا درود اس ہستی پر جو خدا تعالیٰ کی تجلیات کا راز ہے۔ اس کی حکمتوں کا سرچشمہ ہے۔ جس سے الٰہی معارف کے چشمے پھوٹتے ہیں۔ اسم اعظم ہے۔ فیوض و برکات کا بحر ہے۔

سات مرتبہ یہ ورد کریں۔

بسم الله الرحمن الرحیم اللھم صل وسلم علی الذات المطلسم والغیب المطمطم والکمال المکتم لاھوت الجمال و ناسوت الوصال وطلعة الحق کنز عین الانسان الازلی من لم یزل من قامت به ناصیة الفرق فی قلب ناسوت الوصال الاقرب الی طریق الحق اللھم فصلی به منه فیه علیهo

سرکارِ دو عالم ﷺ جو کمال ہیں۔ لاہوت جمال ہیں۔ وصال کی ناسوت ہے۔ حق جس سے روشن ہے اور جو انسان کے لئے قدرت کا طریق حق ہے۔

☆ امر اہم کیلئے...... کامیابی و نصرت کے لئے مجرب عمل:

نقش رج میں خالی جگہ پر اپنی حاجت لکھیں۔ مشکل حل ہو جائے گی۔

۱۱۸۵	۳۹۶۵	۳۰۰
۸۹۳	مقصد لکھیں	۳۵۵۳
۳۳۶۸	۱۳۸۲	۵۹۳

مندرجہ ذیل (4444) چار ہزار چار سو چوالیس مرتبہ ورد کریں۔

اللھم صل علی سیدنا محمد صلاة تنجینا بھا من جمیع الاھوال والآفات و تقضی لنابھا جمیع الحاجات و تطھر نابھا من جمیع السئیات و ترفعنا بھا عندک اعلا الدرجات و تبلغینا بھا اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیوة و بعد الممات و علی آله وسلم تسلیماo

درود و سلام سرکارِ دو عالم ﷺ پر۔ پالنے والے ہمیں انہی کے صدقے میں تمام پریشانیوں، آفات سے نجات دے۔ حاجات برلا تمام برائیوں سے بچا۔ ہمیں اعلیٰ درجات عطا کر۔ تمام نیکیاں دے اور امر مہم میں کامیابی دے۔

سات مرتبہ یہ پڑھیں۔

اللھم انی اسالک بما اودعت فی ھذه الصلاة المبارکة من مخزون انوارک مکنون اسرارک ان تغمشنی فی بحر الجود والکرم و ان تملکنی زمام الفضل والنعم حتی تنقاد لی صفاة الامور کلھا و تکشف لی حجاب الملک والملکوت ان تصلی و تسلم علی عبدک و رسولک محمد صلاة تنجینا بھا من جمیع الاھوال والآوقات وزفعنا بھا عندک اعلا الدرجاتo

وان تسخرلی خدام ھذه الصلاة وان تجمع شملی بنبیک سیدنا محمد صلی الله علیه وسلم وان ترقنی من الملک الی الملکوت ومن العزة الی الجبروت وان تحینی برؤیة الجمال والکمال و بحلالک واحشرنی مع الذین انعمت علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحینo

پالنے والے اپنے انوار کے خزانے کھول دے۔ اپنے بھیدوں سے آگاہ کر۔ جود کرم عطا کر۔ فضل و نعمت دے۔ ہر امر میں کشائش کر۔ ملک و ملکوت کے پردے ہٹا دے اور درود بر محمد و آل محمدؐ [illegible] ہمیں تمام احوال آفات سے نجات دے۔ درجات

بلند کر۔ اس دعا کے صدق میں اپنی جبروت کی طرف سے عزت عطا فرما۔ جمال و کمال کی روئت اور حلال عطا فرما۔ اس دعا کے خدام مسخر کر دے قیامت کے روز میرا حشر ان ہستیوں کے ساتھ کر جن پر تو نے اپنا انعام نازل کیا انبیاء' صدیقین' شہداء اور صالحین۔

☆ حضرت علی علیہ السلام کی یہ دعاء دفع پریشانی اور حصار کے لئے ہے:

اَللّٰهُمَّ بِتَاَلُّقِ نُوْرِ بَهَآءِ عَرْشِكَ مِنْ اَعْدَائِى اِسْتَتَرْتُ وَبِسَطْوَةِ الْجَبَرُوْتِ مِنْ كَمَالِ عِزِّكَ مِمَّنْ يَكِيْدُنِىْ اِحْتَجَبْتُ وَ بِسُلْطَانِكَ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ سُلْطَانٍ عَنِيْدٍ وَ شَيْطَانٍ مَرِيْدٍ اِسْتَعَذْتُ وَ مِنْ فَرَائِضِ نِعَمِكَ وَ جَزِيْلِ عَطَائِكَ يَا مَوْلَاىَ طَلَبْتُ كَيْفَ اَخَافُ وَ اَنْتَ اَمَلِىْ وَ كَيْفَ اُضَامُ وَ عَلَيْكَ مُتَّكِلِىْ اَسْلَمْتُ اِلَيْكَ نَفْسِىْ وَ فَوَّضْتُ اِلَيْكَ اَمْرِىْ وَ تَوَكَّلْتُ فِىْ كُلِّ اَحْوَالِىْ عَلَيْكَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاشْفِنِىْ وَ اكْفِنِىْ وَ اغْلِبْنِىْ عَلٰى مَنْ غَلَبَنِىْ يَا غَالِبًا غَيْرَ مَغْلُوْبٍ زَجَرْتُ كُلَّ رَاصِدٍ رَصَدَ وَمَارِدٍ مَرَدَ وَ حَاسِدٍ حَسَدَ وَ عَائِدٍ عَنَدَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَد وَلَمْ يَكُن لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ كَذٰلِكَ رَبِّىْ حسبنا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ اَقْوٰى مُعِيْنٍ ○

الٰہی! تیرے عرش کے نور کی رونقوں کے ذریعے اپنے دشمنوں سے چھپنا چاہتا ہوں' اور تیری عزت کے انتہائی کمال کی جبروتی واقتدار کی وجہ سے اپنے دشمنوں کی فریب کاریوں سے روپوشی چاہتا ہوں' اور تیری عظیم قوت کے سہارے ہر دشمن کی طاقت اور ہر سرکش شیطان کے شر سے پناہ مانگتا ہوں' اور اے میرے مولا' تیری معین نعمتوں اور بڑے بڑے انعامات کا طلبگار ہوں۔ میں کسی سے کیوں ڈروں جبکہ خدا میری اُمید ہے۔ اور کوئی مجھے دکھ کیا دے کہ تیری ذات پر میرا توکل ہے۔ میں نے اپنی جان اور اپنے معاملات تیرے سپرد کر دی ہے میں نے اپنے تمام حالات میں تجھ پر توکل کیا ہے' خدایا محمدؐ و آل محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما۔ مجھے شفا دے۔ میری نگرانی فرما' جو مجھ پر غالب آنا چاہے اس پر مجھے غالب کر' اے وہ غالب جو مغلوب نہیں ہوتا۔ ہر تاک لگانے والے دشمن کو ہر سرکشی کرنے والے سرکش اور حسد کرنے والے حاسد اور ہر دشمنی کرنے والے دشمن کو اسی وقت باندھ دیا'

جب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قل ہو اللہ احد پڑھے۔ ہاں ہاں ہمارا پروردگار ایسا ہی۔ اللہ ہمارے لئے کافی ہے اور بہترین سرپرست اور انتہائی مددگار۔

وَ كَانَ من دعائه ليلة الحريرة فى كيد الاعداء

حضرت علیؑ کی یہ دعا لیلتہ الحریرۃ میں دشمنوں کا مکر دور کرنے کے لئے تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُضَامَ فِىْ سُلْطَانِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ هداكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَفْتَقِرَ فِىْ غِنَاكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُضَيَّعَ فِىْ سَلَامَتِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُغْلَبَ وَالْاَمْرُ لَكَ وَاِلَيْكَ ○

اس اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔ خداوندا میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیری سلطنت میں کوئی مجھ پر ظلم کرے۔ خدایا! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیری ہدایت کے ہوتے ہوئے گمراہ ہوؤں۔ بارالہا! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیری سلامتی کے ہوتے ہوئے تباہ حال ہوں۔ میرے معبود! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیری فرماں روائی اور حکومت میں محکوم و مغلوب رہوں۔

☆ ظالم کے خلاف مجرب الفاظ

برائے دفع ظالم یہ دعا پڑھے اور بروقت پڑھنے کے اُس کا خیال کرے۔

اَللّٰهُمَّ طُمَّهٗ بِالْبَلَآءِ وَ طَمًّا وَ غُمَّهٗ بِالْبَلَآءِ غَمًّا وَ قُمَّهٗ بِالْاَذٰى قَمًّا وَارْمِهٖ بِيَوْمٍ لَّا مَعَادَلَهٗ وَ سَاعَةٍ لَامَرَدَّلَهَا وَالْجِ حَرِيْمَهٗ وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَهْلِبَيْتِهٖ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامَ وَ اكْفِنِىْ اَمْرَهٗ وَقِنِىْ شَرَّهٗ وَ اَصْرِفْ عَنِّىْ كَيْدَهٗ وَاَخْرِجْ قَلْبَهٗ وَسُدَّ فَاهُ عَنِّىْ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ وَ قَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا قَالَ اخْسَؤُا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ صَهٖ صَهٖ صَهٖ صَهٖ صَهٖ صَهٖ صَهٖ اِنَّا جَعَلْنَا فِىْ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلَالًا فَهِىَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُقْمَحُوْنَ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنَا هُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ○

تعقیباتِ مشترکہ

قرآنی آیات

کتاب دلائل میں منقول ہے کہ محمد ابن الحسن الشریف بادشاہِ وقت سے خائف تھے اور مصائب و آلام میں مبتلا۔ ایک شب خواب میں جناب رسولِ خداؐ کی زیارت سے مشرف ہوئے تو آنحضرتؐ کی خدمت میں اپنے حالات عرض کئے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص کسی شدت وسختی میں مبتلا ہو وہ ان چھ آیتوں کو پڑھے' خداوند عالم اُس کی تمام مشکلوں کو آسان کر دیگا۔ ان آیات کی تلاوت سے مرتبہ بڑھتا ہے۔ قرض ادا ہوتا ہے اور قیدی کو رہائی حاصل ہوتی ہے۔

پہلی آیت اَلَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ o اُولٰٓئِکَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ o (سورة بقرة157)

دوسری آیت اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِیْمَانًا وَ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ o فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُوْفَضْلٍ عَظِیْمٍ o (سورة العمران)

تیسری آیت وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْهِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ o فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَ کَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ o (سورة الانبیاء)

چوتھی آیت وَاَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗٓ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ o فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَکَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّ اٰتَیْنٰهُ اَهْلَهٗ وَ مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ ذِکْرٰی لِلْعٰبِدِیْنَ o (سورة الانبیاء)

پانچویں آیت وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ o فَوَقٰهُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِ مَا مَکَرُوْا وَ حَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ o (سورة مومن)

چھٹی آیت اَلَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَکَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ o اُولٰٓئِکَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَ نِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِیْنَ o (سورة آل عمران)

یہ دعا ہر نماز کے بعد 19 مرتبہ ورد کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہر آفت ومصیبت سے محفوظ رہے گا۔

نَجَاةٌ مِّنْکَ یَا سَیِّدَنَا الْکَرِیْمِ نَجِّنَا وَ خَلِّصْنَا بِحَقِّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

واسطے دفع جن وعفریت کے یہ تعویذ لکھ کر باندھے اور اسی دعا کو پڑھے۔ یہ دعا بہت مجرب ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْهِ اللّٰهِ وَکَلِمَاتِهِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا ذَرَ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَ مِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّا طَارِقًا یَطْرُقُ بِخَیْرٍ یَا رَحْمٰنُ o

حضرت علیہ السلام کی یہ دعا دشمن کے لئے بددعا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اُعَادِیَ لَکَ وَلِیًّا وَ اِنْ اُوَالِیَ لَکَ عَدُوًّا وَ اَرْضٰی لَکَ سُخْطًا اَبَدًا اَللّٰهُمَّ مَنْ صَلَّیْتَ عَلَیْهِ فَصَلَوٰتُنَا عَلَیْهِ وَمَنْ لَعَنْتَهٗ فَلَعْنَتُنَا عَلَیْهِ اَللّٰهُمَّ مَنْ کَانَ فِیْ مَوْتِهٖ فَرَجٌ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ فَارِحْنَا مِنْهُ وَ اَبْدِلْنَا بِهٖ مَنْ هُوَ خَیْرٌ لَّنَا مِنْهُ حَتّٰی تُرِیَنَا مِنْ عِلْمِ الْاِجَابَةِ مَا تَعْرِفُهٗ فِیْ اَدْیَانِنَا وَمَعَایِشِنَا یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ o

اس اللہ کے نام سے جو رحمٰن ورحیم ہے۔ یا اللہ! میں تجھ سے اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ تیرے کسی ولی سے دشمنی یا تیرے کسی دشمن سے دوستی کروں یا تیری دائمی ناراضگی پر راضی ہو جاؤں۔ خداوندا' جن پر تو نے رحمت نازل کی ہے' میں بھی ان کے لئے دعا وطلب

رحمت کرتا ہوں' اور جس پر تو نے لعنت کی ہے ہماری لعنتیں بھی ان پر ہوں۔ خداوندا! جس کی موت سے خوشی ہو اور تمام مومنوں کو راحت نصیب ہو۔ تو ہمیں اس سے یکسوئی عطا فرما' اور ہمیں اس کے بدلے میں ہمارے لئے اس سے بہتر عطا فرما تاکہ ہم تیری قبولیت دعا کے بارے میں جس قدر جانتے ہیں اسے اپنے دین و دنیا میں آنکھوں سے دیکھ بھی لیں۔

برائے دفع امراض

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حضرت رسالتمآب ﷺ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بعد نماز فجر اس دعا کو چالیس مرتبہ پڑھ کر جہاں بیماری (درد) ہو وہاں پر ہاتھ پھیرے تو حق تعالیٰ شفاء عطا فرمائے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ o اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ o

برائے امراضِ قلب

سینہ پر دل کے مقام پر ہاتھ رکھیں اور تین مرتبہ اول اور تین مرتبہ آخر درود شریف پڑھ کر درج ذیل دعا پڑھیں تو قلب کے لئے سکون کا باعث ہوگا۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُحْيِيَ قَلْبِيْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ o

دعائے وسعت رزق

(1) حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص یہ دعا

تین مرتبہ دن میں کسی وقت اور رات میں کسی وقت بھی پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے ایسے ذریعے سے روزی عطا فرمائے گا کہ اُس کے گمان میں بھی نہ ہوگا۔ بہتر یہ ہے کہ اس دعا کو بعد نماز فجر اور بعد نماز عشاء پڑھیں اور بعد ختم دعا تین مرتبہ درود پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ الْعَظِيْمِ الْاَعْظَمِ اَنْ تَرْزُقَنِيْ رِزْقًا وَاسِعًا حَلَالًا طَيِّبًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ o

(2) جو شخص اس دعا کو بروز جمعہ ستر مرتبہ پڑھے خدا اپنے فضل سے اسے غنی کر دیتا ہے۔

(آئمہ طاہرین)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o يَا مُفِيْدُ يَا غَفُوْرُ يَا وَدُوْدُ اَغْنِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَ بِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ o

(3) بعد نماز فجر سو مرتبہ مندرجہ ذیل دعا پڑھنے سے تنگدستی اور فقر قریب نہیں آتا۔

مَاشَآءَ اللّٰهُ كَانَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ o

حضرت کی یہ دُعا اس شخص کیلئے جس کو تنگی رزق ہو یہ دعا پوست آہو یا کسی کھال پر لکھی جائے اور گلے میں یا ہمیشہ زیب تن رہنے والے کپڑوں میں رہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o اَللّٰهُمَّ لَا طَاقَةَ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانٍ وَلَا صَبْرَ لَهٗ عَلَى الْبَلَاءِ وَلَا قُوَّةَ لَهٗ عَلَى الْفَقْرِ وَالْفَاقَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَلَا تَحْظُرْ عَلٰى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ رِزْقَكَ وَلَا تُقَتِّرْ عَلَيْهِ سَعَةَ مَا عِنْدَكَ وَلَا تَحْرِمْهُ فَضْلَكَ وَلَا تَحْسِمْهُ مِنْ جَزِيْلِ اسمِكَ وَلَا تَكِلْهُ اِلٰى خَلْقِكَ وَلَا اِلٰى نَفْسِهٖ فَيَعْجِزُ عَنْهَا وَ يَضْعُفُ عَنِ الْقِيَامِ فِيْمَا يُصْلِحُهٗ مَا قِبَلَهٗ بَلْ تَفَرَّدْ بِلَمِّ شَعْثِهٖ وَتَوَلَّ كِفَايَتَهٗ وَانْظُرْ اِلَيْهِ فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِهٖ لِاَنَّكَ اِنْ وَكَلْتَهٗ اِلٰى خَلْقِكَ لَمْ يَنْفَعُوْهُ وَاِنْ اَلْجَاْتَهٗ اِلٰى اَقْرِبَائِهٖ حَرَمُوْهُ وَاِنْ اَعْطَوْهُ اَعْطَوْهُ قَلِيْلًا نَكِدًا وَاِنْ مَنَعُوْهُ مَنَعُوْا كَثِيْرًا وَاِنْ بَخِلُوْا فَهُمْ لِلْبُخْلِ اَهْلٌ اَللّٰهُمَّ اَغْنِ فُلَانَ بْنَ

فُلَانَ مِنْ فَضْلِکَ وَلاَ.

خدائے رحمن ورحیم کے نام سے آغاز ہے۔ خدایا! نام فرزند نام میں طاقت نہیں نہ بلاؤں کیلئے قوت برداشت نہ فقروفاقہ اٹھانے کی قوت! خدایا محمد اور آل محمد ﷺ پر رحمت فرما اور فلاں بن فلاں پر اپنی روزی بند نہ کر' اس پر اپنے احسان کی وسعتیں تنگ نہ فرما۔ اسے اپنے فضل سے محروم اور اپنے بے حساب عطیوں سے ناکام نہ بنا' اسے اپنی مخلوق کے حوالے بلکہ خود اس کے حوالے نہ فرما کیونکہ وہ اس معاملہ میں عاجز اور اپنی اصلاح کی دیکھ بھال میں ناکام رہے گا' بلکہ تو خود اس کی پریشانیوں کو دور فرما۔ تو ہی اس کی سربراہی کر' اس کے تمام معاملات پر توجہ فرما' کیونکہ اگر تو نے اسے اپنی مخلوق کے سپرد کر دیا تو وہ فائدہ نہ پہنچا سکیں گے' اور اگر اسے عزیزوں کے سپرد کر دیا تو وہ محروم کر دیں گے اور اگر دیں گے بھی تو تھوڑا اور حقیر' اور اگر نہ دیں گے تو بالکل نہ دیں گے اور اگر وہ لوگ کنجوسی کریں تو میں بھی اس کے اہل۔

نوٹ: فلاں بن فلاں کی جگہ اُس شخص کا نام اور اس کے باپ کا نام لکھیں۔

یَا وَالِیَ الْوَلِیْ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ وَ اٰلِہِ النَّقِیِّ اِرْحَمْ عَلَی الْعَلِیِّ بِاِحْسَانِکَ الْقَدِیْمِ ○

اے ہر سرپرست کے آقا' اپنے نبی پر رحمت فرما اور ان کی متقی اولاد پر اور علی (کرم اللہ وجہہ) پر رحم کر' تجھے اپنے قدیم احسان کا صدقہ۔

دعاء برائے حفاظت

شر جن وبشر سے حفاظت کے لئے اس دعا کا پڑھنا بے حد مفید ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ سَمٌّ وَّلَا دَآءٌ بِسْمِ اللّٰہِ اَصْبَحْتُ وَ عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی قَلْبِیْ وَ نَفْسِیْ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی دِیْنِیْ وَ عَقْلِیْ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی اَهْلِیْ وَ مَالِیْ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی مَا اَعْطَانِیْ رَبِّیْ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ

اِسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ط اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَعَزُّ وَ اَجَلُّ مِمَّا اَخَافُ وَ اَحْذَرُ عَزَّ جَارُکَ وَاَجَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ سُلْطَانٍ شَدِیْدٍ وَّمِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ مَّرِیْدٍ وَّمِنْ شَرِّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ وَّمِنْ شَرِّ کُلِّ قَضَاءِ السُّوْءِ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّۃٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ وَ اَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ○ اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰہُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ وَهُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ ○ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا هُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ○ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ ○

برائے حفاظت جملہ آفات و بلیات

سید ابن طاؤس اپنی کتاب مجج الدعوات میں جناب رسولؐ خدا سے روایت کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اس دعا کو اپنی حفاظت کیلئے پڑھے تو اللہ تعالیٰ تمام آفات سے اُس کی حفاظت فرمائے گا۔

یَا سَامِعَ کُلِّ صَوْتٍ یَا مُحْیِیَ النُّفُوْسِ بَعْدَ الْمَوْتِ یَا مَنْ لَا یَعْجَلُ لِاَنَّہٗ لَا یَخَافُ الْفَوْتَ یَا دَائِمَ الثَّبَاتِ یَا مُخْرِجَ النَّبَاتِ یَا مُحْیِیَ الْعِظَامِ الرَّمِیْمِ الدَّارِسَاتِ بِسْمِ اللّٰہِ اعْتَصَمْتُ بِاللّٰہِ وَتَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَ رَمَیْتُ کُلَّ مَنْ یُّؤْذِیْنِیْ بِلَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ ○

دعاء حضرت یونسؑ

تمام مسلمانوں سے گزارش ہے کہ آفت و مصیبت میں اس دعا کا ورد کریں کیونکہ حضرت یونسؑ نے یہ دعا شکم ماہی کے اندھیرے میں پڑھی تھی تو اللہ نے ان کو مصیبت سے نجات دی۔ اگر اس دعا کو بروقت مصائب (730) بار پڑھا جائے تو نجات حاصل ہوگی۔

علاوہ ازیں قرض کی ادائیگی کیلئے پڑھی جائیں تو قرض ادا ہو جائے گا۔ بے حد مجرب ہے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ○

اَمَّنْ یُّجِیْبُ کا عمل

حسب ذیل آیت مصیبت کے دُور کرنے میں زود اثر ہے ایک جلسہ میں بارہ ہزار مرتبہ پڑھی جاتی ہے۔ اگر ایک آدمی نہ پڑھ سکے تو متعدد افراد مل کر پڑھ سکتے ہیں۔ اس عمل کے پڑھنے کے بعد دو رکعت نماز ادا کر کے حدیث کساء پڑھی جائے۔

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ○

کوئی اہم وقت پڑے تو اس دعائے مبارکہ کو بکثرت پڑھیں۔

اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ الْحُسَیْنِ وَ اَخِیْهِ وَ جَدِّهٖ وَ اَبِیْهِ وَ اُمِّهٖ وَ بَنِیْهِ نَجِّنِیْ مِنَ الْغَمِّ الَّذِیْ اَنَا فِیْهِ○

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص بعد نماز واجب اس دعا کو پڑھے اس کی جان و مال و فرزند و خانہ بلاؤں سے محفوظ رہیں۔

اُجِیْرُ نَفْسِیْ وَمَالِیْ وَوُلْدِیْ وَ اَهْلِیْ وَ کُلَّ مَا هُوَ مِنِّیْ بِاللّٰهِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ○ وَاُجِیْرُ نَفْسِیْ وَ مَالِیْ وَوُلْدِیْ وَ اَهْلِیْ کُلَّ مَا هُوَ مِنِّیْ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ○ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ○ وَاُجِیْرُ نَفْسِیْ وَ مَالِیْ وَوُلْدِیْ وَاَهْلِیْ وَکُلَّ مَا هُوَ مِنِّیْ وَ بِرَبِّ النَّاسِ○ مَلِکِ النَّاسِ ○ اِلٰهِ النَّاسِ ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ○ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ○ وَاُجِیْرُ نَفْسِیْ وَ مَالِیْ وَوُلْدِیْ وَاَهْلِیْ وَکُلَّ مَا هُوَ مِنِّیْ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَابَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَاشَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضَ وَلَا یَؤُدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ○

بیماری سے شفاء

بیماری سے شفاء حاصل کرنے کے لئے حضرت علیہ السلام کی دعاء:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ تَعْجِیْلَ عَافِیَتِکَ اَوْ صَبْرًا عَلٰی بَلِیَّتِکَ وَخُرُوْجًا اِلٰی رَحْمَتِکَ○

دُکھ، درد، تکلیف میں حصار

حضرت کی یہ دعاء جسم کے ہر دکھ، درد، تکلیف میں حصار کا فائدہ دیتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَ قُدْرَتِهٖ عَلَی الْاَشْیَآءِ کُلِّهَا اُعِیْذُ نَفْسِیْ بِجَبَّارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاُعِیْذُ نَفْسِیْ بِمَنْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ مِنْ کُلِّ دَآبَّةٍ وَ اُعِیْذُ نَفْسِیْ بِالَّذِیْ اِسْمُهٗ بَرَکَةٌ وَشِفَآءٌ○

جو بندہ بعد نماز فجر تین بار یہ کہے خدا تعالیٰ ستر طرح کی بلا اُس سے دفع کرے گا کمتر اُن میں سے اندوہ ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْهِ○

جو بعد ہر نماز کے کہے عمداً ترک نہ کرے۔ کھولے گا حق تعالیٰ آٹھ دروازے بہشت کے کہ داخل ہووے جس دروازہ سے چاہے۔

اَللّٰهُمَّ اَهْدِنِیْ مِنْ عِنْدِکَ وَ اَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِکَ وَ انْشُرْ عَلَیَّ مِنْ رَحْمَتِکَ وَ اَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَکَاتِکَ○

یہ دعا نہ کی کسی نے مگر ساتھ اِس دعا کے بعد ہر نماز کے بخشا گیا وہ گناہوں سے اگرچہ وہ آسمانوں کے ستاروں کے عدد اور قطرہ ہائے باراں اور ریگ زمین اور ذرہ ہائے

خاک کے ہوں یہ دعا جناب حضرت پیغمبر ﷺ کی ہے۔

یَا مَنْ لَا یَشْغَلُهُ سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ یَا مَنْ لَا یُغَلِّطُهُ السَّآئِلُوْنَ وَ یَامَنْ لَا یُبْرِمُهُ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّیْنَ اَذِقْنِیْ بَرْدَ عَفْوِکَ وَ مَغْفِرَتِکَ وَ حَلَاوَةَ رَحْمَتِکَ o

وارد ہے ایک شخص نے شکایت کی حضرت صلعم سے بیماری اور تنگدستی سے فرمایا کہ بعد نماز فریضہ کے کہو:

تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ کَبِّرْهُ تَکْبِیْرًا o

جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ بعد نماز فریضہ کے یہ مناجات کہے:

اِلٰهِیْ هٰذِهٖ صَلٰوتِیْ صَلَّیْتُهَا لَا لِحَاجَةٍ مِّنْکَ اِلَیْهَا وَلَا رَغْبَةٍ مِّنْکَ فِیْهَا اِلَّا تَعْظِیْمًا وَّ طَاعَةً وَّ اِجَابَةً لَّکَ اِلٰی مَا اَمَرْتَنِیْ بِهٖ اِلٰهِیْ اِنْ کَانَ فِیْهَا خَلَلٌ اَوْ نَقْصٌ مِّنْ رُکُوْعِهَا اَوْ سُجُوْدِهَا فَلَا تُؤَاخِذْنِیْ وَ تَفَضَّلْ عَلَیَّ بِالْقُبُوْلِ وَالْغُفْرَانِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ o

جناب امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو بعد نماز فجر و مغرب کے کہے حق تعالیٰ فرشتوں کو وحی کرتا ہے کہ لکھو میرے بندہ کے لئے بخشش گناہوں سے کیونکہ اقرار کرتا ہے کہ گناہ سوائے میرے نہ بخشے گا کوئی اس کے۔

سُبْحَانَکَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ کُلَّهَا جَمِیْعًا فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ کُلَّهَا جَمِیْعًا اِلَّا اَنْتَ o

مرض عرق النساء سے شفاء

حضرت امام علیہ السلام مرض عرق النساء سے بچنے کے لئے درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ اَعُوْذُ بِاسْمِ اللّٰهِ الْکَبِیْرِ وَ اَعُوْذُ بِاسْمِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ

مِنْ وَکُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَ مِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ o

اللہ کے نام اور اللہ کے سہارے شروع کر رہا ہوں، بزرگ و برتر اللہ کے نام سے پناہ مانگتا ہوں، اللہ عظیم کے نام کی مدد سے ہر خون دیتی رگ اور ہر آگ کی گرمی سے پناہ مانگتا ہوں۔

مرگی (صرع) سے شفاء کیلئے

مرگی (صرع) کے بیمار کے لئے حضرت علیہ السلام یہ دعا پڑھتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o اَنْتَ عَلَیْکَ یَا رِیْحُ بِالْعَزِیْمَةِ الَّتِیْ بِهَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ عَلٰی وَادِی الصَّفْرَآءِ فَاَجَابُوْا وَ اَطَاعُوْا اَجَبْتِ وَاَطَعْتِ وَ خَرَجْتِ عَنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ o

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔ اے ہوا میں تجھ پر وہ عمل تسخیر پڑھتا ہوں جو حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام اور رسول اللہ ﷺ نے وادی صفراء کے جنوں پر پڑھا تھا۔ توان جنوں نے فرمانبرداری کی اور حکم مان لیا پھر اے ہوا تو کیوں نہیں سنتی .... اور فرزند .... کے جسم سے کیوں نہیں نکلتی

فلاں بن فلاں .... کی جگہ اس شخص کا جو مرگی کا شکار ہے اس کا نام لکھیں اور اس کے والد کا۔

دانت درد کیلئے

حضرت علیہ السلام کی یہ دعا دانتوں کے درد کے لئے ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ پہلے سجدہ گاہ کو چھوئے پھر درد والے دانت کو چھوئے اور کہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الشَّافِیْ اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ o

اللہ کے نام سے شفاء دینے والے اللہ کے ذریعے اور تمام قوت و قدرت صرف

اللہ ہی کو ہے۔

پیٹ درد کیلئے

پیٹ کے درد کے لئے حضرت علیہ السلام گرم پانی پی کر یہ دعا پڑھتے تھے۔

يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ رَحِيْمُ يَا رَبَّ الْاَرْبَابِ يَا اِلٰهَ الْاٰلِهَةِ مَلِكَ الْمُلُوْكِ يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ اشْفِنِيْ بِشِفَآئِكَ مِنْ كُلِّ دَآءٍ وَّ سُقْمٍ فَاِنِّيْ عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ فَاَنَا الْقَلْبُ فِيْ قَبْضَتِكَ ٥

اے اللہ! اے اللہ!!!! اے اللہ!!!! اے دنیا میں مہربان' اے آخرت میں رحم کرنے والے' اے مالکوں کے مالک اے معبودوں کے معبود' اے بادشاہوں کے بادشاہ' اے سرداروں کے سردار مجھے اپنی شفا کے ذریعے ہر بیماری و مرض سے تندرستی عطا فرما کہ میں تیرا بندہ اور تیرے بندے کا فرزند ہوں اور میں تیرے ہی قبضہ قدرت میں چلتا پھرتا ہوں۔

حضرت علی علیہ السلام کی یہ دعاء حصار کی طرح ہے' اسے لکھ کر دائیں بازو پر باندھ لیا جائے۔

ای کنوش ارکنوش اره شش عطبیسقنیخ یا مططرون قریالسیون ما وما سوما سوما طیطسالوس خبطوس مسفقیس مسا معوش افرطیعوش لطیفکش لطیفوش هذا هذا وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ اُخْرُجْ بِقُدْرَةِ اللّٰهِ مِنْهَا اَيُّهَا اللَّعِيْنُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اُخْرُجْ مِنْهَا وَ اِلَّا كُنْتَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ اُخْرُجْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ اُخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا مَلْعُوْنًا كَمَا لَعَنَّا اَصْحٰبَ السَّبْتِ وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا اُخْرُجْ يَا ذَوِي الْمَحْزُوْنَ اُخْرُجْ يَا سُوْرًا يَا سَوْدًا سُوْرٌ بِالْاِسْمِ الْمَحْزُوْنِ يَا طَطْرُوْنُ

طَرْغُوْنَ مَرَاغُوْنَ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ يَا هَيَا يَا هَيَا شَرَاهِيَا حَيًّا قَيُّوْمًا بِالْاِسْمِ الْمَكْتُوْبِ عَلٰى جَبْهَةِ اِسْرَافِيْلَ اُطْرُدُوْا عَنْ صَاحِبِ هٰذَا الْكِتَابِ كُلَّ جبرونی و شیطان و شیطانة وتا نَمُوْلَةٍ وساحر وساحرة وغول وغولة و كل متعبث رعابث يعبث بابن آدم و بنات حوّا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّ اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ الْمَعْصُوْمِيْنَ ٥

ای کنوش ارکنوش اره شش عطبیطسقنیخ یا مططرون قریالسیون ما وما سوما سوما طیطسالوس خبطوس مسفقیس مسا معوش افرطیعوش لطیفکش لطیفوش هذا هذا...... اور تم مغربی سمت میں اس وقت نہ تھے جب ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنا حکم دیا اور نہ تم اس وقت گواہوں میں تھے۔ اے ملعون اس دل سے قدرت خدا سے نکل جا نکل جا! تمام جہانوں کے پروردگار کی عزت کے ڈر سے نکل جا' ورنہ تو قید کرلیا جائے گا۔ یہاں سے دور ہو جا کیونکہ تجھے یہاں اینڈتے پھرنے کا حق نہیں' نکل جا کر تو ذلیل ہے قابل مذمت' پھٹکار زدہ اور ایسا لعنتی ہو کہ جیسے خدا نے ہفتہ والے لوگوں پر لعنت کی تھی اور اللہ کا حکم جاری ہی ہوا کرتا ہے۔ ایسے بدبودار' اے سودا' اے سورا نکل جا کہ یہاں پوشیدہ اسم اعظم کا حصار ہے اے مططرون اے طرعون' مراعون۔ بہترین پیدا کرنے والا پاک و برتر ہے' اے ہیا' اے ہیا' زندہ و برقرار خدا کے اس نام کی وجہ سے جو اسرائیل کی پیشانی پر لکھا ہے۔ اس تعویذ والے کے پاس سے دور ہو جا خواہ یا جن ہو یا پری' شیطان ہو یا شیطانی مرد ہمزاد ہو یا عورت' جادوگر ہو یا جادوگرنی' بھوت ہو یا بھوتنی...... یا ہر وہ شعبدہ باز جادوگر جو فرزند آدم اور دختران حوا سے کھیلتے ہیں۔ بزرگ و برتر اللہ کے سوا کوئی صاحب قوت و طاقت نہیں۔ اور اے اللہ حضرت محمد ﷺ اور ان کی تمام پاک و پاکیزہ اور معصوم اولاد پر رحمت نازل فرما۔

حرحرحرحرحہ

سرحہ حلداسل وسراحلد اسل

☆☆..........☆☆..........☆☆

دشمن کے لئے بد دُعا

حضرت علی علیہ السلام کی یہ دعا دشمن کے لئے بد دعا ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اُعَادِیَ لَکَ وَلِیًّا وَاَنْ اُوَالِیَ لَکَ عَدُوًّا وَ اَرْضٰی لَکَ سُخْطًا اَبَدًا اَللّٰهُمَّ مَنْ صَلَّیْتَ عَلَیْهِ فَصَلَوٰاتُنَا عَلَیْهِ وَمَنْ لَعَنْتَهٗ فَلَعْنَتُنَا عَلَیْهِ اَللّٰهُمَّ مَنْ کَانَ فِیْ مَوْتِهٖ فَرَجٌ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاَرِحْنَا مِنْهُ وَ اَبْدِلْنَا بِهٖ مَنْ هُوَ خَیْرٌ لَّنَا مِنْهُ حَتّٰی تُرِیَنَا مِنْ عِلْمِ الْاِجَابَةِ مَا تَعْرِفُهٗ فِیْ اَدْیَانِنَا وَ مَعَایِشِنَا یَا اَرْحَمَ الرّٰاحِمِیْنَ○

اس اللہ کے نام سے جو رحمٰن ورحیم ہے۔ یا اللہ میں تجھ سے اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ تیرے کسی ولی سے دشمنی یا تیرے کسی دشمن سے دوستی کروں یا تیری دائمی ناراضگی پر راضی ہو جاؤں۔ خداوندا، جن پر تو نے رحمت نازل کی ہے، میں بھی ان کے لئے دعا وطلب رحمت کرتا ہوں اور جس پر تو نے لعنت کی ہے ہماری لعنتیں بھی ان پر ہوں۔ خداوندا! جس کی موت سے خوشی ہو اور تمام مومنوں کو راحت نصیب ہو، تو ہمیں اس سے یکسوئی عطا فرما، اور ہمیں اس کے بدلے میں ہمارے لئے اس سے بہتر عطا فرما تاکہ ہم تیری قبولیت دعا کے بارے میں جس قدر جانتے ہیں اسے اپنے دین ودُنیا میں آنکھوں سے دیکھ بھی لیں۔

ظالم کیلئے بد دُعا

ظالم کے لئے بد دعا پہلے غسل کر کے دو رکعت نماز پڑھی جائے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ○ اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنُ فُلَانٍ ظَلَمَنِیْ وَ اعْتَدٰی عَلَیَّ وَنَصَبَ لِیْ وَاَمَضَّنِیْ وَ اَرْمَضَنِیْ وَاَذَلَّنِمْ وَاَخْلَقَنِیْ اَللّٰهُمَّ فَکِلْهُ اِلٰی نَفْسِهٖ وَهُدَّرُلْنَهٗ وَ عَجِّلْ حَایَجَتَهٗ وَاُسْلُبْهُ نِعْمَتَکَ عِنْدَهٗ وَ اَقْطَعْ رِزْقَهٗ وَابْتَرْ عَمْرَهٗ وَامْحُ اَثَرَهٗ وَسَلِّطْ عَلَیْهِ عَدُوَّهٗ وَخُذْهُ فِیْ مَامَیه کَمَا ظَلَمَنِیْ وَاَعْتَدٰی عَطّٰی وَنَصَبَ وَارمَضَ وَاَذَلَّ واخلَقَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَستعید بک علی فلاں بن فلاں فاعذنی فانک اشد باسا واشد تنکیلا.

دعا طلب حاجت

حضرت علی علیہ السلام کی یہ دعا طلب حاجت کیلئے ہے کہ جب کسی کام کیلئے کسی شخص کے پاس جانا ہو، تو دائیں ہاتھ سے لکھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا اَللّٰهُ یَا وَاحِدُ یَا اَحَدُ یَا نُوْرُ یَا صَمَدُ یَا مَنْ مَلَاَتْ اَرْکَانُهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَسْئَلُکَ اَنْ تُسَخِّرَلِیْ قَلْبَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ کَمَا سَخَّرْتَ الْحَیَّةَ لِمُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ وَاَسْئَلُکَ اَنْ تُسَخِّرَلِیْ قَلْبَهٗ کَمَا سَخَّرْتَ لِسُلَیْمَانَ جُنُوْدَهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّیْرِ نَهُمْ یُوْزَعُوْنَ وَاَسْئَلُکَ اَنْ تُلَیِّنَ لِیْ قَلْبَهٗ کَمَا لَیَّنْتَ الْحَدِیْدَ لِدَاوٗدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَاَسْئَلُکَ اَنْ تُذَلِّلَ لِیْ قَلْبَهٗ کَمَا ذَلَّلْتَ نُوْرَ الْقَمَرِ لِنُوْرِ الشَّمْسِ یَا اَللّٰهُ هُوَ عَبْدُکَ وَ ابْنُ اَمَتِکَ اَخَذْتَ بِقَدَمَیْهِ وَبِنَاصِیَتِهٖ فَسَخِّرْهُ حَتّٰی یَقْضِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ وَمَا اُرِیْدُ بِکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ وَهُوَ عَلٰی

مَاهُوَ فِیمَا هُوَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ○

شروع نام سے اُس اللہ کے جو رحمٰن و رحیم ہے۔ خدایا، میں تجھ سے مانگتا ہوں، اے اللہ اے یکتا و یگانہ اے نور، اے بے نیاز اور وہ کہ جس کے اقتدار نے زمین و آسمان کو پر کر دیا ہے۔ میں تجھ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ میرے لئے فلاں بن فلاں (نام مع ولدیت لکھے) کے دل کو اس طرح مسخر کر دے، جیسے جناب موسیٰ علیہ السلام کے لئے سانپ مسخر کر دیا تھا، میں چاہتا ہوں کہ میرے لئے اس کا دِل یوں مسخر کر دے جیسے جناب سلیمان علیہ السلام کے لئے ان کی فوجوں کو مسخر کر دیا تھا۔ جن میں جن بھی تھے اور انسان بھی اور پرندے بھی کہ یہ سب صف بستہ رہتے تھے اور میں چاہتا ہوں کہ میرے لئے اسکا دل نرم کر دے جیسے جناب داؤد علیہ السلام کیلئے لوہا نرم کر دیا تھا اور میں سوال کرتا ہوں کہ تو اس کا دِل میرے لئے اس طرح حقیر کر دے جیسے چاندنی دھوپ کے مقابلے میں، یا اللہ وہ تیرا بندہ اور تیری کنیز کا فرزند ہے تو نے اس کے پیر اور پیشانی اپنے قبضہ قدرت میں رکھی ہے۔ تو اسے بے دست و پا کر دے تا کہ وہ میری یہ ضرورت اور جو چاہوں وہ بات پوری کر دے بلاشبہ تو ہی ہر چیز پر قادر ہے اور وہ اسی عالم میں ہے جس میں ہے اس حی و قیوم کے علاوہ کوئی اللہ نہیں۔

عظیم الشان، سریع الاجابت...... جلد قبول ہونے والی دُعا

فرمان حضرت امام موسیٰ کاظمؑ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَطَعْتُکَ فِیْ اَحَبِّ الْاَشْیَآءِ اِلَیْکَ وَهُوَ التَّوْحِیْدُ وَلَمْ اَعْصِکَ فِیْ اَبْغَضِ الْاَشْیَآءِ اِلَیْکَ وَهُوَ الْکُفْرُ. فَاغْفِرْلِیْ مَابَیْنَهُمَا یَا مَنْ اِلَیْهِ مَفَرِّیْ اٰمِنِّیْ مِمَّا فَزِعْتُ مِنْهُ اِلَیْکَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیَ الْکَثِیْرَ مِنْ مَعَاصِیْکَ وَاقْبَلْ مِنِّی الْیَسِیْرَ مِنْ طَاعَتِکَ یَا عُدَّتِیْ دُوْنَ الْعُدَدِ وَیَا رَجَائِیْ وَالْمُعْتَمَدَ وَیَا کَهْفِیْ وَالسَّنَدَ وَ یَا وَاحِدُ یَا اَحَدُ یَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ

وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مَنِ اصْطَفَیْتَهُمْ مِنْ خَلْقِکَ وَلَمْ تَجْعَلْ فِیْ خَلْقِکَ مِثْلَهُمْ اَحَدًا اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ تَفْعَلَ بِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِالْوَاحِدَانِیَّةِ الْکُبْرٰی وَالْمُحَمَّدِیَّةِ الْبَیْضَآءِ وَالْعَلَوِیَّةِ الْعُلْیَا وَبِجَمِیْعِ مَا احْتَجَجْتَ بِهٖ عَلٰی عِبَادِکَ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ حَجَبْتَهٗ عَنْ خَلْقِکَ فَلَمْ یَخْرُجْ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاجْعَلْ لِیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَ مَخْرَجًا وَارْزُقْنِیْ مِنْ حَیْثُ اَحْتَسِبُ وَمِنْ حَیْثُ لَا اَحْتَسِبُ اِنَّکَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ.

اس کے بعد اپنی حاجت طلب کرے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ خَلَقْتَنِیْ وَرَزَقْتَنِیْ وَ سَرَّرْتَنِیْ وَسَتَرْتَنِیْ وَ بَیْنَ الْعِبَادِ بِلُطْفِکَ خَوَّلْتَنِیْ اِذَا وَ هَیْتُ رَدَدْتَنِیْ وَاِذَا عَثَرْتُ اَقَلْتَنِیْ وَذِا مَرِضْتُ شَفَیْتَنِیْ وَ اِذَا دَعَوْتُکَ اَجَبْتَنِیْ سَیِّدِیْ اِرْضَ عَنِّیْ فَقَدْ اَرْضَیْتَنِیْ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّاهِرِیْنَ○

خداوندا! تو نے مجھے پیدا کیا، تو نے مجھے روزی دی، تو نے مجھے میری پردہ پوشی کی اور اپنے بندوں میں اپنے احسان سے سرفراز کیا، جب بھی کمزوری محسوس کی تو نے استواری عطا کی، جب بھی ٹھوکر لگی تو نے روکا، بیمار ہوا تو شفاء مرحمت فرمائی، جب بھی تجھے پکارا تو نے جواب دیا۔ میرے مولا مجھ سے خوش ہو جا کہ تو نے مجھے خوش رکھا اور اللہ کی رحمت ہو محمد ﷺ اور ان کی اولاد طاہرین پر۔

جناب امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص یہ دعا پڑھے اگر تمام جن و انس جمع ہونگے اُس شخص کو ضرر نہ پہنچا سکیں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَاِلَی اللّٰهِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِلَیْکَ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ وَ اِلَیْکَ وَجَّهْتُ وَجْهِیْ وَ اِلَیْکَ اَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ وَاِلَیْکَ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اَللّٰهُمَّ اَحْفَظْنِیْ بِحِفْظِ الْاِیْمَانِ مِنْ بَیْنَ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَ عَنْ یَمِیْنِیْ وَ عَنْ شِمَالِیْ

وَمِنْ فَوْقِی وَمِنْ تَحْتِی وَمِنْ قَبْلِ وَادْفَعْ عَنِّی بِحَوْلِکَ وَ قُوَّتِکَ فَاِنَّهٗ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِکَ○

جو بوقت صبح ان نقوش کو دیکھے تمام روز خوشی میں گزرے گا اور گناہ اُس کے آمرزیدہ ہونگے اور کل بلاؤں سے پناہ خدا میں رہے گا اور اپنے دشمنوں پر غالب رہیگا۔

حاکم کے روبرو پڑھے اُطْفَاتُ غَضَبُکَ یَا فُلَانَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه فلاں کی جگہ نام حاکم کا لیوے۔ دیگر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب حاکم کا سامنا ہو تو کہے کھٰیٰعٓصٓ اور ہر حرف پر اُس کے ایک انگلی داہنے ہاتھ کی بند کرے بطور مٹھی باندھنے کے پھر کہے حٰمٓعٓسٓقٓ اور اس کے بھی ہر حرف پر بائیں ہاتھ کی اُنگلی ایک ایک بند کرے پھر کہے وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمُ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْماً پھر دونوں مُٹھیاں اُس حاکم کے منہ پر کھولدے۔

سید ابن طاؤس نے محفوظ رہنے اور دشمن کے غلبہ کرنے اور مصیبت کے ظاہر ہونے، فقر اور سینے کی تنگی کے لئے ذکر فرمایا ہے اور یہ صحیفہ سجادیہ کے دعاؤں میں سے ایک دعا ہے پس جب ان چیزوں میں سے کسی ایک کا ڈر ہو تو اس دعا کو پڑھے اور پھر کفعمی کی مصباح کے حاشیہ میں فرمایا ہے کہ:

اس دعا کو امام علی نقی علیہ السلام نے یسع بن حمزہ قمی کو تعلیم دیا اور فرمایا کہ آل محمد علیہم السلام اس دعا کو مصیبت کے نازل ہونے اور دشمنوں کے غلبہ، خوف، فقر، تنگی سینہ کیلئے پڑھا کرتے تھے اور وہ دعا یہ ہے۔

یَا مَنْ تُحَلُّ بِهٖ عُقَدُ الْمَکَارِهِ وَیَامَنْ یُفْثَأُبِهٖ حَدُّ الشَّدَآئِدِ وَ یَامَنْ یُلْتَمَسُ مِنْهُ الْمَخْرَجُ اِلٰی رُوْحِ الْفَرَجِ ذَلَّتْ لِقُدْرَتِکَ الصِّعَابُ وَ تَسَبَّبَتْ بِلُطْفِکَ الْاَسْبَابُ وَجَرٰی بِقُدْرَتِکَ الْقَضَآءُ وَ مَضَتْ عَلٰی اِرَادَتِکَ الْاَشْیَآءُ فَهِیَ بِمَشِیَّتِکَ دُوْنَ قَوْلِکَ مُؤْتَمِرَةٌ وَّبِاِرَادَتِکَ دُوْنَ نَهْیِکَ مُنْزَجِرَةٌ اَنْتَ الْمَدْعُوُّ لِلْمُهِمَّاتِ وَاَنْتَ الْمَفْزَعُ فِی الْمُلِمَّاتِ لَا یَنْدَفِعُ مِنْهَا اِلَّا مَادَفَعْتَ وَلَا یَنْکَشِفُ مِنْهَا اِلَّا مَا کَشَفْتَ وَقَدْ نَزَلَ بِیْ یَارَبِّ مَا قَدْتَکَا

دَنِیْ ثِقْلُهٗ وَاَلَمَّ بِیْ مَاقَدْ بَهَظَنِیْ حَمْلُهٗ وَ بِقُدْرَتِکَ اَوْرَدْتَهٗ عَلَیَّ وَبِسُلْطَانِکَ وَجَّهْتَهٗ اِلَیَّ فَلَا مُصْدِرَ لِمَا اَوْرَدْتَ وَلَا صَارِفَ لِمَا وَجَّهْتَ وَلَا فَاتِحَ لِمَا اَغْلَقْتَ وَلَا مُغْلِقَ لِمَا فَتَحْتَ وَلَا مُیَسِّرَ لِمَا عَسَّرْتَ وَلَا نَاصِرَ لِمَنْ خَذَلْتَ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَافْتَحْ لِیْ یَا رَبِّ بَابَ الْفَرَجِ بِطَوْلِکَ وَاکْسِرْ عَنِّیْ سُلْطَانَ الْهَمِّ بِحَوْلِکَ وَاَنِلْنِیْ حُسْنَ النَّظَرِ فِیْمَا شَکَوْتُ وَاَذِقْنِیْ حَلَاوَةَ الصُّنْعِ فِیْمَا سَاَلْتُ وَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً وَ فَرَجًا هَنِیْئًا وَاجْعَلْ لِیْ مِنْ عِنْدِکَ مَخْرَجًا وَحِیًّا وَّلَا تَشْغَلْنِیْ بِالْاِهْتِمَامِ عَنْ تَعَاهُدِ فُرُوْضِکَ وَاسْتِعْمَالِ سُنَّتِکَ فَقَدْ ضِقْتُ لِمَا نَزَلَ بِیْ یَا رَبِّ ذَرْعاً وَ امْتَلَاْتُ بِحَمْلِ مَا حَدَثَ عَلَیَّ هَمّاً وَ اَنْتَ الْقَادِرُ عَلٰی کَشْفِ مَا مُنِیْتُ بِهٖ وَدَفْعِ مَا وَقَعْتُ فِیْهِ فَافْعَلْ بِیْ ذَالِکَ وَاِنْ لَّمْ اَسْتَوْجِبْهُ مِنْکَ یَا ذَالْعَرْشِ الْعَظِیْمِ. وَذَالْمَنِّ الْکَرِیْمِ فَاَنْتَ قَادِرٌ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اٰمِیْن رَبَّ الْعَالَمِیْنَ○

ردِ بلا اور مشکل کشائی کیلئے

حضرت علی علیہ السلام کی یہ دُعا سوال کرنے اور وابستگی طلب کرنے کیلئے ہے:

دعائے اعتصام بڑی مفید دعا ہے۔ ہر بلا سے نجات اور ہر مشکل میں آسانی ہوتی ہے۔ بلاؤں سے حفاظت کے لئے صبح کے وقت پڑھنا چاہئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اِعْتَصَمْتُ بِحَبْلِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْبَاعِثُ الْوَارِثُ○ اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْقَآئِمُ عَلٰی کُلِّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ○ اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ قَالَ لِلسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ائْتِیَا طَوْعًا وَ کَرْهًا وَ قَالَتَآ اَتَیْنَا طَآئِعِیْنَ○ اِعْتَصَمْتُ بِحَبْلِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ○ اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی یَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ○ اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَمَا

بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ○ اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يَرٰى وَلَا يُرٰى
وَهُوَ بِالْمَنْظَرِ الْاَعْلٰى رَبِّ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ○ اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ الَّذِىْ خَضَعَ كُلُّ شَىْءٍ لِعَظْمَتِهٖ ○ اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فِىْ
عُلُوِّهٖ وَانٍ وَفِىْ دُنُوِّهٖ عَالٍ وَ فِىْ سُلْطَانِهٖ قَوِىٌّ ○ اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ الْبَدِيْعُ الرَّفِيْعُ الْحَىُّ الدَّائِمُ الْبَاقِىُ الَّذِىْ لَا يَزُوْلُ ○ اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ
الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الَّذِىْ لَا تَصِفُ الْاَلْسُنُ قُدْرَتَهٗ ○ اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ الَّذِىْ لَآ
اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ○ اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامُ ○ اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ الْاَحَدُ الْفَرْدُ الصَّمَدُ الَّذِىْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○
اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَكْرَمُ الْاَكْرَمِيْنَ الكبر الاكبر الا على ○
اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ بِيَدِهِ الْخَيْرُ كُلُّهٗ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ
اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَافِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كل لهٗ
قَانِتُوْنَ ○ اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْحَكِيْمُ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمُ ○ اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ
الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ وَ اَنْتَ
اَعْلَمُ بِمَسْئَلَتِىْ وَاَطْلُبُ اِلَيْكَ وَ اَنْتَ الْعَالِمُ بِحَاجَتِىْ وَ اَرْغَبُ اِلَيْكَ وَ اَنْتَ
مُنْتَهٰى رَغْبَتِىْ فَيَا عَالِمَ الْخَفِيَّاتِ وَ سَامِكَ السَّمٰوٰتِ وَدَافِعَ الْبَلِيَّاتِ
وَمُطْلَبَ الْحَاجَاتِ وَ مُعْطِىَ السُّؤْلَاتِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَاتِمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى
اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ ○ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ خَطِيْئَتِىْ وَاِسْرَافِىْ فِىْ اَمْرِىْ كُلِّهٖ وَمَا
اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّىْ ○ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ خَطَايَاىَ وَ عَمْدِىْ وَجَهْلِىْ وَهَزْلِىْ وَجِدِّىْ
فَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِىْ ○ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا
اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ لِمُؤَخِّرُ وَ اَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ اِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ
تَغْفِرْ جَمِيْعًا اَىُّ عَبْدٍ لَّكَ لَآ اِلٰهَ ○

شروع نام اللہ مہربان بخشش کرنے والے کے۔ میں اللہ کے اُس رشتے سے
وابستہ ہوتا ہوں جو اللہ یکتا و یگانہ ہے‘ وہی مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے والا اور سب کا
وارث ہے۔ اس اللہ کے دامن عزت کو پکڑتا ہوں‘ جو وحدہٗ لاشریک ہے۔ وہ ہر ذات اور
اس کے اعمال کا نگراں ہے‘ میں اس اللہ کے دامن عزت سے وابستہ ہوتا ہوں‘ جو وحدہٗ لا
شریک ہے جس نے زمین اور آسمانوں سے کہا! تم دونوں خوشی یا ناخوشی کے ساتھ ہمارے حکم
کے لئے تیار رہو‘ دونوں نے کہا ہم خوشی سے تیار ہیں۔ اس اللہ سے سہارا طلب ہوں جو وحدہٗ
لاشریک ہے جسے سستی اور نیند نہیں آتی‘ اس اللہ سے پناہ طلب ہوں جو وحدہٗ لاشریک ہے وہ
رحمٰن ہے جو عرش پر بھی حکمران جسے آنکھوں کے اشارے بھی معلوم ہیں اور دلوں کے بھید بھی
میں اس اللہ سے پناہ مانگتا ہوں جو وحدہٗ لاشریک ہے‘ زمین و آسمان اور ان دونوں کے
درمیان اور خاک کے نیچے جو کچھ ہے وہ انہیں جانتا ہے‘ میں اس اللہ سے پناہ مانگتا ہوں جو
وحدہٗ لاشریک ہے وہ سب کو دیکھتا ہے مگر دکھائی نہیں دیتا حالانکہ وہ جلوہ گاہ نمایاں میں ہے‘
انجام و آغاز کا مالک ہے‘ اس اللہ سے وابستہ ہوں جو وحدہٗ لاشریک ہے جس کے حضور
میں عظمت کی وجہ سے تمام چیزیں گردن جھکائے ہیں۔ اس اللہ سے وابستگی چاہتا ہوں جو
وحدہٗ لاشریک ہے وہ بلندیوں کے باوجود قریب اور قریب ہوتے ہوئے بہت بلند اور اپنی
قدرت میں توانا ہے میں اس اللہ سے وابستگی چاہتا ہوں‘ جو وحدہٗ لاشریک ہے جس کی
قدرت زبانوں کے ذریعے سراہی نہیں جاسکتی‘ اس اللہ سے پناہ مانگتا ہوں جو وحدہٗ لاشریک
ہے وہ زندہ ہے اور قائم دائم ہے۔ جسے اُونگھ اور نیند نہیں آتی۔ اس اللہ سے وابستگی چاہتا
ہوں جو ایک ہے جس کا کوئی ساجھی نہیں‘ وہ انتہائی مہربان اور حد سے زیادہ احسان کرنے
والا‘ صاحب جلال و اعزاز ہے۔ اس اللہ سے وابستگی چاہتا ہوں جو وحدہٗ لاشریک ہے جو
یگانہ و یکتا اور ایسا بے نیاز ہے کہ نہ وہ کسی کا فرزند ہے نہ کوئی اور اس کا فرزند نہ کوئی اس کا
ہمسر۔ میں اُس اللہ سے وابستگی چاہتا ہوں جو وحدہٗ لاشریک ہے وہ کریموں سے بڑا کریم‘
بڑوں سے بڑا اور ممتاز تر ہے۔ میں اس اللہ کی وابستگی چاہتا ہوں جو وحدہٗ لاشریک ہے
نیکیاں اسی کے قبضہ قدرت میں ہیں اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ اس اللہ سے وابستگی چاہتا

ہوں جو وحدہٗ لاشریک ہے زمین و آسمان میں ہر چیز اس کی تسبیح خواں اور تمام چیزیں اُسی کی فرمان بردار ہیں۔ اس اللہ سے وابستگی چاہتا ہوں جو وحدہٗ لاشریک ہے وہ حی (زندہ) وحکیم (حکمت والا) سننے والا اور جاننے والا ہے۔ مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ میں اس اللہ سے پناہ مانگتا ہوں جو وحدہٗ لاشریک ہے۔ اسی پر توکل کرتا ہوں' وہی صاحب عرش بریں ہے۔ شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو نہایت مہربان اور بیحد رحم کرنے والا ہے۔ اے معبود! میں تجھ سے مانگتا ہوں حالانکہ میری تمنا کو اچھی طرح جانتا ہے' تجھ سے سوال کرتا ہوں حالانکہ تو میری ضرورت سے اچھی طرح واقف ہے۔ میں تیری طرف مائل ہوتا ہوں اور تو ہی میری رغبتوں کی انتہا ہے تو اے رازوں کے واقف اور اے آسمانوں کے بلند کرنے والے' اے بلاؤں کے دور کرنے والے' ضرورتوں کی منزل و مرکز' اے سوالات پورا کرنے والے۔ حضرت محمدؐ آخری نبی اور ان کی پاک و پاکیزہ اولاد پر رحمت نازل فرما۔ خدایا' میری خطائیں' میری اپنے معاملے میں تمام زیادتیاں' معاف کردے اور ان باتوں کو بھی معاف کردے جنہیں تو مجھ سے بہتر جانتا ہے۔ خدایا! میری غلطیاں' میرے ارادے اور جبری و ناواقفی' سنجیدگی و غیر سنجیدگی میں سرزد ہونے والے غلط اقدامات معاف فرمادے کیونکہ مجھ سے یہ سب کچھ ہوتا ہے' خدایا! جو گناہ پہلے کر چکا ہوں یا بعد میں سرزد ہوں جنہیں چھپایا ہو یا ظاہر کیا ہو۔ سب کچھ معاف فرما' کہ تو مقدم بھی ہے اور مؤخر بھی اور تو ہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ الٰہی اگر معاف فرما تو مکمل معافی دے کیونکہ وہ کون بندہ ہے جس نے گناہ نہ کئے ہوں۔

ہر مہم و مشکل کیلئے

امام علیہ السلام کی یہ دعا حمد و تعظیم و تنزیہہ خدا کے مضامین پر مشتمل اور ہر مہم و مشکل کے لئے کارآمد ہے۔ زیر نظر دعا میں اسمائے حسنیٰ اور صفات باری تعالیٰ کا ذکر ہے۔ ہر قسم کی پریشانی' ہر طرح کے خطرے اور ہر رنگ کی زحمت سے بچنے کی درخواست ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ حَیٌّ لَا تَمُوْتُ وَ صَادِقٌ لَا تَکْذِبُ وَ قَاهِرٌ لَا تُقْهَرُ وَ

خَالِقٌ لَا تُعَانُ وَ بَدِیْءٌ لَا تَنْفَدُ وَ قَرِیْبٌ لَا تَبْعُدُ وَ قَادِرٌ لَا تُضَامُ وَ غَافِرٌ لَا تَظْلِمُ وَ صَمَدٌ لَا تُطْعَمُ وَقَیُّوْمٌ لَا تَنَامُ وَ مُجِیْبٌ لَا تَسْاَمُ وَ بَصِیْرٌ لَا تَرْتَابُ وَ جَبَّارٌ لَا تُعَانُ وَ عَظِیْمٌ لَا تُرَامُ وَ عَلِیْمٌ لَا تُعَلَّمُ وَ قَوِیٌّ لَا تَضْعُفُ وَ حَلِیْمٌ عَالِمٌ لَا تَجْهَلُ وَ عَظِیْمٌ لَا تُوْصَفُ وَ وَفِیٌّ لَا تَخْلُفُ وَ عَدْلٌ لَا تَحِیْفُ وَ غَالِبٌ لَا تُغْلَبُ وَ غَنِیٌّ لَا تَفْتَقِرُ وَ کَبِیْرٌ لَا تَصْغُرُ وَ حَکَمٌ لَاتَجُوْرُ وَ وَکِیْلٌ لَا تَحْقَرُ وَ مَنِیْعٌ لَا تَقْهَرُ وَ مَعْرُوْفٌ لَا تُنْکَرُ وَ وَتْرٌ لَا تَسْتَاْنِسُ وَفَرْدٌ لَا تَسْتَشِیْرُ وَ وَهَّابٌ لَا تَمُلُّ وَ سَمِیْعٌ لَا تَذْهَلُ وَجَوَادٌ لَا تَبْخَلُ وَ عَزِیْزٌ لَا تَزِلُّ وَ حَافِظٌ لَا تَغْفُلُ وَ قَائِمٌ لَا تَسْهُوا وَ قَیُّوْمٌ لَا تَنَام وَ سَمِیْعٌ لَا تَشُکُّ وَ رَفِیْقٌ لَا تَعْنِفُ وَ حَلِیْمٌ لَا تَعْجَلُ وَ شَاهِدٌ لَا تَغِیْبُ وَ مُحْتَجِبٌ لَا تُرٰی وَ دَائِمٌ لَا تَفْنٰی وَ بَاقٍ لَا تَبْلٰی وَ وَاحِدٌ لَا تُشَبَّهُ وَ مُقْتَدِرٌ لَا تُنَازَعُ یَا کَرِیْمُ یَا جَوَادُ یَا مُتَکَرِّمُ یَا قَرِیْبُ یَا مُجِیْبُ یَا مُتَعَالُ یَا جَلِیْلُ یَا سَلَامُ یَا مُؤْمِنُ یَا مُهَیْمِنُ یَا عَزِیْزُ یَا مُتَعَزِّزُ یَا جَبَّارُ یَا مُتَجَبِّرُ یَا کَبِیْرُ یَا مُتَکَبِّرُ یَا طَاهِرُ یَا مُتَطَهِّرُ یَا قَادِرُ یَا مُقْتَدِرُ یَا مَنْ یُنَادٰی مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ بِاَلْسِنَةٍ شَتّٰی وَلُغَاتٍ مُخْتَلِفَةٍ وَ حَوَآئِجَ مُتَتَابِعَةٍ لَا یَشْغَلُکَ شَیْءٌ عَنْ شَیْءٍ اَنْتَ الَّذِیْ لَا تَبِیْدُ وَلَا تُفْنِیْکَ الدُّهُوْرُ وَلَا تُغَیِّرُکَ الْاَزْمِنَةُ وَلَا تُحِیْطُ بِکَ الْاَزْمِنَةُ وَلَا تَاْخُذُکَ نَوْمٌ وَلَا سِنَةٌ وَلَا یُشْبِهُکَ شَیْءٌ وَ کَیْفَ لَا تَکُوْنُ کَذٰلِکَ وَ اَنْتَ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ کُلُّ شَیْءٍ هَالِکٌ لَّا وَجْهَکَ الْکَرِیْمُ اَکْرَمَ الْوُجُوْهِ سُبُّوْحٌ ذِکْرُکَ قُدُّوْسٌ اَمْرُکَ وَاجِبٌ حَقُّکَ' نَافِذٌ قَضَاؤُکَ لَازِمٌ طَاعَتُکَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ یَسِّرْلِیْ مِنْ اَمْرِیْ مَا اَخَافُ عُسْرَهٗ اَنْ فَرِّجْ عَنِّیْ وَ عَنْ کُلِّ مُؤْمِنَةٍ مَا اَخَافُ قُرْبَهٗ وَ سَهِّلْ لِیْ مَا اَخَافُ صُعُوْبَتَهٗ وَ خَلِّصْنِیْ مِمَّا اَخَافُ هَلَکَتَهٗ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ' لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ' وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ٥

خداوندا! تو زندہ ہے تجھے کبھی فنا نہیں' اور سچا ہے کبھی جھوٹ نہیں بولتا' سب پر قادر

ہے تجھ پر کسی کو غلبہ نہیں‘ خالق ہے کسی سے مدد نہیں لیتا‘ تو ازل سے ہے اور فنا نہ ہوگا اور قریب ہے کبھی دور نہیں ہوتا۔ توانا ہے کوئی تجھ پر چھا نہیں سکتا۔ بخشتا ہے ظلم نہیں کرتا۔ بے نیاز ہے کوئی روزی نہیں دیتا۔ قیوم ہے غافل نہیں ہوتا۔ قبول کرتا ہے کبھی عاجز نہیں ہوتا‘ بصیر ہے کبھی شک نہیں کرتا۔ غالب ہے‘ کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا‘ صاحب عظمت ہے کوئی مقابل نہیں ہوسکتا۔ صاحب علم ہے کسی سے کچھ سیکھا نہیں‘ قوی ہے اور کمزور نہ ہوگا اور بردبار دو عالم ہے‘ ناواقف نہیں ہوسکتا‘ تو عظیم ہے تیری تعریف نہیں کی جاسکتی‘ وعدے پورے کرتا ہے‘ کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتا‘ عادل ہے ظلم نہیں کرتا‘ غالب ہے مغلوب نہیں ہوسکتا۔ غنی ہے محتاج نہیں ہوسکتا‘ بڑا ہے‘ کبھی چھوٹا نہیں بن سکتا‘ فیصلہ میں زیادتی نہیں کرتا‘ نگران ہے کوئی حقیر نہیں کر سکتا‘ محفوظ ہے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا‘ مشہور ہے کوئی ناواقف نہیں ہوسکتا‘ تو یکتا ہے‘ کوئی غمخوار نہیں چاہتا۔ بے مثال ہے کسی سے مشورہ نہیں لیتا‘ صاحب عطا ہے اور دل تنگ نہیں ہوتا‘ سنتا ہے اور کبھی نہیں بولتا‘ سخی ہے کبھی بخل نہیں کرتا‘ عزیز ہے ذلیل نہیں ہوسکتا ہے‘ حفاظت کرتا ہے غفلت نہیں کرسکتا‘ ذمہ دار عالم ہے اور بھولتا نہیں‘ قیوم ہے سوتا نہیں‘ سنتا ہے اور شک نہیں ہوسکتا‘ ساتھی ہے مگر سختی نہیں کرتا‘ بردبار ہے جلدی نہیں کرتا دیکھتا ہے اور غیر حاضر نہیں ہوسکتا۔ پردے میں ہے دیکھا نہیں جاسکتا‘ ہمیشہ سے ہے فنا نہیں ہوسکتا‘ باقی ہے اور کہنہ نہیں ہوسکتا‘ ایک ہے مگر تشبیہ نہیں دی جاسکتی‘ وہ با اقتدار ہے جس سے جھگڑا نہیں جا سکتا۔ اے کریم‘ اے جواد‘ اے صاحب کرم‘ اے قریب‘ اے جواب دینے والے‘ اے بلند‘ اے صاحب جلالت‘ اے سلام‘ اے مومن‘ اے محافظ‘ اے معزز‘ اے صاحب عزت‘ اے صاحب اقتدار‘ اے غالب‘ اے بزرگ و برتر‘ اے صاحب بزرگی‘ اے طاہر‘ اے پاک و پاکیزہ‘ اے قادر‘ اے مقتدر‘ اے وہ معبود جسے ہر گہرائی سے مختلف پہنچوں رنگا رنگ زبانوں اور مسلسل ضرورتوں میں پکارا جاتا ہے‘ تجھے ایک چیز دوسری چیز سے روگرداں نہیں کرتی‘ تو وہ ہے جو فنا نہ ہوگا اور زمانے ہلاک نہ کرسکیں گے‘ دنیا بدل نہ سکے گی‘ نہ زمانے تجھے گھیر سکتے ہیں‘ نہ تجھے سستی اور نیند آسکتی ہے‘ نہ کسی چیز سے مثال دی جاسکتی ہے‘ اور یہ کیوں نہ ہو تیری ذات تو ہر چیز کی خالق ہے۔ تیرے سوا کوئی اللہ ہی نہیں‘ ہر شے ہلاک ہوگی مگر تیری کریم ذات

برقرار رہے گی۔ تیری ذات ہر ذات سے زیادہ مکرم ہے‘ تیری یاد پاکیزہ‘ تیرا حکم ہر عیب سے ماورا تیرا حق واجب‘ تیرا فیصلہ نافذ‘ تیری فرمانبرداری لازم‘ خدایا محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت‘ میرے معاملات میں جن باتوں کی دشواریوں کا خوف ہے انہیں آسان کردے‘ اور جس دکھ سے مجھے ڈر ہے اسے میرے لئے اور ہر مومن و مومنہ کے دور کردے۔ جس کی زحمت سے ڈرتا ہوں۔ اے میرے لئے کمل کردے جس سے تباہی کا ڈر ہے۔ اس سے مجھے بچالے‘ اے ارحم الراحمین‘ اے صاحب جلال و کرم لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ‘ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الطَّاہِرِیْنَ۔

برائے وسعت رزق

اس دعا کا ورد وسعت رزق کے لئے مجرب ہے۔ بعض احباب جنہیں عربی زبان سے واقفیت نہیں انہوں نے اپنے طور پر کتابوں سے عبارتیں اخذ کر کے جنتریوں اور رسالوں میں شائع کردیں میرے سامنے عربی کے اصل ماخذ ہیں۔ صحیح اعراب کے ساتھ۔

☆ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o اَللّٰھُمَّ صُنْ وَجْھِیْ بِالْیَسَارِ وَلَا تُبَذِّلْ جَاھِیْ بِالْاِقْتَارِ فَاسْتَرْزِقَ طَالِبِیْ رِزْقِکَ وَاسْتَعْطِفَ شِرَارَ خَلْقِکَ وَ اَبْتَلٰی بِحَمْدِ مَنْ اَعْطَانِیْ وَ اُفْتَتَنَ بِذَمِّ مَنْ مَنَعَنِیْ وَ اَنْتَ مِنْ وَّرَآءِ ذٰلِکَ کُلِّہٖ وَلِیُّ الْاِعْطَاءِ وَالْمَنْعِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ o

بارالٰہا! تونگری عطا فرما کہ میری آبرو بچا محتاج کر کے میری عزت ضائع نہ کر کہ میں تجھ سے روزی طلب کرنے والوں سے روزی مانگوں‘ یا تیری شریر مخلوق سے توجہ کا طلبگار ہوں اور جو عطا کرے اس کی مدح میں مبتلا اور جو نہ دے اس کی مذمت میں آزمایا جاؤں‘ حالانکہ تو ان سب سے بلند اور دینے نہ دینے کا مالک ہے۔ بلاشبہ تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔

☆ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ o

یہ تسبیح سپر ہے قیامت کے دن بخشش اور دنیا و آخرت میں آبرومند فرمائے گا۔

☆ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ o

یہ تسبیح کرنے والا زندگی بھر فقر وفاقہ سے امان میں رہے گا۔ وحشت قبر سے محفوظ رہے گا اور بہشت کے در اُس پر کھل جائیں گے بحکم خداوند تعالیٰ۔

☆ يَا مُنْزِلَ الشِّفَآءِ وَ مُذْهِبَ الدَّآءِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهٖ وَ اَنْزِلْ عَلٰى وَجَعِي الشِّفَآءَ ○

اے شفا کے نازل کرنے والے اور اے بیماری کو دور کرنے والے درود نازل فرما حضرت محمدؐ اور ان کی آل پر اور میرے درد پر شفاء کا نزول ہو۔

☆ فَاكْفِنَا يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ، يَا كَافِيَ الْمُهِمَّاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ جو شخص اس آیت کو ایک مرتبہ دن میں پڑھے گا گویا اس نے ہزار قران پڑھے، ہزار حج کئے، ہزار عمرے کئے، ہزار بھوکوں کو کھانا کھلایا، ہزار شہیدوں پر نماز جنازہ پڑھی، ہزار غلاموں کو آزاد کیا۔

☆☆ ...... ☆☆ ☆☆ ...... ☆☆

دعائے حضرت اویس قرنیؓ

امام علیہ السلام کی یہ دعا حمد وثنائے خدا پر مشتمل ہے اور حضرت نے یہ دعا اویس قرنیؓ کو تعلیم دی تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ يَا سَلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الطَّاهِرُ الْمُطَهِّرُ الْقَاهِرُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ يَا مَنْ يُنَادٰى مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ بِاَلْسِنَةٍ شَتّٰى وَلُغَاتٍ مُخْتَلِفَةٍ وَ حَوَائِجَ اُخْرٰى، يَا مَنْ لَا يَشْغَلُهٗ شَاْنٌ عَنْ شَاْنٍ، اَنْتَ الَّذِيْ لَا تُغَيِّرُكَ الْاَزْمِنَةُ وَلَا تُحِيْطُ بِكَ الْاَمْكِنَةُ وَلَا تَاْخُذُكَ نَوْمٌ وَلَا سِنَةٌ يَسِّرْ لِيْ مِنْ اَمْرِيْ مَا اَخَافُ عُسْرَهٗ وَ فَرِّجْ لِيْ فِيْ اَمْرِيْ مَا اَخَافُ كَرْبَهٗ وَ سَهِّلْ لِيْ مِنْ اَمْرِيْ مَا اَخَافُ حُزْنَهٗ، سُبْحَانَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ ○ عَمِلْتُ سُوْٓءً وَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ

فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ نَبِيِّهٖ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا ○

شروع ساتھ نام اللہ کے جو بڑا مہربان اور رحیم ہے۔ اے اصل سلامتی وعافیت، اے حافظ حقیقی، اے صاحب اعزاز وسربلند، طاہر و پاکیزہ، غالب وقادر وصاحب اختیار، جسے ہر گہرائی سے مختلف زبانوں اور طرح طرح کی بولیوں میں رنگارنگ ضرورتوں میں پکارا جاتا ہے، اے وہ خدا جسے ایک حالت دُوسری حالت سے گھبراتی نہیں، تو ہی وہ ہے کہ جسے زمانے بدل نہیں سکتے مکان گھیر نہیں سکتے، نہ تجھے نیند آتی ہے نہ سستی، جس معاملے کی دشواری کا مجھے خوف ہے، اسے آسان فرمادے، جس بات کی تکلیف سے ڈر رہا ہوں، اسے آسان کردے، تو پاک ہے، تیرے سوا کوئی اللہ نہیں میں اقرار کرتا ہوں کہ غلط کار تھا۔ برے اعمال کئے، اپنے اوپر ظلم کیا ہے، اس لئے مجھے معاف فرمادے، کیونکہ گناہوں کو تیرے سوا کوئی معاف نہیں کر سکتا۔ عالموں کے پروردگار اللہ کی حمد میں کوئی طاقت وقوت بزرگ و برتر اللہ کے سوا نہیں، اللہ کی رحمت ہو نبی برحق محمد ﷺ اور اُن کی آل پر اور انہیں بہت سلامتیاں مرحمت ہوں۔

سید بن طاؤس نے کہا ہے حضرت فاطمۃ الزہراؑ نے ایسا کلام راوی کو بتایا جو حضرت رسول خدا ﷺ سے یاد کیا ہوا تھا اور جسے وہ صبح اور شام پڑھا کرتے تھے اور فرمایا کہ اگر تو چاہتا ہے کہ تجھے دُنیا میں کبھی تپ نہ ہو تو اس کلام کو ہمیشہ پڑھا کر اور وہ کلام یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ النُّوْرِ بِسْمِ اللّٰهِ نُوْرِ النُّوْرِ بِسْمِ اللّٰهِ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ هُوَ مُدَبِّرُ الْاُمُوْرِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ النُّوْرَ مِنَ النُّوْرِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ النُّوْرَ مِنَ النُّوْرِ وَ اَنْزَلَ النُّوْرَ عَلَى الطُّوْرِ فِيْ كِتَابٍ مَسْطُوْرٍ فِيْ رَقٍّ مَنْشُوْرٍ بِقَدَرٍ مَقْدُوْرٍ عَلٰى نَبِيٍّ مَحْبُوْرٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هُوَ بِالْعِزِّ مَذْكُوْرٌ وَبِالْفَخْرِ مَشْهُوْرٌ وَّ عَلَى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ مَشْكُوْرٌ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ ○

سلمان نے کہا کہ جب یہ دعا میں نے حضرت زہراؑ سے حاصل کی تو اس کو میں نے خدا کی قسم ایک ہزار سے زیادہ مکہ اور مدینہ کے لوگوں کو جو تپ میں مبتلا تھے بتلائی جنہیں اسکے

پڑھنے سے اللہ کے اذن سے شفاء حاصل ہوئی۔

استجابت و دعائے حضرت سجادؑ

حرز امام زین العابدین علیہ السلام سید ابن طاؤس نے مہج الدعوات کے دو مقام پر اس حرز کو امام زین العابدین علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا اَسْمَعَ السَّامِعِيْنَ يَا اَبْصَرَ النَّاظِرِيْنَ يَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِيْنَ يَا اَحْكَمَ الْحَاكِمِيْنَ يَا خَالِقَ الْمَخْلُوْقِيْنَ يَا رَازِقَ الْمَرْزُوْقِيْنَ يَا نَاصِرَ الْمَنْصُوْرِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا دَلِيْلَ الْمُتَحَيِّرِيْنَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنِيْ يَا مَالِكَ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ يَا صَرِيْخَ الْمَكْرُوْبِيْنَ يَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ اَنْتَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ الْكِبْرِيَاءُ رِدَاءُكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى وَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ وَ خَدِيْجَةَ الْكُبْرٰى وَالْحَسَنِ الْمُجْتَبٰى وَالْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ بِكَرْبَلَاءَ وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ الْبَاقِرِ وَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ الصَّادِقِ وَ مُوْسَى بْنِ جَعْفَرِ الْكَاظِمِ وَ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ التَّقِيِّ وَ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ النَّقِيِّ وَالْحَسَنِ ابْنِ عَلِيِّ الْعَسْكَرِيِّ وَالْحُجَّةِ الْقَائِمِ الْمَهْدِيِّ الْاِمَامِ الْمُنْتَظَرِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُمْ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُمْ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُمْ وَ اخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَالْعَنْ مَنْ ظَلَمَهُمْ وَ عَجِّلْ فَرَجَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ انْصُرْ شِيْعَةَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ ارْزُقْنِيْ رُؤْيَةَ قَائِمِ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اجْعَلْنِيْ مِنْ اَتْبَاعِهٖ وَ اَشْيَاعِهٖ وَالرَّاضِيْنَ بِفِعْلِهٖ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ٥

شیخ کفعمی نے بلد الامین میں حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے ایک دعا نقل کی ہے اور انہوں نے کہا کہ یہ دعا مقاتل بن سلیمان نے آنحضرتؑ سے روایت کی ہے اور ساتھ ہی مقاتل نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر کوئی شخص سو دفعہ اس دعا کو پڑھے اور اس

کی دعا مستجاب نہ ہو تو وہ مقاتل کو لعنت کرے اور وہ دعا یہ ہے:

اِلٰهِيْ كَيْفَ اَدْعُوْكَ وَ اَنَا اَنَا وَكَيْفَ اَقْطَعُ رَجَائِيْ مِنْكَ وَ اَنْتَ اَنْتَ اِلٰهِيْ اِذَا لَمْ اَسْئَلْكَ فَتُعْطِيَنِيْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ اَسْئَلُهٗ فَيُعْطِيَنِيْ اِلٰهِيْ اِذَا لَمْ اَدْعُوْكَ فَتَسْتَجِيْبُ لِيْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ اَدْعُوْهُ فَيَسْتَجِيْبُ لِيْ اِلٰهِيْ اِذَا لَمْ اَتَضَرَّعْ اِلَيْكَ فَتَرْحَمُنِيْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ اَتَضَرَّعُ اِلَيْهِ فَيَرْحَمُنِيْ اِلٰهِيْ فَكَمَا فَلَقْتَ الْبَحْرَ لِمُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَنَجَّيْتَهٗ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَاَنْ تُنَجِّيَنِيْ مِمَّا اَنَا فِيْهِ وَ تُفَرِّجَ عَنِّيْ فَرَجًا عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ بِفَضْلِكَ وَ رَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ٥

حمد و ثناء

امام علی علیہ السلام کی یہ دعا بھی حمد و ثناء کے موضوع پر ہے اور اویس قرنیؓ کو تعلیم فرمائی تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ٥ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ وَلَا اَسْئَلُ غَيْرَكَ وَ اَرْغَبُ اِلَيْكَ وَلَا اَرْغَبُ اِلٰى غَيْرِكَ اَسْئَلُكَ يَا اَمَانَ الْخَائِفِيْنَ وَ جَارَ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ اَنْتَ الْفَتَّاحُ ذُوالْخَيْرَاتِ مُقِيْلُ الْعَثَرَاتِ وَمَاحِي السَّيِّئَاتِ وَكَاتِبُ الْحَسَنَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ اَسْئَلُكَ بِاَفْضَلِ الْمَسَائِلِ كُلِّهَا وَاَنْجَحِهَا الَّتِيْ لَا يَنْبَغِيْ لِلْعِبَادِ اَنْ يَسْئَلُوْكَ اِلَّا بِهَا وَبِكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ وَ بِاَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى وَ اَمْثَالِكَ الْعُلْيَا وَ نِعَمِكَ الَّتِيْ لَا تُحْصٰى وَ بِاَكْرَمِ اَسْمَائِكَ عَلَيْكَ وَاَحَبِّهَا اِلَيْكَ وَ اَشْرَفِهَا عِنْدَكَ مَنْزِلَةً وَ اَقْرَبِهَا مِنْكَ وَسِيْلَةً وَاَجْزَلِهَا مَبْلَغًا وَ اَسْرَعِهَا مِنْكَ اِجَابَةً وَبِاسْمِكَ الْمَخْزُوْنِ الْجَلِيْلِ تجعل الْعَظِيْمِ الَّذِيْ تُحِبُّهٗ وَ تَرْضَاهُ وَ تَرْضٰى عَمَّنْ دَعَاكَ بِهٖ وَ تَسْتَجِيْبُ وَ حَقٌّ عَلَيْكَ اَنْ لَا تَحْرِمَ بِهٖ سَائِلَكَ وَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ فِي التَّوْرٰةِ

وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ وَبِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ
اَوْ لَمْ تُعَلِّمْهُ اَحَدًا وَبِكُلِّ اِسْمٍ دَعَاكَ بِهٖ حَمَلَةُ عَرْشِكَ وَمَلٰٓئِكَتُكَ وَ
اَصْفِيَآئُكَ مِنْ خَلْقِكَ وَبِحَقِّ السَّآئِلِيْنَ لَكَ وَالرَّاغِبِيْنَ اِلَيْكَ وَ
الْمُتَعَوِّذِيْنَ بِكَ وَالْمُتَضَرِّعِيْنَ اِلَيْكَ وَبِحَقِّ كُلِّ عَبْدٍ مُّتَعَبِّدٍ لَّكَ فِيْ بَرٍّ اَوْ
بَحْرٍ اَوْ سَهْلٍ اَوْ جَبَلٍ اَدْعُوْكَ دُعَآءَ مَنْ قَدِ اشْتَدَّتْ فَاقَتُهٗ وَعَظُمَ جُرْمُهٗ وَ
اَشْرَفَ عَلَى الْهَلَكَةِ وَضَعُفَتْ قُوَّتُهٗ وَمَنْ لَّا يَثِقُ بِشَيْءٍ مِّنْ عَمَلِهٖ وَلَا يَجِدُ
لِذَنْبِهٖ غَافِرًا غَيْرَكَ وَلَا لِسَعْيِهٖ شَاكِرًا سِوَاكَ هَرَبْتُ اِلَيْكَ غَيْرَ مُسْتَنْكِفٍ
وَلَا مُسْتَكْبِرٍ عَنْ عِبَادَتِكَ يَا اُنْسَ كُلِّ فَقِيْرٍ مُّسْتَجِيْرٍ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ
اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُو الْجَلَالِ
وَالْاِكْرَامِ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَاَنْتَ الرَّبُّ وَاَنَا الْعَبْدُ وَ
اَنْتَ الْمَالِكُ وَاَنَا الْمَمْلُوْكُ وَاَنْتَ الْعَزِيْزُ وَاَنَا الذَّلِيْلُ وَاَنْتَ الْغَنِيُّ وَاَنَا
الْفَقِيْرُ وَاَنْتَ الْحَيُّ وَاَنَا الْمَيِّتُ وَاَنْتَ الْبَاقِيْ وَاَنَا الْفَانِيْ وَاَنْتَ الْمُحْسِنُ وَاَنَا
الْمُسِيْءُ وَاَنْتَ الْغَفُوْرُ وَاَنَا الْمُذْنِبُ وَاَنْتَ الرَّحِيْمُ وَاَنَا الْخَاطِئُ وَاَنْتَ الْخَالِقُ
وَاَنَا الْمَخْلُوْقُ وَاَنْتَ الْقَوِيُّ وَاَنَا الضَّعِيْفُ وَاَنْتَ الْمُعْطِيْ وَاَنَا السَّآئِلُ وَاَنْتَ
الْاٰمِنُ وَاَنَا الْخَآئِفُ وَاَنْتَ الرَّازِقُ وَاَنَا الْمَرْزُوْقُ وَاَنْتَ اَحَقُّ مَنْ شَكَوْتُ اِلَيْهِ
وَاسْتَغَثْتُ بِهٖ وَرَجَوْتُهٗ لِاَنَّكَ كَمْ مِّنْ مُّذْنِبٍ قَدْ غَفَرْتَ لَهٗ وَكَمْ مِّنْ مُّسِيْءٍ
قَدْ تَجَاوَزْتَ عَنْهُ فَاغْفِرْ لِيْ وَتَجَاوَزْ عَنِّيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ مِمَّا نَزَلَ بِيْ وَلَا
تَفْضَحْنِيْ بِمَا جَنَيْتُهٗ عَلٰى نَفْسِيْ وَخُذْ بِيَدِيْ وَبِيَدِ وَالِدَيَّ وَوَلَدِيْ وَارْحَمْنَا
بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

رحمٰن اور رحیم اللہ کے نام سے شروع کر رہا ہوں۔ خداوند! لا محالہ تجھی سے مانگتا ہوں۔
کسی اور سے نہیں مانگوں گا۔ تیری طرف جھک رہا ہوں تیرے علاوہ کسی کا رخ نہ کروں گا
اے ڈرنے والوں کو اطمینان دینے والے! اے پناہ مانگنے والوں کی پناہ گاہ نیکیاں کرنے
اور نیکیاں قبول کرنے والا ہے۔ قرضوں کو معاف کرتا اور گناہوں کو کم فرماتا ہے غلطیاں مٹاتا

اور درجے بڑھاتا ہے۔ تجھ سے ہر قسم کی اچھی تمنائیں اور کامیاب ترین خواہشیں مانگتا ہوں‘
ایسی تمنائیں جن کے علاوہ تجھ سے کچھ مانگنا ہی اچھا نہیں اے اللہ! اے رحم کرنے والے‘ تجھے
قسم ہے اپنے اسمائے حسنیٰ‘ بلند ترین مثالوں اور ان نعمتوں کی قسم جن کا شمار نہیں ہو سکتا‘ اور ان
ناموں کا صدقہ جو تیرے نزدیک سب سے بلند اور محبوب ہیں جو مرتبے میں تیرے نزدیک
اشرف ہیں اور وسیلے میں تجھ سے زیادہ قریب ہیں اور منزلت میں زیادہ اہم ہیں‘ قبولیت کے
لئے زیادہ سے زیادہ با اثر ہیں‘ اور تیرے اسی نام کا واسطہ جو محفوظ ہے‘ جلیل ہے۔ بہت محترم
ہے بہت عظیم ہے جس سے تو خوش اور راضی ہے اور جو اس نام سے پکارے وہ بھی تیرا محبوب
ہے تو اس کی دعا بھی قبول فرماتا ہے اور تیرے اوپر اس کا یہ حق ہوتا ہے کہ اسے سوال میں
محروم نہ کرے اور (یہی نام نہیں) تجھے ہر اس نام کی قسم جو توریت انجیل زبور اور فرقان میں
ہے اور تمام وہ نام جو تیرے لئے مخصوص اور کسی ایک مخلوق کو تو نے بتائے ہوں یا کسی کو نہ
بھی بتایا ہو اور ہر وہ اسم جس سے تیرا عرش اٹھانے والے یا دوسرے فرشتے اور تیری
مخلوق کے منتخب افراد تجھے پکارتے ہوں تجھے اپنے مانگنے والوں اور تیری طرف جھکنے والوں
تجھ سے پناہ لینے اور فریاد کرنے والوں کے حق کی قسم اور ہر اس بندے کے حق کا صدقہ جو
تیری عبادت کرتا ہو۔ چاہے وہ خشکی و تری میں رہتا ہو اور میدان یا پہاڑ پر تجھے اس طرح
پکارے جیسے کسی کی ضرورت بہت سنگین اور جرم بہت بڑا ہو اور موت کے منہ پر پہنچ گیا ہو
قوت نے جواب دے دیا ہو نہ اسے اپنے کسی عمل پر بھروسہ رہا ہو۔ تیرے سوا گناہ کا بخشنے
والا کوئی اور تیرے علاوہ اس کی کوششوں کو سراہنے والا نہ رہا ہو۔ تیری بارگاہ میں بھاگ کر آیا
ہو اور بلا تکبر و اکراہ آیا ہو۔ تیری عبادت سے ہر بیکار اور ہر محتاج کے سہارے
تجھ سے سوال کر رہا ہوں‘ کیونکہ تیرے سوا کوئی اللہ نہیں۔ تو ہی بڑا مہربان بڑا احسان کرنے
والا آسمانوں اور زمین کا موجد‘ صاحب جلال و کرم غائب و حاضر سے واقف تو ہی رحمٰن و
رحیم ہے۔ (معبود) تو رب ہے اور میں بندہ تو مالک ہے میں تیری ملکیت تو صاحب
عزت ہے میں ذلیل تو غنی ہے ہم فقیر اور تو زندہ ہے ہم مردہ تو باقی ہے ہم فانی تو محسن ہے
ہم بدکار تو مغفرت کرنے والا اور ہم گنہگار تو رحیم ہے ہم خطا کار تو خالق ہے ہم مخلوق تو

قوی ہے ہم ضعیف' تو عطا کرنے والا' ہم مانگنے والے' تو مطمئن کرنے والا اور ہم خوف زدہ' تو روزی دینے والا ہم رزق حاصل کرنے والے' جس سے شکایت و درخواست و فریاد کرتا' ان میں سب سے زیادہ حق دار تو ہے۔ کیونکہ بہت سے گناہ گاروں کو تو نے بخش دیا' کتنے بدکاروں سے تو نے درگزر کی' تو اب مجھے بخش دے' مجھ سے بھی درگزر فرما' مجھ پر رحم کر' جو معیبت نازل ہوئی ہے اس سے محفوظ فرما۔ اپنے لئے جو غلطیاں کی ہیں ان کی وجہ سے رسوا نہ ہونے دے۔ مجھے اور میرے والدین' اور اولاد کی مدد فرما' ہم سب پر رحم کر' اپنے مہربانوں میں سب سے بڑے مہربان' اور صاحب جلال و کرم' ہم سب پر رحم فرما۔ (آمین یا رب العالمین)

سید بن طاؤس نے مہج الدعوات میں امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جبرئیل نے جناب رسول خدا ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ کسی پیغمبر کو میں تجھ سے زیادہ دوست نہیں رکھتا آپ یہ بہت پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَرٰى وَلَا تُرٰى وَاَنْتَ بِالْمَنْظَرِ الْاَعْلٰى وَاَنَّ اِلَيْكَ الْمُنْتَهٰى وَالرُّجْعٰى وَاَنَّ لَكَ الْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى وَاَنَّ لَكَ الْمَمَاتَ وَالْمَحْيَا وَرَبِّ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُذَلَّ اَوْ اُخْزٰى o

رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی دو دعائیں

حضرت رسول خدا ﷺ کی دعا ہے جو جن و انس سے مامون رہنے کا ذریعہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ مَاشَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَالَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ان ربی علی صراط مستقیم o

حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس دعا کو صبح و شام پڑھے تو خداوند عالم موکل چار فرشتوں جو اس کی حفاظت کریں گے آگے پیچھے دائیں بائیں سے اور وہ خدا

کی امان میں رہے گا اگر جن و انس کو ضرر پہنچانے کی کوشش کریں تو نہیں پہنچا سکیں گے اور وہ دعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَآءِ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ سَمٌّ وَلَا دَآءٌ بِسْمِ اللّٰهِ اَصْبَحْتُ وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى قَلْبِيْ وَنَفْسِيْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى دِيْنِيْ وَعَقْلِيْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى اَهْلِيْ وَمَالِيْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى مَا اَعْطَانِيْ رَبِّيْ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ سُلْطَانٍ شَدِيْدٍ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ مُّرِيْدٍ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَمِنْ شَرِّ قَضَاءِ السُّوْءِ وَمِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ اِنَّ وَلِيَّ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ o

غم و اندوہ کیلئے دعائیں

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں یہ وہ دعا ہے اگر کوئی پڑھے تو اسے نقصان نہیں پہنچے گا۔ خواہ اہل دنیا ضرر پہنچانے پر جمع ہو جائیں دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَاِلَى اللّٰهِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ وَاِلَيْكَ وَجَّهْتُ وَجْهِيْ وَاِلَيْكَ اَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ وَاِلَيْكَ فَوَّضْتُ اَمْرِيْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ بِحِفْظِ الْاِيْمَانِ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَمِنْ تَحْتِيْ وَمَا قِبَلِيْ وَادْفَعْ عَنِّيْ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ فَاِنَّهٗ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا

بِکَ ○

راوی نے کہا ہے ہم نے شکایت کی یا علیؑ ہماری دعا مستجاب نہیں ہوتی تو آپؑ نے فرمایا کہ تو دعا سریع الاجابۃ کو کیوں نہیں پڑھتا تو اس نے پوچھا کہ وہ کونسی دعا ہے آپؑ نے فرمایا کہ یہ پڑھو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الْعَظِیْمِ الْاَعْظَمِ الْاَجَلِّ الْاَکْرَمِ الْمَخْزُوْنِ الْمَکْنُوْنِ النُّوْرِ الْحَقِّ الْبُرْھَانِ الْمُبِیْنِ الَّذِیْ ھُوَ نُوْرٌ مَعَ نُوْرٍ وَ نُوْرٌ مِنْ نُوْرٍ وَ نُوْرٌ فِیْ نُوْرٍ وَ نُوْرٌ عَلٰی کُلِّ نُوْرٍ وَ نُوْرٌ فَوْقَ کُلِّ نُوْرٍ وَ نُوْرٌ تُضِیْٓئُ بِہٖ کُلُّ ظُلْمَۃٍ وَیُکْسَرُ بِہٖ کُلُّ شِدَّۃٍ وَ کُلُّ شَیْطَانٍ مَرِیْدٍ وَ کُلُّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ لَا تَقِرُّ بِہٖ اَرْضٌ وَلَا یَقُوْمُ بِہٖ سَمَآءٌ وَیَاْمَنُ بِہٖ کُلُّ خَائِفٍ وَ یَبْطُلُ بِہٖ سِحْرُ کُلِّ سَاحِرٍ وَبَغْیُ کُلِّ بَاغٍ وَ حَسَدُ کُلِّ حَاسِدٍ وَ یَتَصَدَّعُ لِعَظَمَتِہِ الْبَرُّ وَالْبَحْرُ وَیَسْتَقِلُّ بِہِ الْفُلْکُ حِیْنَ یَتَکَلَّمُ بِہِ الْمَلَکُ فَلَا یَکُوْنُ لِلْمَوْجِ عَلَیْہِ سَبِیْلٌ وَھُوَ اسْمُکَ الْاَعْظَمُ الْاَعْظَمُ الْاَجَلُّ النُّوْرُ الْاَکْبَرُ الَّذِیْ سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَکَ وَاسْتَوَیْتَ بِہٖ عَلٰی عَرْشِکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِمُحَمَّدٍ وَّ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَ اَسْئَلُکَ بِکَ وَبِھِمْ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تَفْعَلَ بِیْ کَذَا وَ کَذَا ○

کذا کذا کی جگہ اپنی حاجت طلب کرے۔

حضرت علی علیہ السلام کا معجزہ

کوفہ میں "دکۃ القضا" ایک چبوترہ تھا کہ جس پر امیر المومنین علیہ السلام بیٹھ کر قضاوت اور فیصلے کیا کرتے تھے اور وہاں پر ایک چھوٹا سا ستون تھا کہ جس پر یہ لکھا ہوا تھا "اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ" اور بیت الطشت اس مقام کا اس مسجد میں نام ہے کہ جہاں پر ایک لڑکی کے بارے میں جناب امیر المومنین علیہ السلام سے معجزہ ظاہر ہوا اور اس کا قصہ یہ ہے کہ ایک جوان لڑکی پانی میں نہا رہی تھی اور کسی طرح ایک جونک اس کے رحم میں

داخل ہوگئی جو خون پی پی کر کافی بڑی ہوگئی تھی اور اس کی وجہ سے اس کا پیٹ بہت بڑا ہوگیا تھا اس کے رشتہ دار اس کے متعلق بدگمان تھے کہ یہ بے شوہر ہوتے ہوئے حاملہ ہوچکی ہے وہ اس کو قتل کرنا چاہتے تھے اور اس کے فیصلے کے لئے اسے جناب امیر المومنین علیہ السلام کے پاس لے آئے جناب امیر المومنین علیہ السلام نے حکم دیا کہ مسجد میں ایک جگہ پر پردہ بنایا جائے آپ نے اس لڑکی کو اس پردہ میں بٹھایا اور دائی کو حکم دیا کہ اس کی حالت کی تفتیش کرے دائی نے تفتیش کے بعد عرض کی کہ یا امیر المومنین علیہ السلام یہ لڑکی حاملہ ہے اور اس کے پیٹ میں بچہ ہے۔ آپ نے اس کے بعد حکم دیا کہ ایک تھال گیلی مٹی اور کیچڑ سے پر کر کے لایا جائے اور اس میں اس لڑکی کو بٹھایا جائے جب ایسا کیا گیا اور اس جونک کو مٹی کی بو معلوم ہوئی تو وہ اس لڑکی کے پیٹ سے باہر نکل پڑی۔

تنگ دستی اور بیماری سے نجات

بلد الامین میں حضرت رسول صلعم سے روایت کی ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ خداوند عالم قیامت کے دن اس کے برے اعمال پر لوگوں کو مطلع نہ کرے اور اس کے گناہوں کے دفتر کو نہ کھولے تو اسے چاہئے کہ وہ ہر نماز کے بعد یہ پڑھا کرے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّ مَغْفِرَتَکَ اَرْجٰی مِنْ عَمَلِیْ وَ اِنَّ رَحْمَتَکَ اَوْسَعُ مِنْ ذَنْبِیْ اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ ذَنْبِیْ عِنْدَکَ عَظِیْمًا فَعَفْوُکَ اَعْظَمُ مِنْ ذَنْبِیْ اَللّٰھُمَّ اِنْ لَّمْ اَکُنْ اَھْلًا اَنْ تَرْحَمَنِیْ فَرَحْمَتُکَ اَھْلٌ اَنْ تَبْلُغَنِیْ وَتَسَعَنِیْ لِاَنَّھَا وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ○

کفعمی نے جناب رسول خدا ﷺ سے روایت کی ہے کہ ایک مرد نے آنحضرتؐ سے اپنی تنگ دستی اور بیماری کی شکایت کی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہر فریضہ نماز کے بعد یہ پڑھا کر:

تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ

وَ كَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ○

ایک دوسری روایت کی بنا پر آپ نے فرمایا کہ کوئی سختی مجھے درپیش نہیں آئی مگر جبرئیل علیہ السلام میرے سامنے آئے اور کہا کہ یہ دعا پڑھ۔ معتبر احادیث میں وارد ہوا ہے کہ دل کے وسواس' قرض' پریشانی' بیماری کے لئے اس دعا کو مکرر پڑھا جائے۔ بعض روایات میں ہے کہ اس دعا کے پہلے بھی ہے۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کا ورد کیا جائے

مقنعہ میں ہر نماز کی تعقیب کے بعد اس دعا کو لکھا ہے۔

اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِالْعِلْمِ وَزَيِّنَّا بِالْحِلْمِ وَجَمِّلْنَا بِالْعَافِيَةِ وَ كَرِّمْنَا بِالتَّقْوٰى اِنَّ وَلِيَّ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ ○

ابن بابویہؒ اور شیخ طوسیؒ وغیرہ نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے معتبر سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ جو شخص اس دنیا سے اس حالت میں جانا چاہے کہ وہ گناہوں سے اس طرح پاک وصاف ہو جیسے سونا کسی دوسری چیز کی ملاوٹ سے پاک ہوتا ہے اور اس سے قیامت میں کوئی شخص کسی ظلم کی دادرسی نہ کرے تو اسے ہر پنجگانہ نمازوں کے بعد سورۃ قل ھو اللہ احد بارہ مرتبہ پڑھنا چاہئے اور پھر اس کے بعد اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کر کے یہ دعا پڑھنا چاہئے اس کے بعد آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ عمل پوشیدہ رازوں میں سے ہے کہ جو مجھے رسول خداؐ نے تعلیم دیا اور فرمایا کہ میں امام حسن وامام حسین علیہ السلام کو بھی تعلیم دوں اور وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْمَكْنُوْنِ الْمَخْزُوْنِ الطَّاهِرِ الطُّهْرِ الْمُبَارَكِ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ وَ سُلْطَانِكَ الْقَدِيْمِ يَا وَاهِبَ الْعَطَايَا يَا مُطْلِقَ الْاُسَارٰى يَا فَكَّاكَ الرِّقَابِ مِنَ النَّارِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَفُكَّ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَاَخْرِجْنِيْ مِنَ الدُّنْيَا اٰمِنًا وَاَدْخِلْنِيْ الْجَنَّةَ سَالِمًا وَاجْعَلْ دُعَائِيْ اَوَّلَهٗ فَلَاحًا وَ اَوْسَطَهٗ نَجَاحًا وَاٰخِرَهٗ صَلَاحًا اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ○

تسبیحات اربع

شیخ طوسی ابن بابویہؒ حمیریؒ نے صحیح سند سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک دن رسالت مآبؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ جو کچھ تمہارے پاس مال واسباب ہے اگر اسے اکٹھا کر کے ایک دوسرے کے اوپر رکھو تو کیا آسمان تک پہنچ سکے گا۔ انہوں نے جواب دیا نہیں اے خدا کے رسول صلعم۔ آپؐ نے فرمایا آیا چاہتے ہو کہ میں تمہیں ایسی چیز بتلاؤں کہ جس کی جڑیں زمین پر ہو اور اس کی شاخیں آسمان پر انہوں نے کہا کہ ہاں اے خدا کے رسولؐ۔ آپؐ نے فرمایا کہ ہر نماز کے بعد تیس دفعہ یہ پڑھا کرو۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ○

کیونکہ اس کی جڑ زمین پر ہے اور اس کی شاخیں آسمان پر ہیں اور یہ آدمی کے اوپر مکان گرنے اور اسے غرق ہونے اور جلنے اور کوئیں میں گرنے' درندوں کے پھاڑنے' بری موت مرنے اور ہر اس بلاومصیبت سے جو اس دن نازل ہونے والی ہے سے محفوظ رکھتی ہے اور یہی باقیات الصالحات ہے جو قرآن میں وارد ہوا ہے۔ ایک دوسری صحیح سند سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ان تسبیحوں کو ہر نماز کے بعد چالیس مرتبہ اپنی نماز کی جگہ سے اٹھنے سے پہلے پڑھے تو جس حاجت کا اللہ تعالیٰ سے سوال کرے گا وہ پوری کر دی جائے گی۔ کلینیؒ اور ابن بابویہؒ اور دوسرے حضرات نے صحیح سند کے ساتھ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت جبرائیلؑ حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس قید خانہ میں آئے اور کہا کہ یہ ہر نماز کے بعد پڑھئے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ فَرَجًا وَّ مَخْرَجًا وَّ ارْزُقْنِيْ مِنْ حَيْثُ اَحْتَسِبُ وَ مِنْ حَيْثُ لَا اَحْتَسِبُ ○

صحیح سند سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص فریضہ نماز کے

بعد تیس دفعہ سبحان اللہ پڑھے تو اس کے بدن پر کوئی گناہ نہیں ہوگا مگر وہ گر جائے گا۔ ایک
دوسرے صحیح حدیث میں آنحضرت ﷺ سے منقول ہے کہ وہ زیادہ ذکر کرتا کہ جس کی خداوند
عالم نے قرآن میں مدح فرمائی ہے یہ ہے کہ تیس دفعہ سبحان اللہ ہر فریضہ نماز کے بعد پڑھا
جائے۔

قطب راوندیؒ نے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے برار بن عازبؓ
سے فرمایا کہ کیا چاہتا ہے کہ تجھے ایسی چیز بتلاؤں کہ جس کے بجا لانے سے تو اللہ کا واقعا
دوست بن جائے اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کہ ہر نماز کے بعد چار تسبیحوں کو دس مرتبہ
پڑھا کر اور اگر ایسا کرے تو تجھ سے دنیا میں ہزار مصیبتیں دور ہونگی جن میں سے ایک دین
سے مرتد ہو جانا ہے اور آخرت میں تیرے لئے ہزار درجے مہیا کئے جائیں گے جن میں سے
ایک یہ ہوگا کہ تو جناب رسول خدا ﷺ کے پڑوس میں رہے گا۔

کلینیؒ نے معتبر سند سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص
فریضہ نماز کے بعد تین مرتبہ یہ پڑھے:

یَا مَنْ یَّفْعَلُ مَا یَشَآءُ وَلَا یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ اَحَدٌ غَیْرُہٗ ٥

جو حاجت مانگے گا وہ پوری ہوگی۔

برقیؒ نے موثق سند سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص
نماز سے فارغ ہونے کے بعد اور اپنے زانوؤں کو ان کی جگہ سے اٹھانے سے پہلے دس مرتبہ
اس تہلیل کو پڑھے تو خداوند عالم چالیس ہزار اس کے گناہ مٹائے گا اور چالیس ہزار نیکیاں
اس کیلئے لکھے گا اور وہ یوں ہوگا کہ گویا بارہ مرتبہ قرآن کو ختم کیا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں تو سو مرتبہ اسے پڑھتا ہوں لیکن تمہارے لئے
دس مرتبہ ہی کافی ہے اور وہ تہلیل یہ ہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا
لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ٥

اس تہلیل کی بہت فضیلت وارد ہوئی ہے خصوصاً صبح اور عشاء کی نماز کے بعد اور

طلوع اور غروب آفتاب کے وقت۔

صبح اور شام کی دعائیں

اگر چاہے تو چھوڑ دے لیکن ہر صبح و شام اس دعا کو نہ چھوڑا کرے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اَسْتَغْفِرُکَ فِیْ هٰذَا الصَّبَاحِ وَ فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ لِاَهْلِ
رَحْمَتِکَ وَ اَبْرَاُ اِلَیْکَ مِنْ اَهْلِ لَعْنَتِکَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اَبْرَاُ اِلَیْکَ
فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ وَفِیْ هٰذَا الصَّبَاحِ مِمَّنْ نَحْنُ بَیْنَ ظَهْرَانِیْهِمْ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَ
مِمَّا کَانُوْ یَعْبُدُوْنَ اِنَّهُمْ کَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاسِقِیْنَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ مِنَ
السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ فِیْ هٰذَا الصَّبَاحِ وَفِیْ هٰذَا الْیَوْمِ بَرَکَةً عَلٰی اَوْلِیَآئِکَ وَ
عِقَابًا عَلٰی اَعْدَآئِکَ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاکَ وَعَادِ مَنْ عَادَاکَ اَللّٰهُمَّ اخْتِمْ
لِیْ بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ کُلَّمَا طَلَعَتْ شَمْسٌ اَوْ غَرَبَتْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ
وَارْحَمْهُمَا کَمَا رَبَّیَانِیْ صَغِیْرًا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَآءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّکَ تَعْلَمُ مُتَقَلَّبَهُمْ
وَمَثْوٰهُمْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْ اِمَامَ الْمُسْلِمِیْنَ بِحِفْظِ الْاِیْمَانِ وَانْصُرْهُ نَصْرًا عَزِیْزًا وَ
افْتَحْ لَهٗ فَتْحًا یَسِیْرًا وَ اجْعَلْ لَهٗ وَلَنَا مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطَانًا نَصِیْرًا اَللّٰهُمَّ الْعَنْ
فُلَانًا وَ فُلَانًا وَالْفِرَقَ الْمُخْتَلِفَةَ عَلٰی رَسُوْلِکَ وَ وُلَاةِ الْاَمْرِ بَعْدَ رَسُوْلِکَ
وَالْاَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهٖ وَ شِیْعَتِهِمْ وَاَسْئَلُکَ الزِّیَادَةَ مِنْ فَضْلِکَ وَالْاِقْرَارَ بِمَا جَآءَ
بِهٖ مِنْ عِنْدِکَ وَالتَّسْلِیْمَ لِاَمْرِکَ وَالْمُحَافَظَةَ عَلٰی مَا اَمَرْتَ بِهٖ لَا اَبْتَغِیْ بِهٖ
بَدَلًا وَلَا اَشْتَرِیْ بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ
اِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ وَلَا یَذِلُّ مَنْ وَالَیْتَ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ
سُبْحَانَکَ رَبَّ الْبَیْتِ تَقَبَّلْ مِنِّیْ دُعَآئِیْ وَمَا تَقَرَّبْتُ بِهٖ اِلَیْکَ مِنْ خَیْرٍ
فَضَاعِفْهُ لِیْ اَضْعَافًا کَثِیْرَةً وَاٰتِنَا مِنْ لَّدُنْکَ اَجْرًا عَظِیْمًا رَبِّ مَا اَحْسَنَ مَا
اَبْلَیْتَنِیْ وَ اَعْظَمَ مَا اَعْطَیْتَنِیْ وَ اَطْوَلَ مَا عَافَیْتَنِیْ وَاَکْثَرَ مَا سَتَرْتَ عَلَیَّ فَلَکَ

اَلْحَمْدُ یَا اِلٰهِیْ کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا عَلَیْهِ مِلَاَ السَّمٰوٰتِ وَمِلَاَ الْاَرْضِ وَمِلَاَمَا

شَآءَ رَبِّیْ وَ رَضِیَ وَکَمَا یَنْبَغِیْ لِوَجْهِ رَبِّیْ ذِی الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ٥

دعائے صباح

بعض مشہور دعاؤں میں ہے
حاجت روائی، مشکل کشائی کے لئے مجرب دعا ہے۔
ان میں سے ایک دعا "صباح" حضرت امیر المومنین علیہ السلام ہے اور وہ یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥ اَللّٰهُمَّ یَا مَنْ دَلَعَ لِسَانَ الصَّبَاحِ بِنُطْقِ

تَبَلُّجِهٖ وَ سَرَّحَ قِطَعَ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ بِغَیَاهِبِ تَلَجْلُجِهٖ وَاَتْقَنَ صُنْعَ الْفَلَکِ

الدَّوَّارِ فِیْ مَقَادِیْرِ تَبَرُّجِهٖ وَ شَعْشَعَ ضِیَآءَ الشَّمْسِ بِنُوْرِ تَاَجُّجِهٖ یَا مَنْ دَلَّ عَلٰی

ذَاتِهٖ بِذَاتِهٖ وَ تَنَزَّهَ عَنْ مُجَانَسَةِ مَخْلُوْقَاتِهٖ وَجَلَّ عَنْ مُلَآئَمَةِ کَیْفِیَّاتِهٖ یَا مَنْ

قَرُبَ مِنْ خَطَرَاتِ الظُّنُوْنِ وَ بَعُدَ عَنْ لَحَظَاتِ الْعُیُوْنِ وَ عَلِمَ بِمَا کَانَ قَبْلَ اَنْ

یَکُوْنَ یَامَنْ اَرْقَدَنِیْ فِیْ مِهَادِ اَمْنِهٖ وَ اَمَانِهٖ وَ اَیْقَظَنِیْ اِلٰی مَامَنَحَنِیْ بِهٖ مِنْ مِنَنِهٖ وَ

اِحْسَانِهٖ وَ کَفَّ اَکُفَّ السُّوْٓءِ عَنِّیْ بِیَدِهٖ وَ سُلْطَانِهٖ صَلِّ اللّٰهُمَّ عَلَی الدَّلِیْلِ

اِلَیْکَ فِی اللَّیْلِ الْاَلْیَلِ وَالْمَاسِکِ مِنْ اَسْبَابِکَ بِحَبْلِ الشَّرَفِ الْاَطْوَلِ

وَالنَّاصِعِ الْحَسَبِ فِیْ ذِرْوَةِ الْکَاهِلِ الْاَعْبَلِ وَالثَّابِتِ الْقَدَمِ عَلٰی زَحَالِیْفِهَا فِی

الزَّمَنِ الْاَوَّلِ وَعَلٰی اٰلِهِ الْاَخْیَارِ الْمُصْطَفَیْنَ الْاَبْرَارِ وَافْتَحِ اللّٰهُمَّ لَنَا مَصَارِیْعَ

الصَّبَاحِ بِمَفَاتِیْحِ الرَّحْمَةِ وَالْفَلَاحِ وَاَلْبِسْنِیْ اللّٰهُمَّ مِنْ اَفْضَلِ خِلَعِ الْهِدَایَةِ

وَالصَّلَاحِ وَ اَغْرِسِ اللّٰهُمَّ بِعَظَمَتِکَ فِیْ شِرْبِ جَنَانِیْ یَنَابِیْعَ الْخُشُوْعِ وَاَجْرِ

اَللّٰهُمَّ لِهَیْبَتِکَ مِنْ اٰمَاقِیْ زَفَرَاتِ الدُّمُوْعِ وَ اَدِّبِ اللّٰهُمَّ نَزَقَ الْخُرْقِ مِنِّیْ

بِاَزِمَّةِ الْقُنُوْعِ اِلٰهِیْ اِنْ لَّمْ تَبْتَدِئْنِی الرَّحْمَةُ مِنْکَ بِحُسْنِ التَّوْفِیْقِ فَمَنِ

السَّالِکُ بِیْ اِلَیْکَ فِیْ وَاضِحِ الطَّرِیْقِ وَاِنْ اَسْلَمَتْنِیْ اَنَاتُکَ لِقَائِدِ الْاَمَلِ

وَالْمُنٰی فَمَنِ الْمُقِیْلُ عَثَرَاتِیْ مِنْ کَبَوَاتِ الْهَوٰی وَاِنْ خَذَلَنِیْ نَصْرُکَ عِنْدَ

مُحَارَبَةِ النَّفْسِ وَالشَّیْطَانِ فَقَدْ وَکَلَنِیْ خِذْلَانُکَ اِلٰی حَیْثُ النَّصَبِ

وَالْحِرْمَانِ اِلٰهِیْ اَتَرَانِیْ مَا اَتَیْتُکَ اِلَّا مِنْ حَیْثُ الْاٰمَالِ اَمْ عَلِقْتُ بِاَطْرَافِ

حِبَالِکَ اِلَّا حِیْنَ بَاعَدَتْنِیْ ذُنُوْبِیْ عَنْ دَارِ الْوِصَالِ فَبِئْسَ الْمَطِیَّةُ الَّتِی امْتَطَتْ

نَفْسِیْ مِنْ هَوَاهَا فَوَاهًا لَهَا لِمَا سَوَّلَتْ لَهَا ظُنُوْنُهَا وَمُنَاهَا وَتَبًّا لَهَا لِجُرْاَتِهَا

عَلٰی سَیِّدِهَا وَمَوْلَاهَا اِلٰهِیْ قَرَعْتُ بَابَ رَحْمَتِکَ بِیَدِ رَجَآئِیْ وَ هَرَبْتُ

اِلَیْکَ لَاجِئًا مِنْ فَرْطِ اَهْوَآئِیْ وَ عَلَّقْتُ بِاَطْرَافِ حِبَالِکَ اَنَامِلَ وَلَآئِیْ

فَاصْفَحِ اللّٰهُمَّ عَمَّا کُنْتُ اَجْرَمْتُهٗ مِنْ زَلَلِیْ وَ خَطَآئِیْ وَ اَقِلْنِیْ مِنْ صَرْعَةِ

رِدَآئِیْ فَاِنَّکَ سَیِّدِیْ وَ مَوْلَایَ وَ مُعْتَمَدِیْ وَ رَجَآئِیْ وَ اَنْتَ غَایَةُ مَطْلُوْبِیْ

وَمُنَایَ فِیْ مُنْقَلَبِیْ وَ مَثْوَایَ اِلٰهِیْ کَیْفَ تَطْرُدُ مِسْکِیْنًا اِلْتَجَاَ اِلَیْکَ مِنَ

الذُّنُوْبِ هَارِبًا اَمْ کَیْفَ تُخَیِّبُ مُسْتَرْشِدًا قَصَدَ اِلٰی جَنَابِکَ سَاعِیًا اَمْ کَیْفَ

تَرُدُّ ظَمْاٰنَ وَرَدَ اِلٰی حِیَاضِکَ شَارِبًا کَلَّا وَحِیَاضُکَ مُتْرَعَةٌ فِیْ ضَنْکِ

الْمُحُوْلِ وَ بَابُکَ مَفْتُوْحٌ لِلطَّلَبِ وَالْوُغُوْلِ وَ اَنْتَ غَایَةُ الْمَسْئُوْلِ وَ نِهَایَةُ

الْمَاْمُوْلِ اِلٰهِیْ هٰذِهٖ اَزِمَّةُ نَفْسِیْ عَقَلْتُهَا بِعِقَالِ مَشِیَّتِکَ وَ هٰذِهٖ اَعْبَآءُ ذُنُوْبِیْ

دَرَاْتُهَا بِعَفْوِکَ وَ رَحْمَتِکَ وَ هٰذِهٖ اَهْوَآئِیَ الْمُضِلَّةُ وَ کَلْتُهَا اِلٰی جَنَابِ

لُطْفِکَ وَرَاْفَتِکَ فَاجْعَلِ اللّٰهُمَّ صَبَاحِیْ هٰذَا نَازِلًا عَلَیَّ بِضِیَآءِ الْهُدٰی

وَبِالسَّلَامَةِ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَمَسَآئِیْ جُنَّةً مِنْ کَیْدِ الْعِدٰی وَ وِقَایَةً مِنْ

مُرْدِیَاتِ الْهَوٰی اِنَّکَ قَادِرٌ عَلٰی مَاتَشَآءُ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ

الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ

عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تُوْلِجُ اللَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِی اللَّیْلِ وَ تُخْرِجُ

الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ مَنْ ذَا یَعْرِفُ قَدْرَکَ فَلَا یَخَافُکَ وَمَنْ ذَا یَعْلَمُ مَا اَنْتَ فَلَا یَهَابُکَ اَلَّفْتَ بِقُدْرَتِکَ الْفِرَقَ وَ فَلَقْتَ بِلُطْفِکَ الْفَلَقَ وَاَنَرْتَ بِکَرَمِکَ دَیَاجِیَ الْغَسَقِ وَاَنْهَرْتَ الْمِیَاهَ مِنَ الصُّمِّ الصَّیَاخِیْدِ عَذْبًا وَ اُجَاجًا وَ اَنْزَلْتَ مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَآءً ثَجَّاجًا وَجَعَلْتَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لِلْبَرِیَّةِ سِرَاجًا وَّ هَّاجًا مِنْ غَیْرِ اَنْ تُمَارِسَ فِیْمَا ابْتَدَاْتَ بِهٖ لُغُوْبًا وَّلَا عِلَاجًا فَیَامَنْ تَوَحَّدَ بِالْعِزِّ وَالْبَقَآءِ وَ قَهَرَ عِبَادَهٗ بِالْمَوْتِ وَالْفَنَآءِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الْاَتْقِیَآءِ وَاسْمَعْ نِدَآئِیْ وَاسْتَجِبْ دُعَآئِیْ وَحَقِّقْ بِفَضْلِکَ اَمَلِیْ وَرَجَآئِیْ یَا خَیْرَ مَنْ دُعِیَ لِکَشْفِ الضُّرِّ وَالْمَاْمُوْلِ لِکُلِّ عُسْرٍ وَّ یُسْرٍ بِکَ اَنْزَلْتُ حَاجَتِیْ فَلَا تَرُدَّنِیْ مِنْ سَنِیِّ مَوَاهِبِکَ خَآئِبًا یَا کَرِیْمُ یَا کَرِیْمُ یَا کَرِیْمُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰاحِمِیْنَ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ○

پس سجدہ میں جائے اور یہ کہے:

اِلٰهِیْ قَلْبِیْ مَحْجُوْبٌ وَّنَفْسِیْ مَعْیُوْبٌ وَ عَقْلِیْ مَغْلُوْبٌ وَهَوَآئِیْ غَالِبٌ وَّطَاعَتِیْ قَلِیْلٌ وَّ مَعْصِیَتِیْ کَثِیْرٌ وَّلِسَانِیْ مُقِرٌّ بِالذُّنُوْبِ فَکَیْفَ حِیْلَتِیْ یَا سَتَّارَ الْعُیُوْبِ وَ یَا عَلَّامَ الْغُیُوْبِ وَیَا کَاشِفَ الْکُرُوْبِ اِغْفِرْ ذُنُوْبِیْ کُلَّهَا بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ یَا غَفَّارُ یَا غَفَّارُ یَا غَفَّارُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰاحِمِیْنَ○

مؤلف کہتا ہے کہ اس دعا کو علامہ مجلسیؒ نے بحار کی کتاب دعا اور صلوٰۃ میں ایک خاص بیان کے ساتھ ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ دعا مشہور دعاؤں میں سے ہے میں نے سوائے مصباح سید بن باقی رضوان اللہ علیہ کے اور کسی معتبر کتاب میں اسے نہیں پایا پھر فرمایا کہ اس دعا کو صبح کی نماز کے بعد پڑھنا مشہور ہے سید بن باقی نے اسے صبح کی نافلہ کے بعد پڑھنے کی روایت کی ہے۔ بہر حال جس پر بھی عمل کیا جائے بہتر ہے۔

آئمہ معصومینؑ کے اسماء اور ہفتہ کے دنوں کی تعین

آئمہ علیہم السلام و نبی کریم ﷺ کے اسماء کے ساتھ ہفتے کے ایام کی تعین اور ان کی ہر دن کی زیارت میں ہے سید بن طاؤسؒ نے جمال الاسبوع میں کہا ہے کہ ابن بابویہؒ نے صقر بن ابی ولف سے روایت کی ہے کہ جب متوکل نے امام علی نقی علیہ السلام کو سر من رائی کی طرف بلایا میں ایک دن اس کے پاس آنحضرتؑ کی احوال پرسی کے لئے گیا۔ میں نے عرض کی اے میرے مولا ایک حدیث جناب رسول خدا ﷺ سے نقل ہوئی ہے کہ جس کا معنی میں نے نہیں سمجھا آپ نے فرمایا کہ کونسی وہ حدیث ہے میں نے وہ حدیث نقل کی کہ:

لَا تُعَادُوْا الْاَیَّامَ فَتُعَادِیْکُمْ

یعنی دنوں سے دشمنی مت کرو ورنہ وہ بھی تم سے دشمنی کریں گے۔

آپ نے فرمایا کہ دنوں سے مراد جب تک زمین و آسمان موجود ہیں ہم لوگ ہیں۔ ہفتہ جناب رسول خدا ﷺ، اتوار امیر المومنینؑ، پیر حسن و حسین علیہما السلام، منگل علی بن الحسین، محمد ابن علی و جعفر بن محمد علیہم السلام، بدھ موسیٰ کاظم علی بن موسیٰ و محمد بن علی علیہم السلام اور میں، جمعرات میرے فرزند حسن اور جمعہ میرے فرزند کے اُس فرزند کیلئے کہ جس کے پاس اہل حق جمع ہونگے یہ ہے۔ دنوں سے مراد لہٰذا دنوں سے دُنیا میں دشمنی مت رکھو ورنہ وہ تم سے آخرت میں دشمنی کریں گے اس کے بعد حضرت نے فرمایا کہ مجھ سے وداع کر کے واپس چلا جا کیونکہ میں تمہارے متعلق مطمئن نہیں ہوں کہ تمہیں کوئی اذیت نہ پہنچے۔ سیدؒ نے اسی حدیث کو دوسری سند سے قطب راوندیؒ سے نقل کیا ہے اس کے بعد فرمایا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ۔

حضرت رسول خدا صلعم کی زیارت ہفتہ کے دن

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُهٗ وَ اَنَّکَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّکَ وَ نَصَحْتَ لِاُمَّتِکَ وَجَاهَدْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ اَدَّیْتَ الَّذِیْ عَلَیْکَ مِنَ الْحَقِّ وَ اَنَّکَ قَدْ رَؤُفْتَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ وَ غَلُظْتَ عَلَی الْکَافِرِیْنَ وَ عَبَدْتَ اللّٰهَ مُخْلِصًا حَتّٰی اَتٰکَ الْیَقِیْنُ فَبَلَغَ اللّٰهُ بِکَ اَشْرَفَ

مَحِلِّ الْمُكَرَّمِيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اسْتَنْقَذَنَا بِکَ مِنَ الشِّرْکِ وَالضَّلَالِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَ صَلَوَاتِ مَلٰٓئِکَتِکَ وَ اَنْبِیَآئِکَ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ وَ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِیْنَ وَمَنْ سَبَّحَ لَکَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ وَ نَبِیِّکَ وَ اَمِیْنِکَ وَ نَجِیِّکَ وَ حَبِیْبِکَ وَصَفِیِّکَ وَ صِفْوَتِکَ وَ خَاصَّتِکَ وَ خَالِصَتِکَ وَ خِیَرَتِکَ مِنْ خَلْقِکَ وَ اَعْطِهِ الْفَضْلَ وَالْفَضِیْلَةَ وَالْوَسِیْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا یَغْبِطُهٗ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا اِلٰهِیْ فَقَدْ اَتَیْتُ نَبِیَّکَ مُسْتَغْفِرًا تَآئِبًا مِنْ ذُنُوْبِیْ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَ اغْفِرْهَا لِیْ یَا سَیِّدَنَا اَتَوَجَّهُ بِکَ وَبِاَهْلِ بَیْتِکَ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی رَبِّکَ وَ رَبِّیْ لِیَغْفِرَ لِیْ ٥

پھر تین مرتبہ کہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ٥ پھر کہو

اُصِبْنَا بِکَ یَا حَبِیْبَ قُلُوْبِنَا فَمَا اَعْظَمَ الْمُصِیْبَةَ بِکَ حَیْثُ انْقَطَعَ عَنَّا الْوَحْیُ وَ حَیْثُ فَقَدْنَاکَ فَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ یَا سَیِّدَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْکَ وَ عَلٰی اٰلِ بَیْتِکَ الطَّاهِرِیْنَ هٰذَا یَوْمُ السَّبْتِ وَهُوَ یَوْمُکَ وَ اَنَا فِیْهِ ضَیْفُکَ وَ جَارُکَ فَاَضِفْنِیْ وَ اَجِرْنِیْ فَاِنَّکَ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الضِّیَافَةَ وَمَاْمُوْرٌ بِالْاِجَارَةِ فَاَضِفْنِیْ وَ اَحْسِنْ ضِیَافَتِیْ وَ اَجِرْنَا وَ اَحْسِنْ اِجَارَتَنَا بِمَنْزِلَةِ اللّٰهِ عِنْدَکَ وَ عِنْدَ اٰلِ بَیْتِکَ وَ بِمَنْزِلَتِهِمْ عِنْدَهٗ وَبِمَا اسْتَوْدَعَکُمْ مِنْ عِلْمِهٖ فَاِنَّهٗ اَکْرَمُ الْاَکْرَمِیْنَ ٥

زیارت حضرت امیر المومنینؑ

اُس شخص کی روایت کی بنا پر کہ جس نے بیداری میں دیکھا کہ جناب صاحب الزمان علیہ السلام نے آنحضرتؑ کی زیارت ان کلمات سے اتوار کے دن پڑھی۔

اَلسَّلَامُ عَلَی الشَّجَرَةِ النَّبَوِیَّةِ وَالدَّوْحَةِ الْهَاشِمِیَّةِ الْمُضِیْئَةِ الْمُثْمِرَةِ

بِالنُّبُوَّةِ الْمُوْنِقَةِ بِالْاِمَامَةِ وَعَلٰی ضَجِیْعَیْکَ اٰدَمَ وَ نُوْحٍ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَ عَلٰی اَهْلِ بَیْتِکَ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَ عَلَی الْمَلٰٓئِکَةِ الْمُحْدِقِیْنَ بِکَ وَالْحَآفِّیْنَ بِقَبْرِکَ یَا مَوْلَایَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ هٰذَا یَوْمُ الْاَحَدِ وَهُوَ یَوْمُکَ وَ بِاسْمِکَ وَاَنَا ضَیْفُکَ فِیْهِ وَجَارُکَ فَاَضِفْنِیْ یَا مَوْلَایَ وَ اَجِرْنِیْ فَاِنَّکَ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الضِّیَافَةَ وَ مَاْمُوْرٌ بِالْاِجَارَةِ فَافْعَلْ مَا رَغِبْتُ اِلَیْکَ فِیْهِ وَ رَجَوْتُهٗ مِنْکَ بِمَنْزِلَتِکَ وَ اٰلِ بَیْتِکَ عِنْدَ اللّٰهِ وَ مَنْزِلَتِهٖ عِنْدَکُمْ وَ بِحَقِّ ابْنِ عَمِّکَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَعَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ ٥

زیارت حضرت فاطمہ زہراؑ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا مُمْتَحَنَةُ امْتَحَنَکِ الَّذِیْ خَلَقَکِ فَوَجَدَکِ لِمَا امْتَحَنَکِ صَابِرَةً اَنَا لَکِ مُصَدِّقٌ صَابِرٌ عَلٰی مَا اَتٰی بِهٖ اَبُوْکِ وَوَصِیُّهٗ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمَا وَاَنَا اَسْئَلُکِ اِنْ کُنْتُ صَدَّقْتُکِ اِلَّا اَلْحَقْتِنِیْ بِتَصْدِیْقِیْ لَهُمَا لِتُسَرَّ نَفْسِیْ فَاشْهَدِیْ اَنِّیْ ظَاهِرٌ بِوِلَایَتِکِ وَوِلَایَةِ اٰلِ بَیْتِکِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ ٥

دوسری روایت زیارت

اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا مُمْتَحَنَةُ امْتَحَنَکِ الَّذِیْ خَلَقَکِ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَکِ وَ کُنْتِ لِمَا امْتَحَنَکِ بِهٖ صَابِرَةً وَ نَحْنُ لَکِ اَوْلِیَآءُ مُصَدِّقُوْنَ وَلِکُلِّ مَا اَتٰی بِهٖ اَبُوْکِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَ اَتٰی بِهٖ وَصِیُّهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ مُسَلِّمُوْنَ وَ نَحْنُ نَسْئَلُکِ اَللّٰهُمَّ اِذْ کُنَّا مُصَدِّقِیْنَ لَهُمْ اَنْ تُلْحِقَنَا بِتَصْدِیْقِنَا

بِالدَّرَجَةِ الْعَالِيَةِ لِنُبَشِّرَ اَنْفُسَنَا بِاَنَّا قَدْ طَهُرْنَا بِوَلَايَتِهِمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

زیارت حضرت حسنین علیہ السلام

سوموار کا دن حضرت امام حسنؑ و امام حسینؑ علیہم السلام کا ہے۔ امام حسن علیہ السلام کی زیارت یوں پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صِفْوَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْنَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نور الله اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صراط الله اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَيَانَ حُكْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاصِرَ دِيْنِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا السَّيِّدُ الزَّكِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْبَرُّ الْوَفِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ ايها القائم الامين السلام عليك ايها العالم بالتاويل اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْهَادِي الْمَهْدِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الطَّاهِرُ الزَّكِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا التَّقِيُّ النَّقِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْحَقُّ الْحَقِيْقُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الشَّهِيْدُ الصِّدِّيْقُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا مُحَمَّدِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ۔

زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَ اَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ عَبَدْتَ اللّٰهَ مُخْلِصًا وَ جَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ حَتّٰى اَتٰيكَ الْيَقِيْنُ فَعَلَيْكَ السَّلَامُ مِنِّيْ مَابَقِيْتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَعَلٰى اٰلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ اَنَا يَا مَوْلَايَ مَوْلًى لَكَ وَلِاٰلِ بَيْتِكَ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ وَ حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ مُؤْمِنٌ بِسِرِّكُمْ وَجَهْرِكُمْ وَظَاهِرِكُمْ وَ بَاطِنِكُمْ لَعَنَ اللّٰهُ اَعْدَآئَكُمْ مِنَ

اَلْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَاَنَا اَبْرَءُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْهُمْ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ هٰذَا يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَهُوَ يَوْمُكُمَا وَ بِاسْمِكُمَا وَ اَنَا فِيْهِ ضَيْفُكُمَا فَاَضِيْفَانِيْ وَاَحْسِنَا ضِيَافَتِيْ فَنِعْمَ مَنِ اسْتُضِيْفَ بِهٖ اَنْتُمَا وَاَنَا فِيْهِ مِنْ جِوَارِكُمَا فَاَجِيْرَانِيْ فَاِنَّكُمَا مَامُوْرَانِ بِالضِّيَافَةِ وَالْاِجَارَةِ فَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكُمَا وَاٰلِكُمَا الطَّيِّبِيْنَ۔

زیارت منسوب منگل

حضرت امام زین العابدینؑ امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہما السلام مختص ہے اور ان کی زیارت یوں پڑھیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا خُزَّانَ عِلْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا تَرَاجِمَةَ وَحْيِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَئِمَّةَ الْهُدٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَعْلَامَ التُّقٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَوْلَادَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَنَا عَارِفٌ بِحَقِّكُمْ مُسْتَبْصِرٌ بِشَانِكُمْ مُعَادٍ لِاَعْدَآئِكُمْ مُوَالٍ لِاَوْلِيَآئِكُمْ بِاَبِيْ اَنْتُمْ وَ اُمِّيْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَوَالٰى اٰخِرَهُمْ كَمَا تَوَالَيْتُ اَوَّلَهُمْ وَاَبْرَاُ مِنْ كُلِّ وَلِيْجَةٍ دُوْنَهُمْ وَاَكْفُرُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ يَا مَوَالِيَّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْعَابِدِيْنَ وَ سُلَالَةَ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَاقِرَ عِلْمِ النَّبِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَادِقًا مُصَدَّقًا فِي الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ يَا مَوَالِيَّ هٰذَا يَوْمُكُمْ وَهُوَ يَوْمُ الثُّلَثَاءِ وَاَنَا فِيْهِ ضَيْفٌ لَكُمْ وَ مُسْتَجِيْرٌ بِكُمْ فَاَضِيْفُوْنِيْ وَاَجِيْرُوْنِيْ بِمَنْزِلَةِ اللّٰهِ عِنْدَكُمْ وَ اٰلِ بَيْتِكُمُ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ۔

زیارت منسوب بدھ

بدھ اسم حضرت موسیٰ بن جعفر و امام رضا و امام محمد تقی و امام علی النقی علیہم السلام مختص

ہے اوران کی زیارت یوں پڑھیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا حُجَجَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا نُوْرَ اللّٰہِ فِیْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَ عَلٰی اٰلِ بَیْتِکُمُ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ بِاَبِیْ اَنْتُمْ وَ اُمِّیْ لَقَدْ عَبَدْتُمُ اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ وَجَاھَدْتُمْ فِی اللّٰہِ حَقَّ جِہَادِہٖ حَتّٰی اَتٰیکُمُ الْیَقِیْنُ فَلَعَنَ اللّٰہُ اَعْدَآئَکُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَجْمَعِیْنَ وَاَنَا اَبْرَءُ اِلَی اللّٰہِ وَاِلَیْکُمْ مِنْھُمْ یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا اِبْرَاھِیْمَ مُوْسَی بْنَ جَعْفَرٍ یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا الْحَسَنِ عَلِیَّ بْنَ مُوْسٰی یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا الْحَسَنِ عَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ اَنَا مَوْلًی لَکُمْ مُؤْمِنٌ بِسِرِّکُمْ وَجَھْرِکُمْ مُتَضَیِّفٌ بِکُمْ فِیْ یَوْمِکُمْ ھٰذَا وَھُوَ یَوْمُ الْاَرْبَعَآءِ وَ مُسْتَجِیْرٌ بِکُمْ فَاَضِیْفُوْنِیْ وَ اَجِیْرُوْنِیْ بِاٰلِ بَیْتِکُمُ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ o

زیارت منسوب جمعرات

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کا دن ہے اور آنحضرت کی یہ زیارت ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَلِیَّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حُجَّةَ اللّٰہِ وَ خَالِصَتَہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِمَامَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ وَارِثَ الْمُرْسَلِیْنَ وَ حُجَّةَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَ عَلٰی اٰلِ بَیْتِکَ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ اَنَا مَوْلًی لَکَ وَلِاٰلِ بَیْتِکَ وَ ھٰذَا یَوْمُکَ وَھُوَ یَوْمُ الْخَمِیْسِ وَ اَنَا ضَیْفُکَ فِیْہِ وَ مُسْتَجِیْرٌ بِکَ فِیْہِ فَاَحْسِنْ ضِیَافَتِیْ وَاَجَارَتِیْ بِحَقِّ اٰلِ بَیْتِکَ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ o

زیارت امام عصر بروز جمعہ

جمعہ کا دن حضرت صاحب الزمان کے ساتھ مختص ہے اور اس دن آنحضرت کا ظہور ہوگا جناب کی زیارت اس دن یوں پڑھیں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حُجَّةَ اللّٰہِ فِیْ اَرْضِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَیْنَ اللّٰہِ فِیْ خَلْقِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ الَّذِیْ یَھْتَدِیْ بِہِ الْمُھْتَدُوْنَ وَ یُفَرَّجُ بِہٖ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الْمُھَذَّبُ الْخَآئِفُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الْوَلِیُّ النَّاصِحُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَفِیْنَةَ النَّجَاةِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَیْنَ الْحَیٰوةِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَ عَلٰی اٰلِ بَیْتِکَ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ عَجَّلَ اللّٰہُ لَکَ مَا وَعَدَکَ مِنَ النَّصْرِ وَ ظُھُوْرِ الْاَمْرِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَوْلَایَ اَنَا مَوْلَاکَ عَارِفٌ بِاُوْلٰیکَ وَ اُخْرٰیکَ اَتَقَرَّبُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی بِکَ وَبِاٰلِ بَیْتِکَ وَاَنْتَظِرُ ظُھُوْرَکَ وَ ظُھُوْرَ الْحَقِّ عَلٰی یَدَیْکَ وَ اَسْئَلُ اللّٰہَ اَنْ یُّصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ لَکَ وَالتَّابِعِیْنَ وَالنَّاصِرِیْنَ لَکَ عَلٰی اَعْدَآئِکَ وَالْمُسْتَشْھَدِیْنَ بَیْنَ یَدَیْکَ فِیْ جُمْلَةِ اَوْلِیَآئِکَ یَا مَوْلَایَ یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْکَ وَ عَلٰی اٰلِ بَیْتِکَ ھٰذَا یَوْمُ الْجُمُعَةِ وَھُوَ یَوْمُکَ الْمُتَوَقَّعُ فِیْہِ ظُھُوْرُکَ وَ الْفَرَجُ فِیْہِ لِلْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی یَدَیْکَ وَ قَتْلُ الْکٰفِرِیْنَ بِسَیْفِکَ وَاَنَا یَا مَوْلَایَ فِیْہِ ضَیْفُکَ وَجَارُکَ وَ اَنْتَ یَا مَوْلَایَ کَرِیْمٌ مِنْ اَوْلَادِ الْکِرَامِ وَمَاْمُوْرٌ بِالضِّیَافَةِ وَالْاِجَارَةِ فَاَضِفْنِیْ وَاَجِرْنِیْ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْکَ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِکَ الطَّاہِرِیْنَ o

سید ابن طاؤس فرماتے ہیں کہ میں اس زیارت کے بعد آنحضرت کی طرف اشارہ کرکے یہ شعر پڑھا کرتا ہوں۔

نَزِیْلُکَ حَیْثُ مَا اتَّجَھَتْ رِکَابِیْ
وَ ضَیْفُکَ حَیْثُ کُنْتُ مِنَ الْبِلَادِ

یعنی میں آپ ہی کے پاس اتروں گا جہاں بھی میری سواری لیکر جائے اور جس شہر میں رہوں پھر بھی تیرا ہی مہماں ہوں۔

پانچ فوائد کی دُعا

زین المتقین میں لکھا ہے کہ حسب ذیل دعا پڑھنے سے بلائیں اور مصیبتیں دور ہوتی ہیں، رزق میں برکت ہوتی ہے، دشمنوں کے شر سے محفوظ رہتے ہیں، لوگوں کی نظروں میں عزت وتوقیر ہوتی ہے اور حاجتیں روا ہوتی ہیں ہر روز تین مرتبہ سورۃ الحمد پڑھ کر اس حصار کو پڑھ لیا کرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَمَامِیْ وَ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَوْقَ رَاسِیْ وَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِیُّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَنْ يَّمِيْنِیْ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَ عَلِیٌّ وَ مُحَمَّدٌ وَ جَعْفَرٌ وَ مُوْسٰی وَ عَلِیٌّ وَ مُحَمَّدٌ وَ عَلِیٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ مُحَمَّدٌ صَاحِبُ الزَّمَانِ اَئِمَّتِیْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ عَنْ شِمَالِیْ وَ اَبُوْذَرٍ وَ سَلْمَانُ وَ مِقْدَادُ وَ حُذَيْفَةُ وَ عَمَّارَةُ مِنْ وَّرَآءِیْ وَالْمَلَآئِكَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ حَوْلِیْ وَاللّٰهُ تَعَالٰی رَبِّیْ تَعَالٰی شَانُهٗ تَقَدَّسَتْ اَسْمَآءُهٗ وَتَظَاهَرَتْ اٰلَآءُهٗ مُحِيْطٌ بِیْ وَحَافِظِیْ وَ حَفِيْظِیْ وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ○ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ○ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ○ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ ○ يَا عَلِیُّ يَا عَلِیُّ يَا عَلِیُّ يَا عَلِیُّ يَا عَلِیُّ يَا عَلِیُّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ بِرَبِّ الْكَرِيْمِ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْوَلِیُّ النَّدِيْمُ يَا وَاحِدُ ○

بعد نماز فجر سو مرتبہ مندرجہ ذیل دعا پڑھنے سے تنگدستی اور فقر قریب نہیں آتا۔

مَاشَآءَ اللّٰهُ كَانَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ ○